

# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## فہرست مضامین

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر	نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
۱	اعظمت کا بیجام	۲	۲۵	مفتی غلام سرور قادری	۳۷
۲	کتاب اللہ قادری	۳	۲۶	علامہ عطاء اللہ بیدلوی	۳۸
۳	برائیاں کئے	۴	۲۷	مفتی آدنی علی خاں صاحب	۴۲
۴	اخلاق حق کی سرگشت	۵	۲۸	حقائق کی کسوٹی	۴۶
۵	کاجو اب پیچ	۶	۲۹	اہمیت اجماع ائمہ متفقین کی نظر میں	۵۰
۶	اتحاد یا افتراق	۱۰	۳۰	اجماع اہل سنت ضیاء القرآن کی روشنی میں	۵۲
۷	مہر رسول پر مجرث	۱۱	۳۱	تصویر کا دوسرا رخ	۵۳
۸	جسٹس کی کہانی	۱۲	۳۲	اتحاد کم رز اور اتحاد کثرت	۵۵
۹	منافقت کے سید پر	۱۳	۳۳	اعظمت کا دوسرا رخ پر بیجام	۵۹
۱۰	مرزا ایتھ نوازی	۱۴	۳۴	تائید حق	۶۰
۱۱	بندوں کی دوستی دیر دی	۱۵	۳۵	ضیاء حرم کا ایک ہم مضمون	۶۲
۱۲	اندھ سے دیکھنی	۱۶	۳۶	رقبہ سیر کی تشبیہ و تریانی	۶۳
۱۳	شیخ نوازی	۱۷	۳۷	قول و فعل کا تضاد	۶۴
۱۴	تکبیرہ خوال کا رد عمل	۱۸	۳۸	ہات ہے ایک سال کی	۶۵
۱۵	مرزہ خیز عقائد و نظریات	۱۹	۳۹	انقلابی مضمون کا اعلان	۶۸
۱۶	عجیب نگاہی	۲۱	۴۰	علماء کو بھانسی	۷۱
۱۷	پاک رات میں ٹھوکر پر گلام	۲۲	۴۱	صادق کی صداقت	۷۲
۱۸	الازہم و اولیٰ بند کی طرح	۲۳	۴۲	انہدات و رسائی کے تاثرات	۷۹
۱۹	اسے کیا کہیے	۲۵	۴۳	سیدان سیاست میں	۸۰
۲۰	برائی خریف کا فتویٰ	۲۶	۴۴	دعوتِ مبارک	۸۳
۲۱	آسمانِ عالم علیٰ ہر شریف	۲۷	۴۵	جنگ کی تحفہ رپورٹ	۸۴
۲۲	جامدہ خورشید اباد	۲۸	۴۶	کھلا خط	۸۵
۲۳	ہر جیسو اگر حق مسود	۲۹	۴۷	اسمِ حقیت	۸۶
۲۴	انتقاد غلام کا فتویٰ	۳۰	۴۸	حق و باطل کی تہذیبہ خوالی مبارک	۸۷



# صلح مکئی سے خطاب

یا اہلبیبا انصیب میں ہے ادب ہے تعییب  
 نوبت کا ہے تقاضا اس بات کو حصول  
 صحتی ہیں اپنی نادر سے لٹا کر ہر طرح  
 لائشوق قرآن میں لکھا ہے یہ اصول  
 موسیٰ میں غلغلیہ دستہ کے گھر سے گھر سے  
 منافق ہیں جو تھے گندے نہ گندگی قبول  
 شکر ہے تو تو ان سے نہ کوئی میل جول رکھو  
 مستحق ہیں عقاب کے یا مشاقر رسول  
 لکھی تھیں یہ دل سے جوں ملتی تیرے بھی  
 آباد اس خیالی سے یہ خیال ہے فتور  
 باطل کے بیروکار کا جب میں بیلا ہے بس  
 خیل میں اس نے پاؤں تلے اپنی حق کے چھوٹی  
 دباہل دلی پسند ہے حق لاخریک ہے  
 شرکت میان حق و باطل نہ کر قبول  
 تو بھوکا رہ جاتا ہے، حق منکب رہتا  
 تا لکھی اس سے ہٹ کے جلت کا حصول  
 ہے قادری فقیر کا طہا ہر کہ مشورہ  
 منکب رہتا ہیں وہ نہ کہ یزید میں شمول  
 (خیر و فکر خیر قادری گزشتہ بیان میں)  
 وہ مثل اللہ تعالیٰ علیہ السلام سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 طرف جہل قادری کے تم نہ زیادہ شہرہ  
 غوث اعظم میں نہاتے آؤ آؤ شہرہ  
 بات آقا کا نہ طے عشق کا دعویٰ کرے  
 ایسے دعوے جو تھے کو بہلا کر شہرہ

# طہا ہر القادری

بزرگ خیروں سے نہ نانا اسے طہا ہر القادری  
 قادریوں کو دشمن بنا اسے طہا ہر القادری  
 غوث اعظم کو بھلا یہ کیسے تو دکھائے صحابہ  
 جہ و فداؤں کا ماحجرو اسے طہا ہر القادری  
 فرمود غوث کو قوسے پشت پیچھے ڈال کر  
 غلط کرنے دے دیا قوسے طہا ہر القادری  
 ایک ادا لے صحابہ دوم گستاخ رسول  
 قوسے سب کو بے بیعت لکھا لے طہا ہر القادری  
 میں میں تیرے کو اور ہے اور اسٹیج پر کھڑا ہے  
 جسے رہا ہے خود کو دھوکا دے طہا ہر القادری  
 جب سے رہا ہے مصطفیٰ منظر پر لایا ہے صحابہ  
 ہر خندہ ہے جھگڑ کو بھوکا لے طہا ہر القادری  
 انکار اللہ تیرے دھوکہ میں نہ آئیں گے سستی  
 چل چتر تیرا ہے اب گیا لے طہا ہر القادری  
 جو کہوں گا وہ پہلے قائم لے صحابہ  
 میرے علم پہنچے ہیں زعفران لے طہا ہر القادری  
 اب بھی کافی وقت ہے ہیں اب تو بکے کھے  
 پڑھ لے تو استغفر اللہ لے طہا ہر القادری  
 یا قادری کی بھست سے اب نام اپنا کاٹ لے  
 قادری ہیں کے نہ لے دھوکا لے طہا ہر القادری  
 دور نکل یا ایسی چٹنے دلوں کو کہا تر پتا  
 خواب ہیں آئیں گے آقا لے طہا ہر القادری  
 یہ جانی "تم" نہ کہنا "اب" مگر کہے بولتے  
 مگر جہاں میں صاف ہو، چہ طہا ہر القادری

# ہم تو اصادق و سرفراز کا ہے محکم دین

حاکم القادری کی کہانی۔ اس کی زبان حال کی کہانی  
 سہ علم کا رعب جیسا تو بڑا مان گئے  
 ہے ہمارا نام جو مصر ہو کچھ ایسا ہے  
 قادریہ کے ہاتھ میں نہیں گنا تھا  
 قادری ہوں ہمارا مسک ہے گرم مودی  
 ہام "منہاج" میں کافی تھی شراب اہلو  
 میں نقیصان زاد کو سمجھتا ہوں حریف  
 لہو کو ختم ہے مسک مرا آزاد روی  
 لست و ملک کو لڑائی سے بچاتے کیلئے  
 حکم الہام میں ہوتا ہے جو کرتا ہوں دی  
 نام پر دہی کے سیاست کی دکاں چمکاتی  
 مرا وعدہ تھا سیاست میں نہیں آؤں گا  
 اب ہے وعدہ ہے حکومت میں نہ تو خارج  
 میں بزرگوں کی محبت کا میں دم بہتا تھا  
 جن کے کندھوں پہ گھڑا ہو کے ہوا تھا رنجا  
 ہم تو اصادق و سرفراز کا ہے محکم دین

یعنی اسلمائے ظاہر و باطنی اسلمائے باطن ہیں  
 جتنہ خود کو بشتایا تو بڑا مان گئے  
 جعفری رنگ دکھایا تو بڑا مان گئے  
 روپ جب اصل دکھایا تو بڑا مان گئے  
 نکل کر جب ملنے لگا تو بڑا مان گئے  
 جب لیسرا میں نہ دکھایا تو بڑا مان گئے  
 اجتہاد اپنا دکھایا تو بڑا مان گئے  
 دوست "مرتد" کو بنایا تو بڑا مان گئے  
 ملک نہا فرقہ بنایا تو بڑا مان گئے  
 خواب جب کوئی سنایا تو بڑا مان گئے  
 دام ترو پر بچسایا تو بڑا مان گئے  
 جب نہ وعدہ ہو بھلائی تو بڑا مان گئے  
 طاعت قراں پہ اٹھایا تو بڑا مان گئے  
 ہاتھ اب ان سے پھڑپھڑایا تو بڑا مان گئے  
 اب انہیں نیچا دکھایا تو بڑا مان گئے  
 مارے ان کو جیسا تو بڑا مان گئے

مسلمان کی قیادت کو شے ہیں  
 اسی در سے بنا دت کر رہے ہیں  
 دو دعوے صافست کر رہے ہیں  
 شیطانی کی حیثیت کر رہے ہیں  
 عیان زور و عظمت کر رہے ہیں  
 الگ اپنی جماعت کر رہے ہیں  
 بزرگوں کی امانت کر رہے ہیں

جب سے ہے یہ نیاز دین و قیمت  
 ستم ہے نہیں کے عیوض پر ہے ہیں  
 سید بھی نہیں جن کو زماں کا  
 ملک خوران سلطان و دہ عالم  
 مرا اپنے جہالت میں شب و روز  
 ہے جن کی تہہ ہونے کی کوشش  
 ہے ہماری دین و ایمان

برہم گوں کی  
 امانت  
 کر رہے ہیں  
 (دکھ رہا ہوں ہر شے بھرتی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 خیر و فصل علی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

## احقاق حق و البطل باطل کی سرگزشت

خدا تعالیٰ نے بظاہر مصلحتی اعتباراً التورہ و انجیل و دین کے تمام فرقوں اور آہستہ کے حذایں سے مختلف اسکے  
 یوں تو فرقہ ہستی محض ایک ہوتا ہے اور فرقہ ۲۴ ہی خطروں کا نشانی کرنا ہے لیکن فرقہ طاہرہ کی طرح  
 بعض فرقے اپنی دروغی و دوغلی پالیسی کے باعث کچھ زیادہ ہی عجیب و غریب ہوتے ہیں جنہیں پہچاننا اور  
 اس سے پہچاننا عام فتنوں کی پیچیدہ زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ فرقہ طاہرہ کے سربراہ پر حضرت صاحبزادہ کی  
 نے جن ہر شریعت کی بنیاد پر "بطلان" کی خاطر جب اپنے پروردگار سے ملنے اور اس میں فرقہ انگیزی و  
 تفریق میں فرقہ انگیزی کا سلسلہ شروع کیا تو اولاً انہیں "انار" دھانے "مصلحتی" "گروہ" اور "یک جہ  
 یکے مضمرات کے تحت جماعت احمدیہ اصلاح کی طرف توجہ دلائی گئی۔ ثانیاً انہیں ایک نئی مکتوب  
 کے توسط سے اباح امت کی پیروی کرنے اور ابراہیمیت کے واسطے سے وابستہ رہنے کے متعلق عرض کیا گیا۔  
 ثالثاً "حزب" کی نصرت و امت کے منکر پر جب صاحبزادہ کی روش میں حضرت طاہرہ سے یہ جواب ملا کہ  
 مرحوم "حضرت طاہرہ صاحب" نے فرمایا اور علامہ محمد امجد علی صاحب نے فرمایا کہ "تو یہ فرقہ عام ہوتا  
 تو یہ فرقہ خود پر نہیں صاحب سے طاقت کی۔ اور کیا کہ اب جب کہ ایسے جید و نامور علماء کی تصانیف سے  
 کے برائیت کے متعلق میں شائع ہو چکی ہیں۔ آپ کو اپنے فرائض و عہد کی طرف توجہ دینا چاہیے۔  
 کرنی یا چاہیے۔ اگر انہوں نے اسی غلط فہمی سے رجوع کر لیں گے تو اس سے بھی حالت انکار کر دیا اور اپنے گروہ  
 افراد کی شخصی موت پر اصرار کیا۔ چنانچہ چند روزہ رسالہ "دیپیشید" لاہور کے اشرفیہ میں منسلک  
 البتہ کے خلاف و پھر ان کے علماء جب پر حضرت صاحب سے بیان تک کر دیا کہ "شیخ و ابی طار  
 کے پیچھے جن نامور مسلمانوں نے اپنی جانیں قربان کر دیں تو ان کے پیچھے نہ رہ کر لیا ہوں" تو اس  
 کے بعد انہوں نے غیر خیر خواہی پہلے سرلیٹر ہو گیا۔ اور پھر اسے بہانے میں کہ "اباحیت کی سازش سے ہزار  
 کوہ ہندی ہو گیا۔ چنانچہ رسالہ "دھانے مصلحتی" میں واقعہ طہرہ پر یہ تحریر کی سازش کرے نقاب کھینچا۔  
 اور ساتھ ہی یہ فہم صاحب کو دعوت دینی کی کہ "اگر وہ اپنی غلطی میں کچھ گستاخیاں تو "دھانے مصلحتی"  
 کے تحت "اس سرچشمہ" کے "دھانے مصلحتی" کے فرائض اور صحیح روحانی اور احباب مسلمان کے مقابلہ  
 میں یہ فہم صاحب کی یہ حالت ہو گئی کہ "پتلا نقشہ انہوں کو کہہ رہا تھا "ہاں ہاں ہم ہندو ہندو کی طرف  
 نچا ہٹا نجات پر غلط اور پیچیدہ و گہری سازش ہے اور ان البتہ کو فہم غبار کر کے مجھے "دھانے مصلحتی"  
 میں شائع شدہ ضروری مسلمانوں اور بعض دیگر اہل مذاہب پر مشتمل طور پر "اس وقت کی کتاب" اور "گروہ"

شرح کی گئی جو - رضائے مصطفیٰ کے معنائیں کی طرح واضح و سادہ آج تک لاجواب ہے اور بسملہ تعالیٰ بہت  
 مقبول و مفید ثابت ہوئی ہے۔ ثبوت اس کو یہ ہے کہ ۱۲۰۰ ویں انگریزی مشین میں کتاب "خطرہ کی گھنٹی"  
 کا اعلان سرائے قریب قریب تمام دنیا میں ہوا اور دوسرا ایڈیشن تیار ہو گیا۔ اور محمد تعالیٰ نے  
 کوئی تفسیر کتاب پر حروف تہجی کر سکا اور نہ کوئی دلائل و دلائل حدیث کی تفسیر و تفسیر کر سکے۔ برعکس  
 اس کے جس بھی تفسیر و انصاف پسند شخص نے کتاب کو دیکھا اور پڑھا وہ اس سے متحیر ہوا۔ کچھ غیر  
 کہ اور جو صلا فرمائی وہ اسے غیر فرمائی اس سلسلہ میں کراچی کے احباب اپنی شہرت نے بالخصوص دیکھی  
 لی اور کثیر تعداد میں کتاب منگو کر تقسیم کی اور پھر ادارہ سے بازیت لے کر خود چھپوا کر مفت شائع  
 کی۔ اس سلسلہ میں محمدیہ خدمت کے طور پر بروقت کھڑی ہو کر اپنی اپنی ذمہ داریاں ادا کر کے بعض علماء و احباب کے  
 تاثرات پر اثر نہ مت ہوا۔

## "خطرہ کی گھنٹی" نے مسکب اعلیٰ حضرت کی لاج رکھ لی

فیصل آباد :- "سلام مسنونہ! آپ کی کوششیں منکوحہ ہیں۔" محمد علی گھنٹی "کو جس نے پڑھا، تقریب  
 کی اور بروقت اقدام فرمائے کہ سربا - پھر اٹھ کر بے زور بیٹھیں اور زیادہ" (مرقاۃ) محمد حسن نقی صفحہ  
 کراچی :- "الحمد للہ" رضائے مصطفیٰ اپنی صحیح منزل پر گامزن ہے کتاب "خطرہ کی گھنٹی"۔ "شادانہ بہت  
 حمد ہے۔ حق تعالیٰ کو ہونے کے لئے اور کیا دلائل چاہیں؟" (مکتوبہ محمد قادیان قادیان قادیان)

● کتاب "خطرہ کی گھنٹی" کا مطالعہ کیا۔ بہت تعریفی ہوتی کہ آپ نے اہل سنت کے اس عظیم کام کو سرانجام دیا۔  
 جو قسب کی ایک اہم ضرورت تھی۔ یہ عظیم خدمت سے جسے جتنا بھی سراہا جائے کم ہے۔ اور عظیم الشان  
 عطایہ کراچی :- "یہاں اکثر لوگوں نے "خطرہ کی گھنٹی" دیکھ کر تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ  
 حاجی صاحب کو حق پر ہم بلند کرنے کی اور جس نے حق سے اور اہل کلیت۔ ایسے لائق استغناء کرنے کی  
 توفیق بخشے۔ آمین! (محمد عذیت اللہ قادری - فضل الرحمن قادری کراچی)

حیدر آباد :- "موصوفہ ہفتہ" "خطرہ کی گھنٹی" کا اثر دیا تھا۔ اس میں ۵۰ کچھ تفسیریں اب فی الغرہ پڑھ  
 اور سال فرمادیں۔ لا مولانا مفتی احمد میاں بڑا قادیان تحصیل دار العلوم حسن ابراہیم حیدر آباد :- "خدا ہے اہل سنت  
 جماعت کی جیسے باقی سے اشاعت و ترویج کا بیڑا اٹھایا ہے۔ وہ قابلِ تعریف ہے آپ کی ہی کاوش  
 سے لوگ طاق قادیان کا اصل روپ کچھ سیکھیں۔ اس سلسلہ میں آپ کی کتب "خطرہ کی گھنٹی" ایک  
 اہم دستاویز ہے۔" (مشتاق احمد قادیان طبعیت آباد حیدر آباد)

چنیوٹ :- کتاب "خطرہ کی گھنٹی" کی قرا پڑھ فرمائی۔ "شادانہ حدیث کوڑ سے میں بند کر رہا ہے  
 اور اعلیٰ حضرت طیارہ کے نشتر کی لاج رکھتی ہے الحمد للہ جسے بھی ماسر حق پر گرد و غبار، غلام پڑھتے

کی ایسی ناپاک کوشش کی گئی۔ تو "دشمن مصطفیٰ" سے میدان عمل میں نکل کر جہاد کیا اور کوشش بند کیا۔  
 کمرے پر مرتبہ بلند طابعدوں کو طے کیا۔ مصطفیوں سے حق و باطل کے درمیان اختلافات کی تمام کروہ واپس  
 شکست ڈالنے کی جو ناکام کوشش کی۔ ناچار اندر "دشمن مصطفیٰ" سے اس کو ناکام بنا دیا۔

دشمن مصطفیٰ "فرقہ باز" اور "ادو اور کھڑے صادق فرقہ باز" (محمد علی علی و اچوت نامہ) علی بن ابی طالب سے مصطفیٰ اور علی بن  
 سرگودھا: السلام علیکم۔ کتاب مستطاب و منطوق کی کٹائی، دستیاب ہوئی۔ ایک مرتبہ انہیں بار بار پڑھنے کے  
 باوجود لفظی دور نہ ہوئی اور دوران مطالعہ یہ محسوس ہوا کہ اگر آپ کے شیخ غریقت حضرت مولانا سرور احمد  
 صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدظلہ العالی فرمود ہیں۔ رب العزت کو اسماں سے کہ حضرت کی علی و روحانی سرکاری آگے بھی  
 قائم ہے اور مولانا ابو داؤد کرم صاتی کے روپ میں آج بھی اہل کونستہ وال دواں ہے۔ کیا اچھا ہوا کہ اپنے  
 ملک کے دیگر مسائل و مسائل میں منافقین کو قاتل اور مجاہد کرتے۔ (مروا اب تادی سرگودھا)

# حصہ دوم

بر محل "منطوق کی کٹائی" کی کٹائی  
 و مقبولیت و افادیت کے بعد  
 "فرقہ طامیر" کے سربراہ کے کردار و تشدد کے کئی دوڑ  
 غلط ہیں دیکھنے میں آئے۔ اور بالخصوص ہر مٹی  
 ۱۹۵۹ء کو مولانا سرور احمد کے طریقہ میں "پاکستان  
 حوالی تحریک" کے نام سے سیاسی باغیہ کا طعن  
 کرنے اور اس کا "چیزیں" بننے کے بعد بعض اور  
 اہل کا بھی اشتعال برپا اور انہوں نے انہوں کے  
 شکست جیسے اور تاثرات دیکھنے سننے میں آئے۔  
 اور آستانہ عالیہ برقی شریعت و دیگر مقامات سے  
 علماء اہلسنت کے فتاویٰ و بیانات بھی آجے ہو گئے۔  
 اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ اس پر اسرار اور باطن  
 توحید پر مشہد شخص کے متعلق غریب معلومات پیش کی  
 جائیں تاکہ اہل حق و انصاف اس شخص کی تہ بہ تہ  
 "ختم ہوتے" کو پہچان سکیں۔ بالخصوص ہر مٹی  
 و شکست اس سے اور نظریہ باطن پر مبنی شخص کی  
 محفل میلاد شکست حوالہ کی جہاں اس اور عشق رسالت  
 کے عقائد سے دھوکہ نہ کھائی کیونکہ انہوں نے

کام اور مسرتہ بندہ ہیں اور مسرتہ کی طرف سے  
 اور درحقیقت یہ شخص شہید، حیا نہ، دوا بیہ اور  
 مرزا ہے، کاتھرت ہیں کہ ایک طرف ان لوگوں کو اہلسنت  
 کی نظر میں مقبول دے ضرور تھا ہر کرنے کی کوشش  
 کر رہا ہے اور دوسری طرف خالص شیوہ و بریلوں  
 کو اپنے ہال میں چھپا کر ہم شہید، نیم، دانی، نمبر و پیک  
 یا کم از کم گول مول کھیلنا کر ان کی شہرت ایمان و عروج  
 عشق حق کرنے کے روپ ہے۔ لہذا  
 اسلامیاتی بھائیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ فرقہ  
 مودودی کی طرح "فرقہ طامیر" بھی ایک باطنی لاد مذہب  
 فرقہ ہے جس کی کئی شہرہ نقل ہے کہ کبھی باسماں اور  
 باہر میں دوم دوم قصوت اس مایہ ہے کہ مولوی مولود  
 نے کہا ہے کہ "عاشق بریل و شہید، عشق یہ امتیاز  
 جہالت کے پہاڑ کی جڑ ہے" و خطابت مولود کی صحت  
 "جس شخص کو آپ اپنے نزدیک گرامی اور شرک میں  
 جلتا ہے وہ اگر آپ اس کو کچھ فائدہ نہیں۔  
 تو اگر غارت قبول ہوئے کھانا ہے ہر حال قبول  
 ہو کر رہتی ہے خواہ امام کی ناز مقبول ہو یا نہ ہو۔

و سناں سو دودی جی امت" جطرع سو دودی کے  
 حنفی برعوی شیعہ اور سنی کی جماعت کی پیداوار کی کہ  
 اور گروہ و مشرک ملک کے پیچھے ناز و ناکر قرار دے کر  
 اپنی "لا مذہبی" کا مظاہرہ کیا ہے اس طرح پر غیر  
 طاہر القادری نے بھی سو دودی کے قدم بقدم چری  
 الفاظ اپنی "لا مذہبی" کا اظہار کیا ہے ۔  
 "بریلویت ، دلی بندیت ، الحمد بیست بیست  
 ایسے ہم مذہبیت سے دھشت چوستے گنتی ہے ۔  
 کتاب فرقہ پرستی کا نثر صلا" • میں شیعہ اور  
 وانی علماء کے پیچھے ناز پر جانا پسند ہی نہیں کرتا ۔  
 بلکہ جب بھی موقع ملے ان کے پیچھے ناز پر جاتا ہوں  
 و مژدوی طاہر القادری و سلا و شیعہ و لاہور میں  
 اور اپنی "لا مذہبی" کی پیروی کیے • سو دودی  
 طاہر القادری اپنی جماعت واد سے یہ کہ غیر شیعہ  
 گنتی حنفی و وانی اور ہندی برعوی سب کو ایک ہی  
 لڑی میں پر دکر ادب سے لائی لا تعقی نام کر کے  
 دلائل سے اپنی "لا مذہبییت" کا کتا واضح ثبوت  
 مہیا کی ہے • اور سو دودی و طاہر القادری و وانی  
 نے شیعہ ، حنفی ، و وانی ، دلی ہندی برعوی میں  
 یعنی غیبت و طہیت حق و باطل مومن و منافق کا تقاطع  
 گستاخ ، نا بجا دہائی اور سنی و غیر سنی میں فرق و امتیاز  
 نہ کر کے کس قدر حماقت و حماقت اور علم و انصاف کی  
 ثبوت دیا ہے ۔ بہر حال دونوں کی نہ بانی و بانی کے  
 صریح طور پر واضح ہو گیا کہ یہ دونوں "لا مذہب"  
 اور مذہب حق انہماک و سنی برعوی ملک بیست  
 سے لا ملحق و غیر جانبدار ہیں • پہلی "امتوں"  
 و فرقوں جماعتوں کی غیر مشروط مذمت اور ان کو

مسترد کرنا اس امر کی واضح دلیل ہے کہ سو دودی و طاہر القادری  
 ان کے قے مقابل اور ان سے بالکل اپنے اپنے  
 ایک ہدیہ ذوق کے لائق ہیں ۔ و نہ پہلوں میں سے  
 کسی ایک میں شافعی یا اہل سے وابستہ ہوتے ۔  
 لمحیر فکر ۔ چونکہ شروع سے سو دودی و برعوی  
 ملک میں بڑی حماقت پائی جاتی ہے ۔ لہذا ہر سنی  
 کو پر غیر صاحب کی سیاسی فکر بازی میں  
 کی طرف ایک اور قدم ہے اور وہ اس طرح کے پیچھے  
 سو دودی صاحب تمام پاکستان سے پہلے سیاست  
 جمہوریت کی مذمت کرتے رہے اور پھر پاکستان  
 میں حالت کہ ماز لہر و تلخ مسیت سے ملے کر  
 عورت کی صداقت تک سب کے جان کر لیا ۔ اس طرح  
 پر غیر صاحب بھی پہلے بارہ سیاست سے لائق  
 ظاہر کرتے رہے اور پھر جب کہ زمین جہولہ وسلم پرانی  
 تو سو دودی صاحب کی طرح فراسیاسی پٹا کھا گئے ۔  
 قریب ہے کہ غر و غارتہ ملک سنا کھجے  
 اور شیخے جطرع سو دودی نے پہلے فرحمت  
 کی سیاست و غیرہ کی مخالفت کی اور جب موافق  
 آیا تو نہ فرحمت کی صورت کو نظر دہی گئے ۔ بالکل اسی  
 طرح پر غیر صاحب پہلے توجہ غیر کی سراہی کی تھیں  
 تھے ۔ مگر جب سراہی کی توفیر و تکرار کو جانے کے بعد  
 مخالفت کرنے لگے تھے • و ان کا لہجہ و سنا کھجے  
 انکار اجماع اسی مذکورہ میں خطر کی بنا پر عورت کی  
 نصت و نفرت (عورت بنا) پر تمام اہلسنت و  
 امتات کے اجماع کا انکار کر کے • اور عورت کی دیت مرد  
 کے برابر قرار دے کر جہاں بھی طاہر القادری نے اپنے  
 لا مذہب اور غیر اجماع کیے تھے اور انہماک سے  
 ظاہر ہو گیا برعوی صاحب کو یہ ہے جسکی مخالفت میں ان کی غیر برعوی



# کاجواب حلیہ پراسرار خاموشی

علامہ القادری کو اپنے انحرافات باطلہ کی تائید میں کسی ذمہ دار شئی عالم کی حمایت حاصل نہیں ہو سکی  
 جس سے ان کی ہوشیاری و عقلانی رائے کے علاوہ حرافہ و غلطی  
 سے کہ وہ اپنی خاموشی کو پروردگار میں درحقیقت اپنی گواہی  
 کتب بیان کو تسلیم کر لے۔ یہی وہ نہ کسی ایک کتاب کو جاسی  
 دے کہ وہ اپنی معافی بیان کر سکتے تھے۔ صرف حضرت مفتی  
 تقی محمدی نے ان صاحب راہ اللہ علیہ السلام کو ایک مختصر خط کا  
 جواب لکھنے کی پروا فیہر صاحب نے کو شش کی۔ مگر انہوں  
 کہ حضرت مفتی صاحب مرحوم اپنے اعتقاد سے قبل اس  
 کو منقول جواب کو اپنی شائع کر کے پروا فیہر صاحب کو گواہی  
 پر ہی پر عمل خود پر فرما لیتے تھے۔ جیسا کہ انہوں

ان حضرات (علامہ اجنت) نے شخصی طور پر  
 پروا فیہر صاحب اہل ان کے نظریات فاسد کا رد  
 کیا ہے۔ لہذا ان کے بالمقابل اگر کسی مولوی دوسرے  
 میں پروا فیہر صاحب کی ایمانی کی ہمت ہے تو وہ  
 بھی اسی طرح صداقت منہ دیتے ہیں۔ پروا فیہر صاحب  
 کو انکار اناج اور مسکلیت میں حق بجانب ثابت کر کے  
 وہ نہ تنقادات طاعنہ و دھروہ میں کسی مولوی دوسرے  
 • ممکن ہے کہ وہ گروہ پروا فیہر صاحب چینی و چنانہ ہیں  
 کہہا ہیست نہیں کہتا۔ اور ہو سکتا ہے کہ یہ کہتا  
 کسی خوش فہمی یا غلط فہمی پر مبنی ہو۔ الزامات نہ درست  
 لے لے بغیر کوئی بات مستحسن نہیں۔ (خطرہ کہ گفتی مشا)  
 گروہ پروا فیہر صاحب آج تک اس حلیہ کو قبول نہیں کر  
 سکے۔ اور کسی ذمہ دار عالم وہی کہ اپنے نظریات کی ہمت  
 میں سامنے نہیں لائے۔ علاوہ انہیں کتابہ خطرہ  
 کی گفتی • سمیت تقریباً درجن سمیران ہیں۔ پروا فیہر  
 صاحب کے نظریات باطلہ کے متذکرانہ ان کی گروہی  
 کذب بیان کے ثبوت میں شائع ہو چکی ہیں۔ مگر  
 پروا فیہر صاحب صاحب وسائل اور صاحب قلم جو  
 کے باوجود کسی ایک کتاب کو بھی جواب نہیں دے سکے۔

علامہ القادری کے قلم میں شائع شدہ فہرست کتب		
نمبر	عنوان	ذکر
۱	اسلام میں عورت کی دین	علامہ محمد امجدی رحمہ اللہ
۲	دین المرأة	علامہ محمد امجدی رحمہ اللہ
۳	عورت کی دین	علامہ محمد امجدی رحمہ اللہ
۴	فلسفہ دینی کی حقیقت	مفتی محمد امجدی رحمہ اللہ
۵	علمی گفتگو پروا فیہر	.....
۶	الفتنۃ البغیہ	مولانا محمد امجدی رحمہ اللہ
۷	پروا فیہر کی گفتگو بہت حد تک حقیقت منافی قدم مراد قادری	.....
۸	.....	.....
۹	تفسیر قرآن اور جامعہ اسلامی	.....
۱۰	حاشیہ المنہل الخواص	.....
۱۱	جواب الہدایہ	مفتی محمد امجدی رحمہ اللہ
۱۲	خطرہ کی گفتگو	.....



# یومِ جمعہ - خانہ خدا میں منبرِ رسول پر جھوٹ

”منکر اسلام“ کے خصوصی حکم پر سنائوں کی نوک  
 ایک سنواری گئی • خیالِ الحق کے اشتہار میں معمول  
 کو توڑ کر نازِ جہم یوں گھنڈہ بیٹھا ادا کی گئی اور  
 پردہِ فیصہ صاحب سے خیالِ الحق کو اسلامی ریاست  
 لاسربرا، گھر گرا انتہائی دعا کی درخواست کی • چنانچہ  
 خیالِ الحق نے دعا فرمائی • اسی پر پردہِ فیصہ صاحب  
 سے تعلق رکھنے والوں نے خیالِ الحق سے دعا  
 کر اسے کو ایک ٹکڑی کی خوشامدور ناز جہم میں نایز کرنے  
 پر متغیہ کی • چنانچہ اکتھ جہم انہوں سے  
 پلور سے بیچ کر حیرت اور شکتی میں ڈالی دیا • اور مکمل  
 آنکھوں سب کے سطلے خانہ خدا میں منبرِ رسول  
 پر کھڑے ہو کر یہ صریح جھوٹ بولا • کہ انہیں تو  
 خیالِ الحق صاحب کے مسجد میں آنے سے متعلق  
 پروگرام کا علم ہی نہیں تھا • خیالِ الحق اچانک آئے  
 سنے اے خدا! اللہ! اس غلط بیانی پر مستحقِ عتاب  
 کے بقول مسیخوں لوگوں کو حیرت ہوئی کہ اس  
 قدر بے باکی سے تو کوئی مسیخ کوسے متدی بھی  
 جھوٹ نہیں بولتا • یہ ہالیکہ دینی فکر کا دھوسے طر  
 منکر بر سرِ منبر ہوں کذب بانی کہہ

دوسرا جھوٹ • رسلہ ڈٹا • دیم اکو خانہ خدا میں  
 صاحب کے بعض حضرات پر فیصہ صاحب سے جملہ سیل  
 میٹھی کیلئے وقت چلنے آئے کہ انہوں نے صاحبِ خانہ  
 کو دیا • مگر تھوڑی دیر بعد ریاست کا اعلان کرنے کے بعد کھلے  
 کھلے گواہی دی • دہا بنامہ لگا لکھتے لاہر  
 ہوا ۱۱/۱۱/۱۱

”بادشاہِ بختیار خاں کا ہر اقتدار ایک منفرہ و مختلہ  
 نمود پر مست اور ہم چوں ماہِ بحر سے نیست کے لب  
 میں جلوہ گر ہوئے بدھمنی سے وہ صورت مندرجہ  
 بالا صفات کے حامل ہیں • بلکہ سادہ اور قلمِ قلم  
 پر جھوٹ بولنا اور انانیت، آزادی کو کرنا جی ان کی  
 لغویت تاثیر ہی ملتی ہے • انہوں سے سیاست کا  
 جس شرف سے اشتہار فرمایا اس سے ان کا اب دارِ  
 سیاست میں داخل ہونا ناقض ایک متضاد خیالی کا  
 ثابہ کار ہے • ان کے سیاسی جہم کے بعد جانے  
 سائنس ان سے متعلق قوتی اور قوی سب کی اتنی  
 نور تک معلومات کا انوار میں ہے کہ یہی کوڑھ کیسی  
 کھانچا ہے کہ جو • تاہم سرِ بکریاں ہے لئے کیا کچھ  
 حاضر صاحب کے قوی و ذہن میں اس قدر نور تک بلکہ  
 اللہ تک تضاد کا لگاوا ہے کہ جیسے دیکھ کر ان کی انگشت  
 چٹائی اور صحت چلائی رہتا ہے اور اسے لڑائی  
 کھانا ملتا ہے کہ نہ

تھا ہر داغ داغ خطہ پندہ کا کما نیم  
 علوی صفا صاحب • ہمیں طاہر صاحب کے سابق  
 نور تنوں میں سے ایک نورِ جان مسخاتی اور علوی سے  
 یہ اللہ تک واقفیت کو حق حیرت کر دیا • کہ جب  
 جنرل خیالِ الحق اپنے دورِ اقتدار میں یہاں نواز شریف  
 کے دوست کہہ پر آئے • اتفاق سے اس دن جہم  
 تھی • گیا رہے مسلمانوں کو صحیح طریق سے پہنچانے  
 اور خیالِ الحق کے شرارت آسنے کے بارے میں غور

# جھوٹے حلف کی کہانی - مولانا محمد رفیع کی بانی

انہیں جھوٹا کہتے تھے مصلحتوں کا شعلہ لہی دونوں  
بلدی کا تھی۔ پھر پروفیسر صاحب میں بہت حد تک  
تو وہ چار سو سالہ تاریخ کے علاوہ کہ پروفیسر صاحب دینی اور  
مصلحتوں کے لیے قریٰ و دُلیٰ کی مصلحت ثابت  
کری اور پھر توہم کے عید میں وہ پڑ گئی۔ اور غفلت  
تو اس کو دھوکہ دینے لگا۔

۱۰۔ دُعا کے نیزے کی مارچ کو حد کے بیچ میں تھکا  
کچھ پہلے جوئی کا دلہہ کر کے دار و دار چلا

مولانا محمد رفیع اور ان کے دو شیوخ و رفیقین نے خود فرما  
کہ ۱۰ شیوخ ۱۰ دہائی کے کچھ کچھ فارغ التحصیل اور پھر کرنا اور  
ان پر مشغول پیریم کوشل " بنانا۔ کچھ پروفیسر صاحب اور  
مصلحتوں کے ایک ایک حرف سے مصلحتی ہے

یا مریا انصاف و انصاف۔ تبلیغیہ۔ مریا محمدی موصوف  
کے مذکور بیان کے آخر میں ۱۰ شیوخ مصلحتی جوہر ذکر کیا

کہ " میں پروفیسر صاحب سے گفتگو پر آمادہ نہ ہوں۔ " اس  
میں بات ادھر کی رہ گئی ہے۔ اس سے کہ اگر ازلہ غیر مصلحتی

میں تھا تو پروفیسر صاحب سے ملاقات دینی تھی۔ " بھی شیوخ " ۱۰  
کا تھی نہیں۔ بلکہ گفتگو پروفیسر صاحب کے ساتھ وسیع تر ہو

جاتی ہے۔ اس میں بھی پروفیسر صاحب سے بات کی گئی ہے  
کتاب سے وہی شامیہ۔ علم و احباب اہلست نے جب

پروفیسر سے ملاقات کی تو ان کا محبت و ملاقات کے میں ساتھ لے  
جائے پھر مریا۔ تو میں ان کے مریا پر توجہ دے کر پڑا

برگیا تو پھر پروفیسر صاحب نے جواب دیا کہ " اور پھر  
میں جب کہنے تو انہوں نے ملاقات گفتگو کے علاوہ دوسرے کوئی  
توجہ نہ لی انصاف کے لئے دھوکہ دینے لگا

۱۱۔ پانچ سو سالہ اہلست " ۱۰ پانچ سو سالہ  
تو مولانا محمد رفیع دینی اور مصلحت کے شعلہ لہی ایک  
بانی میں کچھ گیا ہے کہ " جو دین میں علم و انصاف  
سے محبوب ہوئی ہے۔ میں میں اہلست بریوی  
حقانہ سے مصلحت و مصلحت ہوتے ہیں۔ پروفیسر  
صاحب قرائی پر ہاتھ رکھ کر حلف اٹھاتے ہیں

کہ میں نے ابھی کوئی بات نہیں کی ۱۰ پروفیسر صاحب  
سے جاسے وقت کے علم و مصلحت پر حلف پڑھا

دیا کہ وہ فتویٰ مصلحتوں کے ایک ایک حرف  
سے مشغول ہیں۔ اور ان دین میں علم و انصاف

میں۔ میں کا نام لے کر تو میں مصلحت کی بنا پر دینی  
اعلیٰ حضرت بریوی رحمۃ اللہ علیہ سے گفتگو فرمائی

جسے " حالانکہ علم و انصاف کی یہ باتیں میں سراسر  
جھوٹ ہیں۔ بلکہ اس سے قرائی پر ہاتھ رکھ کر جھوٹا

حلف اٹھ کر مصلحت " مصلحت جھوٹ " بولا ہے۔ اور  
ملا کہ دھوکہ دیا ہے۔ اور مصلحت کے ساتھ جے تیار

ہو کہ میں جھوٹ بولنا نہیں کہنا اور جیسا مصلحتی اور جیسا  
آئی دیکھتا مصلحت کے ساتھ لے دینی ہی بات کر جانا

پروفیسر صاحب کا اصل مرض اور پڑنا روگ ہے اور  
یہ ان کی پانچ سو سالہ مصلحت و مصلحت کی سادگی ہے

کہ نہ وہ ایسی " پڑنا روگ " گفتگو کی تقریر بیٹھے ہیں اور  
نہ مصلحت دینے کی تقریر حاصل کرتے ہیں کہ ایسے مصلحت

پڑا نہیں ان کے جھوٹ اور جھوٹ مصلحت کا احساس کیا  
ہو کہ " پروفیسر صاحب سے جھوٹا چلنے اور

# طاہر القادری منافقت کے معیار پر

۱۰ جون ۱۹۷۹ء میں قرآن اہل میں فساد مچنے لگا۔ جتنا ہی کی زیر سادات اور شیخ کا مقصد نماز بخشنے پر اس کی جھڑپوں تھا وہ انگلیہ لولی تھاں دینے کے ساتھ اتحاد کو سخت پرورد غیر صاحب سے بڑی ناراضگی کے ساتھ فرمایا کہ ۔ غافل نادینی اور غریبی صاحبین کا اتحاد ۔ لیکن سیاسی نظریاتی ہے ۔ جو انتہائی سیاسی اتحاد کا نظریہ ہے ۔ قوم میں سیاسی منافقت سے تنگ آپ کی ہے ۔ اپنے اصول اور نظریات کی قربانی دینا تشریف ناک بھی ہیں ۔ بلکہ شرمت کبھی سے ۔ رجب ۱۰ ہجری ۱۴۰۰ء

**لنا اتحاد عظمیٰ** فرمایا ہے قادری صاحب نے قائم رہنا اور دینی نظریات والوں سے اتحاد نہ کرنا کتنا ضروری قرار دیا ہے ۔ مگر انہوں نے کہ دینے تعدادات کی طرح قادری صاحب کا عمل اپنے اس دھوکے بھی سر اس نفاذ ہے کاش وہ خود فراموشی کر

جس طرح اسلامی جمہوری اتحاد کا حق عہد ملی دینے سے اتحاد ۔ ایک سیاسی تھا بازی ۔ سیاسی تعداد منافقت ۔ نظریہ تک و وطن کا ۔ اور اصول نظریات کی قربانی دینے کے مصداق ہے ۔

بالکل اسی طرح طاہر القادری کا ایک طرف خود اہانت کبلا بلکہ اپنے برتری ہونے کا مانگو دینا اور دوسری طرف فقیر ، ادبیر ، مرزا نیچے سے اتحاد و اشتراک کرنا ، ان ہی کے مغربی کے مطابق ان کی اپنی

نفاذی ۔ اتحاد و منافقت اور شرمت کا دھوکا دینا امر ہے جو اصول و نظریات اور عقیدے کی قربانی دینے کے مترادف ہے بلکہ طاہر القادری کا یہ اتحاد و منافقت مذکورہ سیاسی تعداد منافقت سے زیادہ بدتر اور غیرت ایمانی و عشق و رسالت اور محبت صحابہ کے زیادہ خلاف ہے ۔ اس لئے کہ سیاسی لیڈروں اور سیاسی نظریات کی بہ نسبت مذہبی و اعتقادی اصول و نظریات کی اہمیت بہت بڑھ کر ہے ۔ اور عہد ملی تھاں کے اور عقیدے و نظام پاکستان سے اختلاف کے باوجود فقیر ، ادبیر مرزا نیچے کی طرح عہد ملی تھاں سے شہابی مسلمانوں کا شان صحابہ کے خلاف ایسی گستاخوں بھی نہیں سنی گئیں جیسا کہ فقیر ، ادبیر ، مرزا نیچے کی تحریر و تقریر میں پائی جاتی ہیں ۔ لہذا پرورد غیر صاحب اپنے دھوکے اور غریبی بھی دینے کی سے عمل کریں ۔ اور وضاحت کریں کہ ۔ یہ غریبیوں گستاخوں سے اتحاد کیوں منافقت نہیں اور فقیر ، ادبیر ، مرزا نیچے کی بہ نسبت عہد ملی تھاں کا جرم کیوں زیادہ ہے ۔ یا کہ اس سے اتحاد نہیں ہو سکتا ۔ مگر پرورد غیر کی مسک کے تحت باقی ہر جہ ادب ، گستاخ اور مخالف اہانت سے اتحاد

مستحکم ہو سکتا ہے ؟ چوتھ پرورد غیر صاحب حق سمجھنے حق کہنے اور حق و باطل میں فرق و امتیاز کرنے سے محروم ہو چکے ہیں اس لئے ان سے تو کسی وضاحت و جواب کی توقع نہیں مگر یہ بہر حال واضح ہو گیا کہ وہ خود تعداد و گستاخوں کے مطابق ان کی اپنی

# طاہر القادری کی کذب بیانی و مزاہمت لغوی

مذکورہ غیر مشروط انٹرویو کو جب بھی الفاظ مشروط کر دیا  
و خود کو اقلیت تسلیم کئے بغیر قادیانی اپنے حقوق  
مطلوبہ نہیں کر سکتے لہذا وہ اپنے دھوکے اور مزاہمت سے

آوارہ و گمراہ مصطفیٰؐ کے چارہ لٹائے  
میں شامل شخص طاہر القادری کے اس تضاد پر جب ان کو  
چٹائی سے وضاحت طلب کی اور اس تضاد پر تو  
دلائل تو عدیدہ چٹائی دیتے ہیں الفاظ طاہر القادری  
کی کذب بیانی پر ہر تصریح ثبوت کی ہے کہ

”چٹائی۔ میں مولانا طاہر القادری کا انٹرویو ان کے اپنے  
الفاظ میں ہے۔ ہم نے ان میں کسی تبدیلی نہیں کی۔ دوسری بات  
یہ ہے کہ طاہر القادری صاحب سے اپنی پارٹی کے  
اعلیٰ سے دو روز قبل اپنی ہونٹ لاسو میں لٹائی ہوئی تھی  
عزیزان میں دیکھئے ایک خط لکھے ہیں تفسیر شاہ حسین  
صحابیوں کی موجودگی میں چٹائی دانی بات کبھی غلطی اور  
جہنم صحابیوں کے وضاحت طلب کرنے پر انہیں

سنہ ۱۹۸۱ء میں قادیانی نے آپ کو اقلیت تسلیم کر  
یا نہ کر لی تاہم میں تو انہیں اقلیت قرار دیا گیا ہے  
لہذا ہم ان کا تحفظ کریں گے۔ درجہ جند شہری ایڈیٹر

انچلسٹ چٹائی لاہور ۱۰ جولائی ۱۹۸۱ء یہاں بھی طاہر القادری  
کی اس وضاحت پس سے اس کی کذب بیانی دینی الوہیت  
اور مرتبہ پرستی سے اس شخص کی دیانت و امانت اور مشن  
رسالت کا نشانہ ٹھکانا جا سکتا ہے ؟ اشد ہیکر کساں  
• شریعہ راجیہ فعلیہ پانچیاں حق پرست قادیانی ۱۳ جولائی  
مشعلیہ کی رات لاہور میں طاہر القادری کو اس سے مذہب دشمن  
اور کالی پور میں طاہر القادری کی حکومت پرانی میں قادیانی مرتد  
کی زندگی۔ ان سے حسن سلوک اور نہ غلط و معتزم۔

مسئلہ مطہر علی الرحمن کے نام سے دھوکے دینے اور  
گفتگو میں شاملیت دینا غلبی مصباح لٹا ہے ۱۰ جولائی  
و عید سے گزرتا ہوئے کہ طاہر القادری پر ایسی چٹائی  
پڑی کہ وہ ہر مشرقتہ و اپنی قادیانی پہنچ گئے اللہ تعالیٰ  
حادثہ قادیانیوں سے جھگڑے ہوئے کو کو شخص کی گرفتار  
جواعت بلا تفریق قریب و غلہ و کچرہ راز کر رہے گی جو  
تو انہیں حکم کی مصلحت سے انہیں دیا ہے۔ جاری نئی سیاسی  
واقعہ (عراقی تحریک) میں تمام اقلیتوں کو فائدہ  
ہی ملے گی۔ ہندی رانی خرقہ پسندانہ اور انقلاب  
غیرایت کی دانی جماعت ہوگی۔

سوال۔ گویا آپ قادیانیوں کو میں نہ کر کے دیکھ ؟  
طاہر القادری :- جی ہاں۔ ہم قادیانیوں کو میں  
جلور اقلیت تحفظ اور فائدہ دے رہے ہیں۔ ہم غیر مسلم  
کو دوسرے شہریوں کی طرح احترام کریں گے۔ اور  
ان سے کسی قسم کا کوئی امتیاز و تفریق رکھا جائے گا

آپ اپنی خود کو اقلیت تسلیم کریں یا نہ کریں ہر حال  
وہ آئین کی روش سے اقلیت ہیں اور ہم ان کے  
شہریوں کی طرح ہی سلوک کریں گے ؟ ڈاکٹر دیو

طاہر القادری۔ حضرت مازہ چٹائی لاہور ۲۵ مئی ۱۹۸۱ء  
**کذب بیانی :-** مذکورہ انٹرویو میں بخیر  
پڑھئے کہ طاہر القادری نے غیر مشروط طور پر قادیانی  
تھے تحفظ امداد ان سے حسن سلوک کا وعدہ کیا ہے۔

مگر اس بیانی و انٹرویو پر جب پادریوں طرف سے  
سے دے ہوئی اور طاہر القادری کے ہونٹ لٹائے  
تو ہر مرتبہ کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے



# طاہر القادری اندر سے صابی

(غیر مقلدین کے ترجمان الاسلام کی شہادت)

کو کس نے قادی سے اتنا واضح سرٹکٹ جاری کیا ہے۔ کاش طاہر القادری اپنے روایتی دو خطوں کو جوڑ کر قادی کی کھانسنے کی پیمائش اپنے اندر کے دہائی کی طرح باہر سے بھی دینی و دہانیت کو آشکارا کریں تاکہ جوئے بھالے تختہ بریلوی غیر مقلدین کی طرح اہلسنت کے خلاف اس کی سازش اور دہانیت کے لئے اس کی جاسوسی کے جال میں پھنسنے سے بچ جائیں۔

یہ تو طرح مصرع ہے "الاسلام" کے سرٹکٹ کی بنا پر۔ ویسے جہاں تک • ہادی تحقیق اور تیسرے کا تعلق ہے طاہر القادری صرف دہائی ہی نہیں۔ غیر مقلدین سے بھی بڑے غرض مند ہے۔ اس لئے کہ • دہائی غیر مقلد ہونے کے باوجود دعوت کی ضعف دینے پر کاج است کو تسلیم کرتے ہیں۔ جبکہ طاہر القادری اس کا منکر ہے • غیر مقلدین کی دہانیت اور باہر سے آشکارا ہے جس کے باعث عوام اہلسنت کو انہیں دیکھنے بیکھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اور خوش نصیب لوگ کوئی مذہب ان سے حیرانہ اور خوفناک نہیں • جبکہ طاہر القادری "عہد کرسٹی" جتنی طاہر رہے اپنی اپنی وقتی و فقیر بازی اور اپنی کسر • اور کاسٹل کی بنا پر عوام اہلسنت کو دوسرے بڑی سے درخشا پتا ہے۔ لہذا یہ غیر مقلدین سے بڑھ کر غیر مقلد اور خطرناک ہے۔ خلافت اسلامی دونوں کے لئے بے جا ہے۔

• محترم علامہ طاہر القادری صاحب نے جو عرصہ سے دہانیت باتوں کا اعادہ شروع کر دیا ہے اور اپنی فکر و تدبیر میں پیش قدمی دہائیوں کی نمائندگی شروع کر دی ہے۔ اپنے ادارہ کا نام منہاج القرآن رکھ کر اسے مسکت شہروں میں اپنی شاخیں قائم کیں شروع کر دی ہیں۔ یہ پھر دہانیت والا نام ہے کیرتو بریلوی حضرات کے نام تو دھوپ، طاہر، چوہانہ قادریہ اچھی دھوپ دیتے ہوتے ہیں • میں اذہبیت ہے کوئی آپ اپنے ادارہ کے نام کے ساتھ منہاج السنہ کا بھی اضافہ کریں گے پھر آپ نے مالی اعانت کو تقصیر بھی نہیں کرایا ہے۔ آپ اندر سے دہائی تو ہیں چنگے آخر کہ آپ جس کی وجہ سے آپ نے دھوپ دینے پر رویت سے گھر لایا ہی شروع کر دی ہے۔ اس کے برعکس سلسلہ کار کا آغاز کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے کہے بریلویت کے خلاف آپ کے حوائج اچھے دکھائی دیں جیسے تھوڑا اسلام لاہور ۱۱ دسمبر ۱۹۸۷ء

غیر مقلدین • ہادیوں کے ترجمان منہاج وزہ ...  
"الاسلام" کا مضمون غور فرمیں کہ مصدق •

• کس قدر جنس باہم جنس پر وادہ  
"الاسلام" نے طاہر القادری کے اندر کے دہائی کو جان پہچان کر اسے • زہا بیرون کی ناکندگی • اندر سے دہائی • بریلویت سے گھر لایا • اور بریلویت کے خلاف اس کے حوائج اچھے دکھائی نہ دیئے • طاہر القادری





# طاہر القادری کی قصیدہ خوانی کا رد عمل

”بزاروں ٹھٹھنی اٹھتے ہو عائش تو حضرت علیؓ ماہد  
حضرت امام حسینؓ رضی اللہ عنہما کی خاک پا کے برابر  
بھی نہیں ہو سکتے۔ پر وفیر طاہر القادری کے اس  
بیان پر کہ ”امام حسینؓ حضرت علیؓ کی طرح جئے اور  
امام حسینؓ کی طرح رجعت ہوئے“ طاہر نے سخت  
احتجاج کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ حضرت علیؓ اور  
امام حسینؓ کی توہین ہے۔ اس پر طاہر القادری کو  
پوری قوم سے معافی مانگنی پڑی ہے۔ اور اللہ و رسول  
کی بارگاہِ امیرِ توبہ و استغفار کرنی چاہئے۔ اللہ کے

اس بیان کے بعد ہمہ کے اجتہاد میں ہر سفاکی  
پر سخت احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ ایسا مرد ہوتا  
ہے کہ یہ شخص ہر سے بدتر خدا و مہمل کر سنے  
کے لئے اور پتا لگ بیان دے رہا ہے مجھے  
امت مسلمہ کو کوئی جرات پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھا۔  
طاہر اہلسنت نے کہا کہ • ہر امت پہلے سے

یہ طے شدہ موقف سے کہ یہ شخص اہلسنت نہیں۔  
صرف اہلسنت کو اپنے ساتھ ساتھ گئے لئے شکی  
بنا رہا ہے • حقیقت میں یہ شخص ابنِ الوضی ہے  
قادیانی مفاد کے لئے ضیاء الفکر کو امیر المومنین میں  
نواز خیریت کو فرستے کہنے سے بھی گریز نہیں کرتا تھا  
اور دکت محلِ ہائے کے دو انہیں صاف • اور کوہ  
اور فرید ملک کے الفاظ سے موسم کرتا ہے • کبھی

تھا دیا جنوں کی طرف دوستی کا ہاتھ دے رہا ہے • اور  
کبھی اپنی شخصیت کو ٹوٹنے کرنے کے لئے اس طرح  
کے بیانیہ شے سے گریز نہیں کرتا جس سے حضرت  
علیؓ اور حضرت حسینؓ جیسے صحابہ و صلہ کی توہین ہو رہی  
ہو۔ اور رضی اللہ عنہم

طاہر اہلسنت نے کہا کہ • جس شخص کے دل میں خدا  
پر ہر بھی صواب کریم کی محبت ہو وہ کبھی نہیں کو حضرت  
علیؓ یا حسینؓ کی کہہ سکتا۔ کیونکہ طاہر جانتے ہیں کہ کہ نہیں  
اس صواب کو کہہ سکتے ہیں کیا عقیدہ تھا۔ اور وہ ان  
کی کتاب میں موجود ہے • طاہر نے حیرت کا اظہار کیا  
کہ • پر وفیر صاحبِ افتخار میں نہ آئے کی تمہیں بھی  
کہاتے ہیں لیکن اس کے باوجود اللہ کے حصول  
کے لئے انہوں نے اپنا عقیدہ و مذہب ملک و

بکہ دائرہ نگاہ ہے کہ ماہنامہ نوائے اہلسنت ہر جہت  
اقتباسہ طاہر القادری نے اپنی مافقار و دشمنی کی نذر  
جس طرح قبیلے کے توحیدی ایلاس میں • اس لیے جینا  
علیؓ اور امام حسینؓ کی طرح • قرار دیا ہے۔ اسی طرح  
اس نے ایک اور مفسر پر بڑا ٹی ہے کہ ہم  
نویسائی نسل کو مسجد علیؓ کی طرح جینا اور امام حسینؓ  
کی طرح مرنے کا حکم نہیں ہے۔ لیکن جو جنت و دوزخ کی بات  
ہے۔ اور ان کے خلاف مراتب • صاف آٹا یہ الفاظ داخل خط اور جواب  
ہے • ایسے کہ علیؓ اپنا خداوند کی صحبت اختیار میں تھا کہ

# طاہر الفارسی کے ممدوح خمینی کے لرزہ خیز عقائد و نظریات

عقلی کا جہان ان کی عداوت و مخالفت پر مبنی تھا۔ اسی طرح امام حسین کی شہادت عقلی جہ کے پیادے و شہنشاہ گزرا و فرخندہ اعداء میں ایک انفرادی نرالی شہادت ہے۔ جبکہ خمینی صاحب کی طبیعت صحت و صبر و تہ پر اپنے گھر اپنے مذاہبی واقفانہ اور صالحین کے جہم میں واقع ہوئی۔ جمالِ انبیاء میں خود کو عبودیت مہر تھیں۔ انفرصت میں بھی کی موت و حیات کو سبوتا علی و سبوتا اللہ تھا۔ ان کی حیات و شہادت کے گہنی لڑکتے ہیں کوئی سنا صحبت نہیں۔ جیسا جلیقہ مرطوح کی سہولت اور آس و نگوں میں پر شکست زندگی گزارنے والا طاہر القادری "فرہوان انس کو سبوتا علی کی طرح بینا اور امام حسین کی طرح مرنا سکا ہے۔" بہر حال حق لینی صوبہ و مگر بنی نظام شہادت کے امام حسین کی ایسی جاننا آئینہ قصیدہ "حقائق کو کہ طہر القادری نے حیات طہ و شہادت میں اور حضرت صاحب و رضا و علیہ السلام نے انہما سب کی انفرادی و تفسیری شہادت اور سب سے بڑے ذاتی کا نظامہ کہی سے اور اس امام عالی مقام مدنی انہما کی شہادت عقلی کو "موت" کے نقطہ سے تعبیر کرنا پہلے حق اس کی مردود دلی و جہانگیر کا ثبوت ہے۔ حقایق کی صابیت سے حق و باطل و حق و

شہادت ثبوت پر مسلمہ۔ "جو حق بھی آئے۔" اسلام کے عقائد کے لئے آئے۔۔۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے یہاں تک کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کامیاب نہ ہوئے کتاب انجیل و تورات مثلاً خدا فرمایا ہے (یعنی تحقیق میں) ثبوت و شان صحابہ و رسول و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا۔ کہ حقیقی شہادت میں اہل نبوت سے یعنی قرآن و انبیاء و علیہ السلام کی ہیں۔ ان کی کوئی شہادت نہیں جتنی کہ حضرت کے لئے صحابہ نے ہیں ایسی قرآنی شہادتیں کہ کبھی کو کفار کے ساتھ لڑائی میں جب حضور اپنے رفقاء کو ہارنے سے روکنا چاہتے تھے تو چھپے جاتے کرتے تھے جیسا کہ سیرۃ النبی الامام اشارہ ایروہد سب کے قرآنی کرنے کو عبادت تار علیہ السلام فرمایا۔ بحوالہ جنگ کراچی ۱۰ دسمبر ۱۹۷۷ء) البتہ جو خلاف قرآن؟ "الذین یؤمنون علیہم جوئے کے بعد صحیح قرآنی حکم کے خلاف حضرت طاہر کو روکے ہوئے مردم گردید۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے دروازے کے سامنے پیش کی گئی۔" (دکشت الاسرار ص ۱۷۷) تیسرا امر علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم "عمر بن خطاب کے آنحضرت وقت آپ کی شان میں ایسی کبت تھی کہ کہ آپ اسی حد کو لے کر دنیا سے نکلتے ہوئے۔" (دکشت الاسرار ص ۱۷۷) نیز حضرت کے بارے میں لکھا ہے کہ "کافر اور منافق تھے۔" (دکشت الاسرار ص ۱۷۷) الکفار و منافق تھے۔ "امیر المؤمنین" عمر بن خطاب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفقاء نہ تھے۔ بلکہ انہوں نے احکام الہیہ بدل دی تھی۔ حرم کو حلال کر دیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

تو انہیں بتا رہا کہ ہم دینی میں جماعت کی تو کشتہ استری  
عثمان و معاویہ " ہم ایسے خدا کو نہیں ماننے جو  
عدالت و مناداری کی ایک ایسی حالیہ شاہی طاقت تیار کرے  
اور پھر اس کی مراد کی کو مستثنیٰ کرے اور معاویہ د  
کھڑی ایسے یہ تو اصول کو ثابت اور حکومت پر دکرے  
بکشت الامر یعنی عطا

**نوٹ** " یہاں یعنی جب فاتح بن کر کہ عین ہیں  
وہاں ہوں گا۔ تو سب سے پہلے بیرونی کام ہونا کو  
حضور کے۔ دوسرے میں بیوسے نو بیویں اور بیویوں کو  
نہیں بہر کر دیں؟ ویفٹس بہ خطبہ بہ بیویوں کی بیوی  
کتاب کی شیعہ مذہب میں ہم امانتہ۔ حضرت امانتہ اور بیٹے  
تجارتی مذہب کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے کہ  
موسے امام اسی مقام پر جس کے ملک میں جس ملک کوئی  
نرسندہ مغرب اور ہی مرسل ہیں یہاں مسلمانوں کو کشتہ استری  
معاویہ چاہیں سان ملک قوم کی سرکاری کرتا ہوا مگر  
اس دوران اس نے اپنے لئے دنیا کی صنعت اور  
مذہب آخرت کے سوا کچھ نہیں کیا (واللہ اعلم بالصواب)  
حضرت معاویہ لوگوں کو حق اس وجہ سے نقل  
کیا کرتا تھا کہ وہ یہ کہتے تھے کہ ہر ادب اندر ہے  
(الکفر سے الامیر میں) **اختیار** مذکورہ بعض عقیدہ  
صرف عین کی زبان و قلم سے بعد ازاں نقل کفر کفر نہ  
نقل کے لئے ہیں۔ اور عین کو باقی سارا شیعہ مذہب  
اور توحید و رسالت۔ قرآن مجید اور شاہی طاقت و  
صحابیت کے خلاف سارا کشتہ استری کفر کفر ہی اس کے  
علاوہ ہے جس پر عین و شیعہ مذہب کا دار و درجہ  
اس کے باوجود بعض پہلوئے کھینچنے کی شیعہ مذہب  
تم دیکھ کر کہتے اور کھینچ کر کہتے ہیں کہ اس کے پہلو

مسلمانوں غیر تہمتیں! سنو اور دل پر جبر کر کے  
وہ بارہ پڑھتے ہیں عتابی نقادی کے مصلحت نام  
عین کے شان نبوت و ولایت اور تمام صحابیت  
سے بغاوت پر مبنی عقائد و نظریات • اسی عین  
جس کی قادیانہ دکان قبیحہ خوانی کرتے ہوئے اسے  
امام و شجاع اور مردانہ حق میں سے شمار کیا ہے۔

● جس کو عین اعلیٰ اور مرزا حسین کی طرح قرار دیا ہے  
● اور جس کی محبت کے تقاضے میں سچے کو عین ہی  
جاننے کا مشورہ دیا ہے تاکہ سچہ پر عین بن کر اس طرح  
شاہی طاقت کے خلاف نفاق و فری اور صوبہ کرام و خلفاء  
خدا پر حق اندر عین پر حق ہو کر رہے۔ **لمحضر فکر یہ** عین  
مذکورہ بالا عین و عین مذہب و نظریہ کی بنا پر یہاں دینا  
وہ مخصوص امام ہوں بمقدور اللہ تعالیٰ نے کتاب  
تہذیب و فتنہ اور حضرت امام احمد رضا پر ہی ہر مذہب  
حقانہ علیہ السلام کتاب "وہاں مذہب" میں کچھ شری ایسے  
عقائد و افواہ کی تحفیر فرمائی ہے اور انہیں دائرہ اسلام  
سے خارج قرار دیتے ہیں اس کے باوجود قادیانہ  
● ایک صورت تو ان افواہی جڑوں کے عقیدہ مندوں کے لئے  
ان کی عظمت و امامت کا خیر بڑھتا ہے اور دوسری  
طرف عین کی قبیحہ خوانی کر کے اور کشتہ استری اور فتنہ  
یہ افواہی کا یہ کرتا ہے کہ چارہ سے قرآن پاک شیعہ  
سنی میں کوئی اختیار نہیں • یہ طرز عمل صریح منافقت  
ہے وین اور دینا حق نہیں تو اسے اور کیا نام دیا جائیگا  
اگر قادیانہ کی حضرات صحابہ و خلفاء مذکورہ اور ان  
برگوں کا انکار ایک طرز۔ ان عقیدت و ذہن مذہب کا  
تو وہ ان سب کو کافر ہی کہے کہ ان میں شیعہ مذہب  
کی نحو خوانی اور بڑھاپہ میں اسے وہ بڑھاپہ کھینچ کر

# حکومت کی خوشنودی مسئلہ سربراہی میں عجیبانہی

ضیاء اردور کا فتویٰ چنانچہ ضیاء الحق کے دور میں جس مسئلہ اسلام

کا ہوا مسئلہ ہے، فہم کی فتویٰ نہ کر

سوال۔ کیا کسی صورت کو قائم سربراہ (جناہان علی) جواب۔ یہاں دو مسئلہ مشربیت جائز نہیں۔

سوال۔ اس کا مطلب ہستہ کہ آپ میں بہت کچھ غلطی کے وزیر اعظم بننے کے خلاف ہیں۔

جواب۔ خالی بہت کچھ ہی نہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے رو سے کوئی صورت بھی سربراہ (ملک) نہیں ہو سکتی۔ اسلام نے امراء و زعماء کے درمیان اختیم کے ذریعے قیام قائم کیا ہے۔

سوال۔ مراد خداوندی سے حضور ماحریناج کی حیات کیوں کی تھی۔

جواب۔ انہوں نے خداوندیت کی تھی۔

سوال۔ آپ صورت کے سیاسی قیام پر غور بھی مسترخص ہیں۔

جواب۔ ایک صورت عورتوں کی قیادت کر سکتی ہے

مگر سربراہ ملک نہیں ہو سکتی

سوال۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے باقاعدہ ایک نظر کی قیادت کی تھی۔

جواب۔ وہ اور نوعیت تھی۔ یہ فقط نظر

تجربہ لاکر نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کسی تحریک کی قیادت نہیں کی۔ وہ ائمہ تشریف ہیں۔ یہی ائمہ کی قیادت

چاہیے تو کر سکتی ہیں۔ ان کی حیثیت ایک والدہ کی ہے

کوئی باخبر اور اختیار بین فہم اس حیثیت سے ہے

تیسرے شعبے کے پروفیسر طاہر القادری کی شہرت و قدروں میں۔ خطابت اور وزیر اعلیٰ

نواز شریف کی حیثیت و دستی اور ان کی "اتفاق" مسجد لاہور میں خطابت کا جت بڑا دھڑل ہے۔

• اور جگہ میں نواز شریف اور سابق صدر ضیاء کے باہمی تعلقات بہت گہرے تھے۔ اس سے

پر و فہم صاحب کے تعلقات بھی ای و دونوں سے خوشگوار رہے۔ اور ضیاء الحق کے دور حکومت میں

پروفیسر صاحب نے ڈسٹک کی چوٹ صورت کی صورت کو ناجائز و نامعقول قرار دیا۔ اور انھوں نے بغیر

کے نام سے صورت کی وزارت و سربراہی سے شدید اختلاف کیا۔ مگر اور گت وہ میں ضیاء الحق

کی عا دتانی صورت واقع ہوئی اور نومبر ۸۸ء کے انتخابات کے نتیجہ میں بے نظیر برسر اقتدار آ گئی۔

اور آدھر نام بناد مسٹر قرائی و مسٹر اسلام کا فتویٰ تبیین ہوا شروع ہو گیا۔ اور فتویٰ کی تجدید کے

ساتھ ہی "مسٹر اسلام" نے میں نواز شریف کی مسجد اتفاق کی خطابت کو بھی بغیر یاد کہہ دیا۔ اور پھر

ضیاء الحق اور میں نواز شریف اور ان کے اسلامی جمہوری اتحاد کو نشانہ کی نوک پر رکھ لیا۔ اور ایسا

اخلاص اختیار کیا جس سے قانونی وزیر اعظم اور برسر اقتدار حکومت کی خوشنودی حاصل ہو۔ اور بات کسی د کسی عراج حکومت کے حق میں ہلنے۔

بہر حال انہوں نے سیاسی قیادت نہیں کی۔  
 سوالیہ - فرمن کریں کہ مس ہے فقیر پاکستان کی  
 دھڑیر انظم میں جا میں اس صورت میں آپ ان کی  
 مخالفت کس طرح کریں گے۔

جواب یہ وقت ملے گا۔ میں شرفا حوت کے  
 سربراہ ہونے کے خط اقدام پر مخالفت شروع کر دوں گا  
 اور ذرا "جنگ" میگزین پر فروری ۱۹۷۱ء (نصف  
**دوسرا انٹرویو** کیا صورت کی صورت ہی  
 کسی صورت قابل قبول ہو  
 سکتی ہے۔

جواب۔ سو فیڈ پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اس قوم کی بھائی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنے  
 اور اور اپنی ولایت امامت عورت کے سپرد کی کہ  
 "و توہم کبھی ناسخ نہیں پا سکتی جس نے اپنے  
 مخالفت (ضروری صورت کو سوچ جیتے)

اب انہیں مستحکم رکھ کر کوئی صورت نہیں دی  
 ایسی بات میری تھی تو نہیں آ سکتی کہ ملک کے

سادے مرد اپنی اہلی ہو گئے ہوں اور مرد اپنی  
 ناگزیر ہو عورت کے لئے حضرت عائشہ صدیقہ  
 کے سوتے ہیں سال تک فلا فینس بنی رہی۔ لیکن  
 وہ لپیٹ ڈرویش اس کا مطلب یہ ہوا کہ صوبہ گرام  
 کام لیں تھا اس وقت پر۔ حالانکہ وہ اپنی نہیں اور  
 سبب یہ تھا اور ان سے زیادہ برگزیدہ قانونی قوانین  
 میں کوئی نہیں تھی۔ لکن ایک عہد حاضر کے ہرے سال پر  
 اہم انٹرویو)

یہ تھا ضیاء الحق اور نواز شریف دو ایک لفظ و  
 کا خدای قوی جب کہ یہ فقیر سیاسی

عہد پر حکومت کی مستوی نہیں۔ دو قیامی انٹرویو  
 کے سوال و جواب دیکھیں بقول برادر فقیر۔ اس میں  
 ہے فقیر ایک صورت۔ اس کے ہم انویسٹمنٹ اور  
 دنیا کی حکومت و دولت اور سرمایہ کے جواز کی بھی  
 کوئی گنجائش نہیں۔ کوئی امکان نہیں۔ کوئی استعداد  
 نہیں۔ اس میں یہ حدیث پاک کی نص میری زبان  
 کی ہے۔ اور صوبہ گرام مسلم ارضی کے اجماع کی  
 دلیل دی ہے۔ اور مرد و بی صاحب کی مسافر  
 جہاز کی حمایت کی بھی تعلیم کی ہے۔

تب فقیر دو دو یہ گروپ سوہ قانونی عدلیہ قانون  
 سربراہ و وزیر اعلیٰ بنیں اور بے فقیر کا دور آتا تو  
 پھر اپنی روزی اپنی لائق۔ فقیر اپنی۔ وہ لیں بھی  
 بدھدی اور حکومت کی خوشنودی کے تحت پر وہی صورت  
 کا تب دیکھ رہا تھا۔ اور اپنے جہت کے مطابق اور  
 قانونی کے شرعی مخالفت کرنے کی ہوا ہے اب اس

سے اختلاف کرنے والی کوڑا اٹا اور رگید تاش روٹ  
 کر دیا۔ بجارڈ کی درستی کے لئے حوالہ دیا تو وہی

فرمایا "و عورت کے سربراہ ہونے یا نہ ہونے کے  
 بارے میں غم کا تصور نہیں کریں گے۔ کیونکہ اس  
 معاملہ کا قیام سے زیادہ حقوق سیاست سے ہے۔  
 و انہر جنگ و ہر مرد و ہر مرد۔ فرمایا۔ "فرسی و عورت  
 کے قانونی سے حرام کو اب عورت کی فکر اپنی جیسے مسئلہ پر  
 رکھا دیا ہے۔ یہ وقت و ایسا مسائل میں لپٹنے کے نہیں۔  
 اسلام میں عورت اور مرد کے حقوق میں توازن (بہرہ) ہے  
 و جنگ نامہ اور شہر۔ کھاروں کی مجلس سوال جواب میں  
 جب عورت کا سربراہی کا جواب کوئی کر گئے تو پھر اپنی  
 قانونی خوش ہو کر کہ "مولانا تو اپنے ہی آدمی ہی توازن

اور مرد کے حقوق کا توازن ہے۔ اور عورت کی صورت کی صورت

# مسک اعلا حضرت کے خلاف پاک پاپی شغل و گرام

(خیریت ایمانی سے سرشار باخبر دہ دہندہ سنیوں، مسکیت کے جال میں چھٹنے سے بچ جاؤ)

پاک ذات میں اس نا پاک منصوبہ کا اعلان کیا ہے کہ  
دوسرا سہ ماہی انگریز نے انکو کاغذوں کا  
دوسرا سہ ماہی تیار کر دیا ہے۔۔۔ اگلی دفعہ شیخ

دیوبندی بریلوی تمام کتابت فکر کے اکابر کا گروہ  
وہ وہی گولی ہے۔ (روزنامہ جنگ دہلی، ۱۰ جنوری ۱۹۰۸ء)  
• اور وہ سہ ماہی انگریز کے ذریعہ تمام گرامیوں کو  
کی دوسرا سہ ماہی دات ختم نبوت کا نفوس پر پکے ہوئے گرام  
اور دہ کے مرکز میں ملتا ہے۔ (دیوبندی، سنی، اہل حدیث)

• اور انصاف منصوبہ کی زیر صدارت مختلف کتابت فکر کے  
اعلا کوام نے شرکت کی۔ یہ وہ غیر طاہرہ عقائدی ہے کہ  
چاہتے ہیں کہ اس ذات مختلف کتابت فکر کے مابین  
مطلی القاد کا کاغذوں کا تیار کیا جائے تاکہ باہمی تضاد  
اور جنگ و جدال کی فوج ختم ہو اور فقط پیروں کا زوال  
ہو جائے۔ (ذریعہ وقت، ۱۰ جنوری ۱۹۰۸ء)

• ۱۱، ۱۲ ریح الاول کی دوسرا سہ ماہی ذات تمام کتابت فکر شیخ  
مطلی قادی دیوبندی بریلوی کے تیار کیا گیا  
ان کا نام است ایمان انور کا ہے۔ (استاد سنیوں کا روزنامہ)  
شیخو شیخو مذہب کے غلطی کی تصویر کے دونوں رخ سامنے کر  
کر اپنی خیریت ایمانی خیریت ختم نبوت کی برحق تعلیم و ترویج کے  
ساتھ فیصلہ کر دے کہ کیا یہ شخص بظاہر سنی بریلوی مکرورہ  
کی توجہ دے کر کہ وہ حقیقت میں وہ سنیوں کا خلیفہ و گرام  
نبوت و طبع اور سنی خیریت کا خلیفہ ہے کہ نہ سنیوں کی خدمت  
مسک اعلا حضرت کے خلاف سازش نہیں کر رہا؟

نصویر کاغذ بہ گزشتہ سال اپنے زکا سہ ماہی  
۱۳ طہورت قاضی بریلوی نے شائع کیے ہیں۔ یہ  
سینوں کو یہ سازش و پاک گرام کاغذی سنی اعلا حضرت  
کا گرامیہ منصوبہ چکار اور سکر قادی بریلوی ہے۔

• عذروہ الہی اس نے طہورت کاغذ کے سنی یہ بیان  
دیا کہ اعلا حضرت کے جو عقائد و تفکرات ہیں وہی برحق  
میرے ہیں میرے اور ان کے تفکراتی عقائد میں سنی کے  
نام کے ہمارے ہیں فرق نہیں۔ اعلا حضرت جہاں شعلہ  
تمام فتووں پر میرا مکمل یقین اور ایمان ہے۔ جو فتویٰ بھی  
انہوں نے دیا ہے وہ بالکل درست اور صحیح ہے۔ اور  
• اور شیخ کاغذ پر وہ ان کے عقائد ہیں۔ حاکم القادری نے ترمیم  
کی کہ "اعلا حضرت شاہ احمد رضا غاں بریلوی کے خلاف سنی  
کاغذوں اور سنیوں میں ہیں۔ اعلا حضرت خود ہی برحق  
بصیرت اور بعد از موت سے تمام رسالت کے حفاظ  
کے ہیں۔ ہر وہ کہ ان کا کتاب ایمان و ترویج مسیح

حال انکس۔ یہ ساری باتیں اپنی نیت کے ساتھ مکرورہ  
سراسر جھوٹ اور منافقانہ مصلحتی روش پر مبنی ہیں۔ اس  
نے کہ سنیوں خدان رسالت کے خلاف اعلا حضرت کی کتاب  
"وہام الحرفین" اور گرامیوں شان صحابہ کے خلاف کتاب  
"وہام الحرفین" کے ایمان انور، باطل سوز قادی مبارکہ  
کسی اپنے بنائے پر توجہ نہیں۔ جبکہ طاہرہ عقادری نے  
غیب اپنی نیت اور سبک اعلا حضرت کے خلاف سازش کے لئے

منہاج القرآن لازمی دینی کتب کی طرح دارالین جاہلیگا

عزت نام جنگ لایجورنے اور حقوق کی اشاعت میں دے دیے  
 حضور پر مبنی ایسی ہی اور نیکو کاروں کی دعا قیامت و  
 بقیامت شائع کیجے اور اس کے آخر میں لکھا ہے کہ تیرے  
 اور وہ ملک گیر شہرت حاصل کرے گا۔ اور شاہ مصر کے  
 انام پر اور تجارت کے دارالعلوم ولی بند کی طرح عظیم  
 اور پر جانے گا؟

جنگ کے اہل فرس و بیرون کاوت اگرچہ بظاہر  
شہرت کی نسبت سے منہاج القرآن کا اقتدار و اثر و  
سے رشتہ جوڑا ہے۔ مگر حقیقت و معنویت کے لحاظ  
سے منہاج القرآن کی ان ہر واحدوں سے گہری  
خاصیت و مماثلت ہے۔ اس لئے کہ جس طرح ملک  
اہل سنت و شریعت کی اقتدار ہی پابندی نہیں  
بلکہ کافرانہ ماحول ہے۔ اسی طرح منہاج القرآن کا بھی  
ماحول ہے۔ اور جس طرح

دیونیدہ میں گستاخانہ ظاہر رسالت کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اور اسے سناٹا انکار کے میں میں اپنے انجانہ حامل کے باعث ایسے لوگوں سے کوئی امتیاز نہیں کیا جاتا اور مومن و منافق اور عاشق و کاشف میں کوئی فرق طوط نہیں دکھایا جاتا۔ جیسا کہ پروفیسر طاہر القادری نے خود لکھا ہے کہ: ”برطانیہ میں جو بدعت بدعت، شیعیت، اہلبیت ایسے تمام عقائدات سے وحشت ہونے لگی ہے۔“ (فرقہ پرستی کا اعتراف صفحہ ۱۱۱) ایک دوسری جگہ پروفیسر صاحب نے فرمایا ہے کہ: ”جماعت اہل بیت

(شبیخ القرآن) میں جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے  
 لوگ بھی رہیں سکتے ہیں۔ اہل بدعت، شیعہ بھی  
 مہمان القرآن کے رہیں ہیں۔ ہم امتیاز کی بجائے امت  
 مسلمہ کے اتحاد کی بات کرتے ہیں۔ رافضیوں جیسے اوروں کی  
 یہاں منکاب دیکر بد فیر صاحب کتا خانی خلیفہ مسالمت  
 کتا خانی صاحب کو نام بنانے میں کوئی مصلحت نہیں سمجھتے  
 فرماتے ہیں: ”شیعوں کی کچھ نذر چڑھنا صرف ہند  
 ہی نہیں کرتا بلکہ یہ بھی مرتفع ہے ان کے کچھ نذر  
 پڑھنا ہوتا“ رافضیوں جیسے بد فیر سر پر مل رہا ہے  
 حق تعالیٰ کا اعتراف ہے اس کا غرض کے متعلق  
 مارا پرل کے جنگ میں جو تعارض خائے ہوا اس میں  
 یہ تعریض کی گئی کہ بد فیر صاحب فریجی جلد تو ہی لکھتے  
 ہیں مثال کے طور پر وہ مولانا سید علی ہاشمی اور مولانا

[illegible]





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کا فتویٰ

سوال :- کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع حسین اس بارے میں کہ ایک شخص  
 غلطہ طاہرہ قادری جو عالم، مقرر اور مفسر بھی کہلاتا ہے اور ساتھ ہی متعدد کتب کا  
 مصنف بھی ہے۔ اتحاد اُمت کا داعی ہے، اس کا کہنا ہے کہ • بریلویت، دیوبندیت  
 اور فیضیت وغیرہ تمام فرقے بنیادی عقائد میں متحد اور مسلمان ہیں • فروعی اختلافات  
 کو نظر انداز کر کے مل جل کر کام کرنا چاہیے • یہ ساری باتیں اس کی کتاب بنام  
 "فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟" میں تحریر ہیں، مذکورہ کتاب بھی حاضر  
 خدمت ہے۔ برائے کرم شریعت منبرہ کی روشنی میں تحریر فرمائیں کہ • آیا یہ شخص  
 سنی ہے یا نہیں • اس کے درس قرآن میں جانا کیسا • اس کی صحبت میں بیٹھنا  
 اور اس کے ادارے کی لڑکھیت اختیار کرنا اور اس کے مدرسے میں داخلہ لینا جائز  
 ہے یا نہیں؟ اس کی تصانیف کا مطالعہ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

بیشواؤ جبر و الاستغنیٰ فیترجمہ بنیادی فتویٰ

**الجواب :-** اُمت کے دو معنی ہیں (۱) اُمتِ دہوت (۲) اُمتِ اجابت۔ اُمتِ  
 دہوت میں کفار بھی داخل ہیں اور اُمتِ اجابت حضور صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کا پیغام کو سچے دل سے قبول کرنے والے سچے مسلمان ہیں جنہیں  
 اہل شُک و جماعت کہتے ہیں • بریلویت کوئی فرقہ نہیں آج کل عرب عالم میں شُک و  
 حُفایت کو بریلویت کہتے ہیں اس وجہ سے کہ چودہویں صدی کے اہل شُک و جماعت  
 کے بہت بڑے عالم اور مجدد امام احمد رضا قاضی بریلوی نے شُک و حُفایت کی بہت  
 زبردست تائید و حمایت و حفاظت کر ہے اسی لئے شُک و حُفایت کی تعبیر بریلویت پر  
**قرآن عظیم** میں کہ **فَقَدْ قُوَّ** کا خطاب سچے مسلمان کو ہے یعنی امتِ اجابت اہل سنت و جماعت  
 کو حکم ہو رہا ہے کہ متفرق و منتشر نہ ہو بلکہ آپس میں متحد اور مل جل کر رہو۔ اور حدیث شریف میں  
 ہے۔ **تَقْبَلُونَ اِیْمَانًا مِّنْ ثَلَاثٍ وَتُخَيَّلُونَ مِلَّةَ الْكَافِرِ فِي الشَّارِ الْاَمِلَّةِ وَاجِدَةُ يَرَات**  
 یعنی امتِ دہوت (بہتر فرقہ ہو جائے گی، ایک فرقہ جلتی ہو گا۔ باقی سب جھٹی۔ صحابہ نے  
 عرض کی کہ **مَنْ رَیَ بَیْناکُمْ سُوْءًا فَاَدْبَحُوْهُ** وہ، ناچھو فرقہ کون ہے یا رسول اللہ

فرمایا: **ثُمَّ أَتَانَا خَلِيفَتُهُ وَأَخْبَانِي** وہ جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ • دوسری دعا چٹ میں  
 فرمایا: **هَمَّ بِنَجَاتِهِ** وہ جماعت ہے یعنی مسلمانوں کا بڑا گروہ جسے سلطان اعظم فرمایا •  
 اور فرمایا جو اس سے الگ ہوا • جہنم میں الگ ہوا • اس وجہ سے اس تاجی فرقہ کا نام  
 اہل سنت و جماعت ہوا • ان بہتر گمراہ فرقوں میں بہت سے پیدا ہو کر ختم ہو گئے بہت  
 سے موجود ہیں جیسے وہابیہ ورافضیہ وغیرہ •

انحساب • ان سے اتحاد و اتفاق ہرگز ہرگز جائز نہیں ان سے تو قرآن و حدیث میں  
 دُور رہنے کا حکم دیا گیا ہے • جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کہ امت میں فرقہ بندی ہوگی تو فرقہ بندی کے ختم کا قائل اس حدیث پاک کا منکر  
 ٹھہرے گا •

فرقہ پرستی کا خاتمہ • مذکور فی السوال کتاب کا جگہ جگہ سے مطالعہ کیا کتاب میں  
 وہی ہوتا ہے جو صاحب کتاب کے دل و دماغ میں ہوتا ہے • **ثُمَّ شَهِدَ كُفْرَ إِيْسَانَ**  
**سُنِّيَّتِ وَبَابِيتِ وَرَافُضِيَّتِ وَغَيْرِهَا كِي بِنْيَادِ كُوَايَكِ بِنَا يَا كِيَا يَه** ظاہر ہے کہ یہ کفر و  
 ضلالت ہے • صاحب کتاب (مصنف) ضال مضل گمراہ اور گمراہ کن ہے • شریعت مطہرہ  
 سے ناواقف صرف لفظ و قلم کار ہے • جیسے مودودی تھا ہو سکتا ہے اس کا ہم خیال  
 ہو • یہ اپنے کو قادری لکھ رہا ہے • حالانکہ قادری تو وہ ہے جو صحیح العقیدہ مسکنی  
 اور حضور و خوات پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سچی عقیدت و محبت رکھنے والا ہو •

• ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اس گمراہ شخص کی صحبت اس کی کتاب کے مطالعہ اس کی  
 تقریر سنانے سے اجتناب کرے • اور اس آیت کریمہ کے حکم کے تحت آنے سے بچے  
 کہ فرمایا **لَا تَتَّبِعُوا الْاَوَّلِيْنَ اَلَّذِيْنَ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ اَلَا تَرٰ جِهَنَّمَ هِيَ اُمُّ كُلِّ شَيْءٍ**  
 نے ظلم کیا کہ جہنم کی آگ تمہیں چھوئے • اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو صراطِ مستقیم پر چلنے اور شیطان  
 راستے پر نہ چلنے کی توفیق رفیع عطا فرمائے آمین • واللہ تعالیٰ اعلم •

(مصنف) محمد اعظم غفرلہ خادم رضوی دارالافتاء بریلی خریف

**نبیہ الخلفۃ جانتین مفتی اعظم علامہ محمد اختر رضا خاں زہری بریلی خریف**

• یہ پوچھنا صاحب سے دریافت کرنا چاہیے کہ آپ جو اسلام کے نام پر اجتماعیت کے داعی اور مسکنی اختلاف  
 کے تحت مخالف ہیں اور ایک ہی رمی میں سب کو اندھ کر سب کو فرقہ پرست گردان رہے ہیں آپ سے یہی  
 سوال ہے کہ اسلام کے نام پر مختلف بنیادی افکار و خیالات کے حاملین کا باجمہ اسلام کے نام پر اجتماع و  
 اتحاد کیسے ممکن ہے؟ • ان کے عقائد میں کون سے عقائد اسلام میں مذکور ہیں غیر اسلام یا سب اسلام؟

• گزین میں صرف ایک گروہ کے عقائد ہی اسلام ہیں تو باقی فرقوں کا اتحاد اسلام کی بنیاد پر باہم اجتماع اضداد کو مستلزم ہے۔ اور سادے گفت خبیالات اسلام ہیں جب بھی اجتماع اضداد لازم جس کا حاصل حق ہو باطل کفر و اسلام کا اتحاد ہے اور اجتماع عقیدین محال ہے۔ اسے آپ یکے علیٰ بنائیں گے؟ • پھر کیا جناب کے نزدیک یہی سوچ ہے جس کی خاطر آپ مقدم ہونے کی دعوت دے رہے ہیں؟

جناب نے اہل سنت و جماعت کو (جسے برطوت سے تعبیر کرتے ہیں) فرقہ پرستوں میں کیوں نہیں لیا اور یہ کھوٹا لاکھو برطوت و اہل بدعت الحمد للہ شیعیت ایسے تمام غلوئیات سے وحشت ہونے لگتی ہے یا

• جناب کی اس عبارت کے پیورے یہ سمجھتے ہیں کہ اہل سنت (برطوت) سمیت کوئی مسلک اسلامی نہیں بلکہ اسلام سے پیور کرنے والا اور وحشت کا موجب ہے۔ • پھر مسلک اسلامی کیا ہے؟ • اہل نقل و جناب! جب فرقہ پرست اس سوچ اور نزاعیہ منہا کی کہتے ہیں جو ہر دوسرے کو غیر مسلم دین کا فرد و مشرک بنانے سے عبارت ہوگا۔ تو پھر آپ بتائیں کہ کراہی اجتماعیت کو چھوڑ کر الگ الگ کامیوں میں ختم ہونا غلو بنانے پر ہے شخصیات میں گم ہو جانا کثرت و

انکسار کو ختم ہوتا ہے جو قرآن کی اصطلاح میں کفر کی موت ہے۔ خود جناب نے فرقہ پرستی کیوں باطل و ضلالت ایک طرف تو

صاحب دین غریبش اسلامی فرقوں کو ایک دوسرے کی تکفیر و منکفیرت میں کیا اور دوسری طرف شیعیت (برطوت) سمیت سب کو ذلیل و پرست کیا کہ سب کی تکفیر کر دی۔ آپ کا یہ فعل خود آپ کے اقرار سے دین میں خود غلوئی و تعلقہ پروری ہو کر رہا کفر کے مترادف ہو گا تو آپ کا اقراری کفر ہو گا کہ نہیں خود چکا۔ آپ کا نظر ان میں کہ غلو و غلوئی کے کسی بھی فرقے اور مسلک کے نام پر بدعت کا یہود نہ تھیں کیا۔ ان کیوں جناب کیا سرکار پر قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ

فرمایا کہ "میری امت آخر فرقہ ہو جائے گی۔ سب جتنی اس سے لگے ایک کے اور وہ جماعت وہ ہے جو اس دین پر قائم ہے جس پر میں اندر ہے صاحب ہیں۔ • پھر یہی یہ کہہ دینا کہ غلو و غلوئی کے کسی فرقہ اور مسلک کے نام پر بدعت کا یہود نہ تھیں کیہ سراسر قرآن و حدیث کے ارشادات سے اعراض اور ہر شخص کو ذاتی عقیدے کی چھوٹ دینی ہے۔ یہ فیرو صاحب اگر حامی الحرمین کی تصدیق کریں تو خود ان کا یہ سارا کلام دریا بہرہ اور بانکسار کریں تو وہ ان

مدام بقول دین خود مزید ہٹ دھرمی اور ان کے لئے بھی دین احکام جو وہ باندھ دینا کہ یہ کلام کے لئے اور قرآن کے لئے ان کا حکم

نواسہ المحضر مولانا مفتی نقی عاقل نقی صاحب (علیہ الرحمۃ) سوال: یہ وہ غیر طاریہ نقادی صاحب کے

نواسہ المحضر مولانا مفتی نقی عاقل نقی صاحب بسم مؤقف عورت کی پروری و حیت کے رد میں

علاقہ احمد جید صاحب کا نقل یہ جو م نے فرمایا ہے کہ: "اجماع کے انکار کرنے والے کو علمائے حلال یعنی گمراہ قرار دیا ہے۔

خیر فرمایا کہ سواد اعظم کی جماعت سے ابھرنا سواد اعظم سے غلو و غلوئی بنائے گا اور مذہب اور بعد کے اتفاق کا

انکار بہت بڑی حسادت بلکہ عداوت مستقیم سے انفرادی ہو گا۔ آپ بھی اس مسئلہ میں شرعی حکم کی امتاعت فرما کر شکر دیں۔

الجواب: عبارت مذکورہ بالا جو حضرت علامہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ "اسلام میں عورت کی دیت" میں تحریر فرمائی

اس سے ہیں باطل متفق ہوں ہے لہذا اجماع کا انکار کر کے کہنے کو علمائے حلال بنانا ہے۔ ایسے شخص پر جو اجماع کا انکار کرے

تو وہ واجب ہے (خیر نقی نقی علی نقی) اجماع کا سواد و شرعیہ پر گتہ نظر صاحب فرمایا: باب (شرعی تحریر) نام جامعہ (شعبہ)

تصدیق علیاً سکھر بہ نقلاً از مصداق علیہ السلام

(مفتی) ابوالخیر محمد حسن قادری رضوی مصطفوی خاندان  
جامعہ خورشید رضویہ سکھر

• اصحاب میں احباب و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

قرآن مجید انکادری الخوی خزانہ غلام برادر شاہد خورشید سکھر  
• جواب درست ہے۔ تمہارے فیض خزانہ مجاہد انور علیہ السلام

• الجواب صحیح۔ فقید الخیر عارف الہی مجتہد انور علیہ السلام

• الجواب صحیح و اللہ تعالیٰ و رسلہ اعلم

قادری عارف جامعہ مدنیہ عربیہ انوار عربیہ پرا نا سکھر

• جواب صحیح ہے۔ انیس احمد قادری خدام سکھر خفیہ اعلم علیہ السلام

کراچی: ذہبہ فقیر ایفہ استاذ علم حضرت خزانہ سکھر

کے مؤلف سے متفق ہے۔ پروفیسر صاحب کاسکال کی تصدیق

جماعت سے مختلف ہے۔ مزیدہ کوکب نورانی و کاشانی

• الجواب صحیح۔ مولوی خیر محمد بنی خانی کراچی

شکرا خیرہ۔ حج الجواب و اللہ اعلم بالصواب۔

الغیر مفتی، مفتی قاسم یاسین مدرسہ باخیمہ کراچی

یاسین ضلع شکرا خیرہ

حبیبہ آباد: فقیر ایفہ اکابر سے مختلف کوئی

راہ نہیں رکھتا۔ کتابہ خطوط کی کٹنگی و سرنگی

عدد و رسالہ خزانہ سکھر مفتی احمد میاں برکاتی پرنسپل

دادا معلوم حسب ابرار کاتبہ حبیبہ آباد

ڈیرہ غازی خان: قد اصحاب الحبیب محمد احمد

ابن علامہ محمد فضل حق دارالافتاء ڈیرہ غازی خان

محمد بن مستمیر کتاب علوم ڈیرہ غازی خان

شکرا خیرہ: مدرسہ ہر ایک سوال کا جواب بلکہ دست

و جمیع ہے جسے اس سے مکمل اتفاق ہے۔ محمد زبیر شاہ

اس شخص کے چہرے کو پہچانیں اور اس کے فریج اپنٹ کر

اس شخص کے چہرے کو پہچانیں اور اس کے فریج اپنٹ کر

سکین کی: الجواب صحیح والحبیب محمد محمد المنور  
ذہبہ احمد دارالعلوم خورشیدہ خزانہ سکھر

دو حصہ شریف: الجواب صحیح و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ذہبہ احمد عارف حسین خزانہ سکھر دو حصہ شریف

• عند جوابہ سوال کا جواب بلکہ

علی پور شریف: دست ہے لکھا ہے ناچیز

اس کی مکمل تائید کرتا ہے (سید عابد حسین مبارک شاہ)

آیت نہ قطعاً ہے ناخیز علی پور شریف:۔

علامہ النبی بخش ایم اے فاضل دیوبند

صائب ہے۔ میں کامل طور سے اس سے متفق

مکتبہ انجمن اور محسن کرتا ہوں مگر ان اکابرین دست

نے وقت کی بغیر پر ناخیز کہ کو تعلیم نشان فرمادے

کیا ہے۔ بلکہ جوابہ فقیر فرمایا ہے۔ علامہ حق کی یہی سچائی

اور ہمارے اور اس خاندان میں جسے علامہ حق شامل

ہیں ان کو مل کی گزرتوں سے سلام حدیث میں کرتا

ہوں کہ انہوں نے ابن القوت زخانہ ساز اور

صوبہ کی قسم کے خط نامک لڑنے سے جس معذور رکھنا

تعالیٰ علامہ حق کا باادب غلام بننے کی توفیق عطا فرمادے

• برادر خیر علامہ قادری شمس سے ہی رقم اور ملک

دھوکہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے قادیانہ فرس کے بیٹے

بھی غلام و مشائخ کو دھوکا دیا حضرت سید عالم علی

کے صاحبزادوں کے نام پر مدینہ فریبہ کا مشاعرہ کیا اور

سید پاکستان کی گواہی میں مباہلہ فرماتے کر کے اصل میں

قادیانہ میں سے مسلمان کو فرس کی قادیانہ

اس شخص کے چہرے کو پہچانیں اور اس کے فریج اپنٹ کر

اس شخص کے چہرے کو پہچانیں اور اس کے فریج اپنٹ کر

اس شخص کے چہرے کو پہچانیں اور اس کے فریج اپنٹ کر

اس شخص کے چہرے کو پہچانیں اور اس کے فریج اپنٹ کر

اس شخص کے چہرے کو پہچانیں اور اس کے فریج اپنٹ کر

اس شخص کے چہرے کو پہچانیں اور اس کے فریج اپنٹ کر





# فتویٰ علامہ غلام رسول ضوی شیخ الحدیث جبار ضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

در الجواب: ہر الموفق صواب۔ تمکل خدا میں عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ اس پر لازم کثرت کا اجماع ہے۔ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے موقوف و مرفوع حدیث منقول ہے جبکہ حوالی کی موقوف جس دفع کے حکم میں ہوتی ہے کثرت و اجماع اور حضرت امام کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف بعض قیاس سے علیحدہ حوائف اختیار کرنا غریبی اجماع ہے اور اسلام میں ایک نئے فرقہ کی بنیاد کے مترادف ہے۔ اور انتظار کی آپ پاشی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولا مستقیم کی ہدایت دے۔ حدیث شریف میں ہے۔ جو اہانت مسلمہ سے علیحدہ راستہ اختیار کرے وہ نادری ہے۔ "مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي الْخَلْقِ" اگر اسی طرح سلف کی مخالفت ہوتی رہی تو بے شمار مخالفت کو کب سے بوجا میں لے۔ واللہ اعلم۔ غلام رسول ضوی جبار ضویہ فیصل آباد۔

در الجواب صحیح و صواب واللہ تعالیٰ اعلم (مفتی) ابو سعید محمد امین دار العلوم امینیہ رضویہ محلہ محمد پورہ فیصل آباد۔

وَاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (شیخ الحدیث جبار ضویہ فیصل آباد)۔

در الجواب صحیح و الجواب صحیح۔ الفقیر ابو محمد امین دار العلوم رضویہ فیصل آباد۔

در مسئلہ کے لئے ہر اجماعی مسئلہ کا انا خود ہی ہے اجماع واجب عمل ہے قابل کثرت تفسیر و تفسیر خود ہی ہے۔

قاضی محمد عبدالرحمن۔ مسئلہ کی رائے طاہر القادری صاحب کے بارے میں یہ قائل ہوتی

مسئلہ کے عین مطابق اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف بریلویت سے ان کو وحشت ہوتی ہے۔ جو علو مرتبہ کے مسئلہ کا عنوان سمجھا جاتا ہے۔ انہیں حق کو حق اور باطل کو باطل نہیں کرنا پڑتا۔

جو مذہب اہل سنت کا خاصہ ہے۔ اور انا قاضی محمد عبدالرحمن سے چند نصیحتیں لایا ہوں۔

مولانا محمد عبدالکریم خانقاہ ڈوگر۔ کے خدائے جواب میں جو پبلٹ مغل کے طور پر لکھا ہے۔

اس کا زیادہ حقہ بغور چلا ہے۔ جس میں تضاد بیانی ہے۔ اور عورت کی دیت کے بارے میں ان کا موقف اجماع اہل سنت کے خلاف ہے۔ پر د فیسر صاحب سے بڑی توقعات وابستہ تھیں۔ مگر وہ بھی ناچھو اور ٹکڑے جیسے کی مرض میں مبتلا ہو گیا۔ (سورہ اجد کویم خانقاہ ڈوگر)۔

علامہ محمد شریف مسلمان۔ بہر زمان سلف کے شفع فیصلوں کے خلاف اگر کوئی شخص اپنی رائے

(مسئلہ اہل سنت) کے خلاف اپنا نام جبار تحقیق کو ترجیح دے اور گج کچھ اور علماء اہل سنت کے قضاوی اور



فیصلوں سے انحراف کرے اور اگر سلف کے مقابلے میں اپنے اجتہاد کو فوقیت دے اور اپنے آپ کو بن کا مقابلہ کرے۔ میرے نزدیک وہ گمراہ ہے اور حق نسبتاً گناہی الظلم کا مصداق ہے۔  
 بہرہ فیہر جناب ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کی تقریر پر قریم میں تصادف ہے۔ اور اپنی شفقت و رحمت کے فیصلوں سے انحراف کی بُرائی ہے اور ان کی گفتگو اور قریم سے عجیب لگتا ہے مولیٰ کریم انہیں ہدایت عطا فرمائے آمین۔

**مولانا محمد شفیع اوکاڑوی** **حرم و جہاد**  
 مرد کی دیت کے مقابلے میں نصف ہے۔ کسی امام یا مجتہد کا قیاس یا اجتہاد نہیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گواہی ہے۔ چنانچہ ہادیہ شریف اور مکتبی شریف میں ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے۔ اس کے مطابق ابوالموہبین حضرت علی کریم اللہ وہب لکھ کر فرماتے ہیں۔ عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے۔ درمیان اس کی بغاوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صریح حدیث

قرود بن حزم کو کھرا لگے تھے تاہم مبارک میر بھی ثابت ہے کہ عورت کی دیت مرد سے نصف ہوگی اور صحابہ کرام ۱۲ اس پر اجماع ہوا اور فقہاء میں سے کسی طبقہ نے جس اس کا انکار نہ کیا لہذا اجماع متفق ہو گیا۔ ملاحظہ فرمائیے اور مفتی وغیرہ ہماری دونوں جہان کی سلامتی اسی میں ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کو دل و جان سے تسلیم کریں۔

**مولانا کوکب زبانی** **مولانا محمد شفیع اوکاڑوی**

بہرہ فیہر صاحب نے امت میں ہلال فتنہ انتشار کے لئے یہ پیدا کیا کہ عورت کی دیت کے مسئلے میں اجماع امت کے خلاف موقف اختیار کیا جس کے لئے شریعت اسلامی کا فتویٰ یہ ہے کہ اجماع امت کے خلاف کہنے والا گمراہ ہے کسی گمراہ کو خود کو مجتہد اور مجدد دیا عظیم مظہر مفسر کھانا۔ کہلوانا وغیرہ سراسر قلم ہے اور قرآن کہتا ہے کہ قاتلوں کے لئے ہدایت نہیں ہے۔

بہرہ فیہر صاحب فرماتے ہیں کہ گویا یہ اور بدو بند کے عقائد رکھنے والوں کی اقتدا میں جا کر اپنی غلط جہاز ہے اور حرمین میں رہا لفظ میں احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ وہاں کے ائمہ (جو اپنے عقائد کو باطل کے لئے شعور میں) کے چمکے غلام خود چوس جاتے اور میں چڑھتا ہوں۔  
 • نہ فرماتے ہیں کہ وہ اس معمول سی جہنم ہوتی شہادت پوری ہو جاتی ہے۔ وہ دلو بند و اپنی سو روئی راضی غلامی وغیرہ سب کو درست جانتے ہیں۔ اور اپنے عقائد اعز و عزیز میں فرماتے ہیں کہ میں کسی عیسوی فرقے پر تنقید نہیں کرتا۔ میں حکم الہی و قرآنی کو مانتا ہوں۔ چنانچہ ان پر عمل نہیں کرتا۔ اپنے اقوال پر اپنی حق کی گرفت سے لڑنے کے

لئے بہرہ فیہر صاحب جھڑپوں لے رہے ہیں اور اپنے قول و فعل کے انکار میں ذرا تردد نہیں کرتے۔ امام اہل سنت علامہ ربیعہ کاظمی علیہ الرحمۃ نے فرمایا تھا کہ بہرہ فیہر طاہر القادری اب سنی نہیں رہا اور یہ اس قدر حق ہے کہ اس کی اصلیت سب پر کھل جائے گی۔ اب برطانوی کا بیسی اعلان ہے کہ بہرہ فیہر بظاہر جہاد ہے۔ کیا ان عقائد کے باوجود طاہر القادری کو کچھ عقیدہ حق و حق اور جہاد مفسر تسلیم کیا جاسکتا ہے؟ اگر نہیں۔



# طاہر القادری اپنے استاد محترم کے فتویٰ لی روشنی میں

پروفیسر طاہر القادری جو جامعہ اتحاد اُست و فاضل فرقہ واریت کے بہت بڑے میں جیسے روشنی بخلائی اور دیوبندی بریلوی اسکالارت کو فروغی قرار دے کر ان کے آثار کیلئے تمام مذاہب فکر کے علماء پر مشتمل "مہجر کونسل" قائم کر چکے ہیں۔ اور دیوبندی و ہلمی کے پیچھے غار چلنے اور انہیں نام جلانے تک بھی کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے۔ ان کی اس روش و بد مذہبوں گستاخوں سے ایسے معاملات و تعلقات کے سلسلہ میں پروفیسر صاحب کے استاد محترم مولانا علامہ محمد عبدالرشید صاحب جھنگوی نے ایک بڑے اختصار کی صورت میں جس میں الفاظ فتویٰ اور شاہ فرمایا ہے۔ کہ میں دیوبندیوں یا بیہودوں سے ترک معاملات پر صورت مزوری ہے گستاخ و مکول گستاخ صحاب سے یقیناً بدتر ہے اور گستاخ صحابہ کے متعلق حدیث پاک موجود ہے جسے فوٹو اعظم رضی اللہ عنہ نے مد فقیہ العالیین میں نقل فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آخر زمانہ میں ایک قوم پیدا ہوگی جو میرے اصحاب کی تحقیق شان کسے گی۔ خبر وہ نہ ان کے ساتھ مل کر کھانا پینا نہ ان کے ساتھ شہدائی کرنا نہ ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا نہ ان کے جنازوں میں شریک ہونا۔ ایسی قوم میری لعنت کرنا جائز اور حلال ہے" (الحديث)

ایسے (گستاخ) لوگوں کے پیچھے غار کھنڈ باطل۔ ان لوگوں سے میل جول حرام۔ بد مذہبوں مسلمانوں اور موزیوں کو بشرط استطاعت مسجد سے روکا جائے۔ خصوصاً جماعت میں شامل نہ ہونے دیا جائے۔ بد مذہب بد عقیدہ کو مسجد کی کیٹی میں شامل نہ کیا جائے (جیسا کہ انہیں مناج القرآن کے ارکان میں شامل کیا جاتا ہے)۔ ان کی تمام عبادتیں مردود ہیں۔ ان کے ساتھ دوستی حرام۔ ان کے ساتھ اور ان کے پیچھے غار پڑھنا حرام ان کے ساتھ شادی بیاہ حرام۔ ان کی تعظیم و توقیر کا حرام۔ ان کے مدد سونے، ادا دی کی ہر قسم کی مدد کرنا حرام (جبکہ طاہر القادری نے اس سے بھی بڑھ کر پشاور میں دیوبندی مکتب فکر کے ایک ادارہ کا منگب بقیاد رکھا)۔ ان کے ساتھ کھانا پینا میل جول۔ ان کی دعوت کرنا اور ان کی دعوت میں جانا۔ ان کو اپنی کسی تقریب میں شریک کرنا اور ان کی کسی تقریب میں شریک ہونا۔ ان سے کسی قسم کا کوئی اسلامی تعلق باقی رکھنا قائم کرنا سب ناجائز اور سخت گناہ ہے۔ ان کی اپنی معلومات مقدوات کے بقدر علی الاعلان بلا رعایت تردید کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اگر کسی مسلمان نے دل میں بھی ان کو کافر مرتد اخبت الناس نہ سمجھا تو اس کے پاس دلی کے داند ہزار بھی ایمان نہیں رہا۔ ان مرتدوں پر نیز اس عالم پر بھی جو اپنی معلومات و مقدوات کے بقدر قصداً بلا عقیدہ شرعی

کی تردید عام فہم نہ کرے۔ خدا کی لعنت فرشتوں کی لعنت تمام جہان کے لوگوں کی لعنت۔ ان کی تمام عبادتیں فرضی و فغلی مردود (مطبوعہ فتویٰ اراختیار)

انہی استاذ محترم کا یہ فتویٰ ہے۔ جس کا ذکر کتاب "نافذہ عصر" میں نابذہ عصر نے کیلئے پردہ فیروزہ بڑے اہتمام سے کیا ہے۔ لیکن جب ان کے فتویٰ پر عمل کا وقت آتا ہے۔ تو پردہ فیروزہ صاحب مقابلہ میں آتے۔ دامن کھسکاتے اور کئی کتراتے ہیں۔ اور دیدہ و میری سے سینہ ٹردی کے ساتھ فتویٰ کی ہر شق کی نافرمانی کرتے ہیں اور ذرا بھی دغا دہی کا احساس نہیں کھتے۔

مرا فہمیوں کے متعلق دلیل ثبوت و جماعت کا عقیدہ ہے

**فتویٰ بابت روافض** کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں حدیث پاک میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات میں سے مجھے چن لیا اور میری صحبت کے لئے میرے صحابہ کو چن لیا۔ آخر زمانہ میں ایسی قوم آئے گی جو ان کی تنقیص شان کرے گی۔ خبردار ان کے ساتھ رحمت کھاؤ اور رحمت پیو اور ان کے ساتھ رشتہ داری مت کرو اور ان کے ساتھ مل کر نماز

مت پڑھو اور ان کی نماز جنازہ مت پڑھو ان پر لعنت کرنا حلال ہو چکا ہے (لفظی معنی)

• قرآن پاک کے وہ منکر ہیں • حضور کے صحابہ کرام کو وہ مسلمان نہیں سمجھتے • ازواج مطہرات پر وہ الزام لگاتے ہیں • اس واسطے قنادی عالیگیری ہیں جو پانچ سو علماء کرام کی صفیٰ بیخ سے مرتب ہوا ہے۔ اس کے بابۃ ابخاۃ میں ہے کہ رافضی قوم ملت اسلامیہ سے خارج ہے اور ان کے احکام مردود ہیں۔

• جس شخص سے تیرائی کو اپنی لڑکی کا رشتہ دیا ہے وہ علماء زنا کو حلال سمجھ کر اپنی بیٹی سے بدکاری کر دیا ہے۔ ایسے شخص کو مؤذن مقرر کرنا شرعاً حرام ہے اور امام مسجد اسی سے اذان کہلانے پر مصر ہے۔ وہ بھی اسی زمرہ سے ہے۔ مومن لڑائی کرنا ہے۔

• جو شخص بیوہ اور نصاریٰ کا ہر عقیدہ لوگوں سے دوستی اور مولاۃ رکھے وہ یقیناً اہل میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا (گاہکے دلوں)

(مذہبی) محمد عبدالرشید رضوی غفرلہ مجسم صدر مدرس دارالعلوم شیخ الاسلام ضریہ شیکھ ٹاؤن

جنگ صدر۔ المرقوم ۱۳ محرم الحرام ۱۴۰۹ھ مطابق ۲۶ اگست ۱۹۸۸ء

پردہ فیروزہ صاحب کے عہدیت کی بدیت نصف ہونے پر تمام سلف و خلف نصف دیت کا مسئلہ ہے (زبان ہے کہ عہدیت کی بدیت نصف ہونے پر تمام سلف و خلف

کا اتفاق ہے۔ آج میں طے شدہ مسئلہ کو تجرید کریت میں اختلاف افراق کے سوا کچھ حاصل نہ ہو گا اور حاضر کے کسی عالم کی تحقیق کو جہندی علی الاطلاق کی تحقیق کے مقابلہ لانا ان کے تجرید علی کے انکار کے

متزاد ہے (مکتوبہ لڑائی مولانا محمد عبدالرشید صاحب جھنگوی)

# مفتی غلام سرور قادری بنام پروفیسر طاہر القادری

کی تحریقات کا انکشاف کرتے ہوئے ان کی اس  
ہولناک غلطی و گمراہی کا بھی تفصیلی رد فرمایا  
ہے جس کے مطابق پروفیسر نے سعادۃ اللہ -

استغفر اللہ۔ خدا تعالیٰ پر لفظ اہم و ضروری کا اطلاق  
کرنے کی بدترین خیانت و کفر میں گواہ شکار کیا ہے۔  
مفتی صاحب نے کہا ہے کہ جو شخص فقہاء  
کرام و ائمہ دین اور مسند صالحین کا واسع جھوڑ  
کر بزم خویش (جہنم کا دعو بیار ہو) اس کا انجام  
اسی طرح ہو کر ہی کھانا اور پے در پے کمر بھوں  
میں سترتی ہو رہا ہے۔

جس طرح ”دکتر الایمان“ اور ”جہان المصنوع“  
علیہ الرحمۃ کے دو ہندی و بانی تراجم کے ساتھ  
تقابل جائزہ پر مشتمل کئی کتابیں چھپ چکی ہیں  
اسی طرح مفتی صاحب نے کمال مہارت و  
نفاست کے ساتھ ”دکتر الایمان“ اور نام نہاد  
تفسیر منہاج القرآن کا تقابلی جائزہ پیش کر کے  
”دکتر الایمان“ کی غلطی و بڑی برتری اور پروفیسر کی  
ترجمہ و تفسیر کی غرابی و غلط کاری کو نمایاں  
کر دیا ہے۔ بفضل المصطفیٰ حضرت فاضل ربوبی  
علیہ الرحمۃ کی قیمتی تصدیق ہے کہ مفتی صاحب نے واضح  
شائع کیا ہے کہ یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت کی یہ کتاب  
جس طرح غیر متعلقہ ہی رہی ہے۔ بسبب حضرت کے قلم  
ہے اس میں غلط جملہ و فقرہ پروفیسر طاہر القادری کا بھی رد  
ہے اس لئے کہ پروفیسر صاحب صرف یہ قلم ازبوں کی طرح  
کر رہے ہیں جو ان سے بھی دستہ اعلیٰ کے برتر تھے ہیں۔

اجماع امت کے مقابلہ میں پروفیسر صاحب  
نے جب عورت کی پوری ویت کا شوش چھیڑا تھا تو  
اس وقت علامہ مفتی غلام سرور صاحب کا دلی انداز  
تھے پروفیسر کو مناظرہ کا چیلنج دیا تھا۔ جسے قبول کرنے  
اور مفتی صاحب کے سامنے کھڑے کی پروفیسر صاحب کو  
جرات نہ ہو سکی۔ پروفیسر صاحب کا دعویٰ تھا کہ تصدق  
دینتہ پر ایک بھی صحیح حدیث نہیں جبکہ مفتی صاحب  
نے اس مسئلہ پر دو جنوں احادیث بیان کر چھ فرمائی تھیں۔  
علاوہ ازیں مفتی صاحب نے پروفیسر صاحب کے  
جنور اہل علم حضرات پر احکام امت کے لئے ایک خوبصورت

تحقیق کا کتاب دو جلدوں میں بعنوان  
”پروفیسر طاہر القادری کا علمی و تحقیقی جائزہ“  
شائع کی ہے جس میں پروفیسر صاحب کا کھل علی و  
تحقیق کا سبب و مؤخذہ کیا گیا ہے اور ان کی حیالت و  
خیانت اور قرآن و حدیث میں سے وہ بے تحریفات کی  
تفصیلی کے ساتھ پوری مہارت شائع کر کے علی و  
واقفانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ بزم خویش منکر  
استقام و معسر قرآن عربی نہ بان و عربی ٹرانسکرپشن  
جس قدر جاہل ہے اسی قدر قرآن و حدیث میں  
تحریف و خیانت کا ہر اور گمراہ ہے۔ کتاب  
بڑا نہ صرف تمام اہل علم بلکہ خود پروفیسر صاحب  
کے لئے ایک بہترین علمی و تحقیقی ذخیرہ اور  
دعوت منکر ہے۔

اللہ اعلم بحقیقہ ۱۹۔ مفتی صاحب نے پروفیسر صاحب

حضرت خواجہ حمید الدین صاحب جگہ نشین سیال ٹرین کے استاد محترم

# استاذ العلماء علامہ عطا محمد بن دیالوی کی تصدیق و توثیق

مہتمم مرکزی دارالعلوم

## علامہ محمد احمد رضوی

نے فرمایا ہے "مستند است کو میراث میں نصف ملتی ہے

اور نہ بت کے ساتھ ہی اسی طرح ہے جب نفعت میراث

پر اعتراض میں آئے تو نفعت میراث پر اعتراض کیوں کیا جاتا

ہے۔ اہل قادیان ہی ہے جو کتاب و سنت اور جموع

اُمت سے است ثابت ہے کہ عورت کی دینہ ہر کی دینہ

سے نصف ہے۔ اور سب صاحب فکر کے علماء اس

بات پر متفق ہیں۔ اور فیروز شاہ قادیانی نے تصانیف

میں کے مسئلہ میں اجماع امت سے یہ دلیل لگائی ہے کہ

کی ہے اس سے بھر علا نے اختلاف کیا ہے اور علماء

درست ہے۔ لیکن دو مسئلہ ہیں ان کا جوہر کے خلاف

جاننے پر میراث ملے یہ اعلان طلاق اسٹیک ہے کہ اگر

ن کی ان کی کھائی گئے۔ اور ہی بیتر مانع ہے کہ

کیا چاہتے ہیں۔ ویسے ہی مزید سیاست جو ہے۔

اسی میں لڑی ہو گئے ہے اور شہرہ گلی میں قضا کا میراث

اہل سیاست کے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

میراث

عبد اللطیف

پروگرام

انتخاب کن راہ حق ہے۔ عید کا عروت کی نصف دینہ

کے مسئلہ پر علماء کا علمی صاحب مرحوم اور دیگر ائمہ برج

اُمت کا مؤلف ہے اور (مولا) غریبہ تعین میں لکھا

جانتے ہیں بر لطیف آباد۔ میراث ہر

سہارا بعد از قادیان صاحب نے عورت کی پونہ

دینہ سے عورت اجماع صاحب اور اجماع امت کا ہی اللہ نہیں

کیا بلکہ اس بار کی تقریر کا کتاب ہے جو کہ

گزشتہ ہی نہیں بلکہ ایسے ہی کے ہیں کو فخر الحق ہے۔

بنا قادیان صاحب کو مشورہ کیا گیا ہے کہ اس کتاب سے توبہ

کیوں کیونکہ مسلم جس وقت مرتد ہوتا ہے اور قادیان

صاحب کے بعد اور بعد از ان میں لایم ہے کہ وہ اپنے

دین پر توبہ کی کو ہے۔ اور قادیان صاحب کی سلطنت سے بعد

میں نظریہ مولا عطا محمد چشتی بنیادی صمدی دیکھی تھی

بھگت سنی شریف بر الوہد تھی قادیان اور ملکی اعظم

اور (مولا) بنیاد میں قادیان قادیان دیکھی تھی

کیونکہ اللہ ہر "جانب علم و فکر اور ہر جہاں سے

دین کے بارے میں جو کہ لکھا ہے۔ میں صاحب اور شریفیت

کے ساتھ ہے قادیان قادیان قادیان ہے اور قادیان

بجلا رہا ہے۔ مولا بنیاد میں کو بنیاد ہے۔

انتخاب میراث شاہ قادیان بنی شریف کیونکہ میراث میں میراث

انتخاب میراث میراث میراث میراث میراث میراث میراث

صاحب قادیان قادیان قادیان قادیان قادیان قادیان

قادیان قادیان قادیان قادیان قادیان قادیان

قادیان قادیان قادیان قادیان قادیان قادیان

قادیان قادیان قادیان قادیان قادیان قادیان

قادیان قادیان قادیان قادیان قادیان قادیان

قادیان قادیان قادیان قادیان قادیان قادیان

قادیان قادیان قادیان قادیان قادیان قادیان

قادیان قادیان قادیان قادیان قادیان قادیان

قادیان قادیان قادیان قادیان قادیان قادیان

## مولانا حافظ محمد حنیف فیض آباد

پرو فیسر جامعہ اسلامیہ صاحب علم اصول فقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور علم اصول فقہ کے مسائل کی سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ اسی لئے اہل سنت کے سوا سارے مذاہب وائے علم اصول فقہ سے ناواقف ہیں۔ جس کی وجہ سے اختلاف کرتے ہیں۔ پرو فیسر صاحب کا عورت کی دیت مرد کی دیت کے برابر قرار دینے کا دعویٰ بھی باطل خطا ہے۔ کیونکہ فقہ اور حدیث سے مرفوعاً ثابت ہے۔ کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے۔

## مولانا محمد شفیع پرو فیسر جامعہ اسلامیہ نے اصول فقہ کی جو ذمہ داری

میں شریعت کی ہے وہ مسلک اہل سنت کے لئے نہیں قابل ہے اور پرو فیسر کے معقبات میں حضرت کا نہیں وقت کا احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ہر روز دیکھا اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت مجدد ملت کی کردار کشی کی گناواں کی بارش ہے۔ کہاں وہ مجدد ملت آقا بہ علوم ظاہر و باطن کہ جن کا ہر زبان و دہان نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کی سنت تازہ گردے جو زندہ فیض شیعہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرنے اور قریر فرمانے کے ساتھ ساتھ گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف برسر پیکار رہے اور کہاں مصیبت کے غم پر وہ حکام کے کام نہیں اور مراعات حاصل کرنے والے جو نسبت خاک و عالم پاک سے اعلیٰ نظر فرقی کر دینے والے ہیں

ملک پر ہر دھڑاں اور ہے آہوں کا دھڑاں اور

حقیقت تو یہ ہے کہ جس مادہ پر پرو فیسر کو تعلق ہے وہ اہل سنت اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کے سراسر منافی ہے۔ ایسا شخص علم اہل سنت اور تعلیمات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی روشنی میں اقتدار کے لائق نہیں۔ اہل سنت ایسے شخص کو نہ اپنی خانوں میں امامت پر مقرر کریں اور نہ ہی اس کی کاس کی روشنی میں نہ (فیض الرحمن)

## مولانا قاری غلام رسول صاحب ضلع آباد (ابن ولانا حافظ محمد حنیف صاحب)

پرو فیسر جامعہ اسلامیہ صاحب گونا گوں خطا کے حامل ہیں۔ پہلے چند سالوں سے تو محرم موصوف نے زمین و آسمان کے خلاف یہ دعویٰ بھی کیا کہ اس "اتحادی" فقہ میں تو جو قرآن مجید محرم موصوف کو غضب پہنچی وہ کسی احمد کو نہ مل سکتا تھا کہ کسی کو نہ ملے۔ آپ خدا قرآن میں کا نام نہ ملا وہ فرمائیے۔ پرو فیسر صاحب کا ایک خط جو انہوں نے حضرت علامہ مولانا محمد علی خان صاحب مرحوم کے جواب میں لکھا اس کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیے۔ آپ فرماتے ہیں "میری طرف غلط طور پر منسوب بعض اخبارات و رسائل کے بیانات کی بنا پر کئی اور لوگوں نے مختلف رسائل اور اخبارات میں جو کچھ لکھا ہے۔ میں نے نہ صرف یہ کہ ان کا جواب دیا جسی مناسب نہ لکھا بلکہ اس طرف توجہ کرنا بھی وقت کا ضیاع تصور کرتے ہوئے ان کے ساتھ قانوناً اسلحا کا طریقہ اپنا یا ہے۔"

جہاں لوگوں نے اس قانوناً اسلحا میں کون کون دھن

میں۔ خدا ان راہبوں پر (معاذ اللہ) بھی نظر ڈالتے جا بھٹے غزالی مولانا علامہ سید محمد سعید شاہ کاظم رحمۃ اللہ علیہ (مسلک قیام و دین) حضور عطا حق بنیادیوں بنظر مولانا تقدس علی خاں مقلد مقلد میں صاحب بھی مقلد عبد القیوم صاحب بزاز مقلد مولانا محمد الیاس صاحب قادری، مقلد سلام مولانا حافظ محمد اسحاق صاحب قادری، مقلد خادم سرور صاحب قادری (مقلدوں نے مسئلہ دین و دیر میں پر وفیر صاحب کے خلاف فتویٰ شرعی صادر فرمایا ہے) غالباً پاکستان میں اہل سنت و جماعت کے جتنے بھی علماء ہیں وہ تقریباً انہی خاندانوں کی شخصیات کے شاگرد ہیں۔ اس لئے ہم نے انہی کے اصنام گرائی گئے ہیں۔ جبکہ جانشین اعظم حضرت حضرت مقلد اعظم رضا خاں صاحب بریلوی مقلد جس چیز کے تابعدار عمر کی شان میں فتویٰ لکھ چکے ہیں۔ ظاہر ہے کہ وہ جہلاً اس پیارے خطاب سے لکھ سکتے ہیں۔

مولانا زاہد علی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک بکری مکان کی چھت پر کھڑی تھی نیچے سے خبر بردار وہ بکری شریک گالیاں بکتے لگی۔ خیر نے اور بھیت کی طرف دیکھ کر کہا تو نہ چھت سے نیچے اگر گالیاں دو تو بھر دو بکریوں۔ محترم پر وفیر صاحب فدا سرکاری اور "اتفاقی" چھت سے نیچے، اگر ڈاکٹر سرور احمد کی سیل پر کھڑے ہو کر دیکھیں۔

### مسوالات برائے

(۱) آپ فرقہ پرستی کے خلاف ہیں۔ آپ نے لندن میں فرمایا • دیوبندیت، بریلویت کی لعنت یہاں پرچا گئی ہے • نیز بریلویت، دیوبندیت اہل عقیدت

شخصیت ایسے تمام عنوانات سے وحشت ہوتے لگتی ہے • دیگر کسی فرقہ واریت پر لعنت نہ لگتا ہوں • مولانا پیدا ہوتا ہے کہ کیا آپ کسی نئے فرقے کی بنیاد ڈال رہے ہیں۔ کیونکہ کسی فرقہ میں نہ ہونا خود ایک فرقہ ہے۔

(۲) کیا حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ اہل سنت و جماعت نہ تھے کیا غوث اعظم رضی اللہ عنہ اپنے مقلد ہونے پر فخر نہیں فرماتے تھے؟ کیا حضرت پرستیدنا طاہر علاؤ الدین گیلانی اہل سنت و جماعت نہیں؟ جبکہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی شیعوں کے نیز یہ کہ اسماعیلیں، بوہرہ اور قادیانی بھی خود کو اسلامی فرقے ہی میں تصور کرتے ہیں۔

(۳) جناب پر وفیر صاحب کیا آپ تقلید کے قائل ہیں؟ اگر مقلد ہیں تو آخر اربعہ میں سے کس کے مقلد ہیں؟ نیز اگر مقلد ہیں تو اجتہاد کا دعویٰ کیا؟ اگر مقلد نہیں تو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور پرستید صاحب قبلہ مقلد ہیں لہذا ایک پرستید مقلد کی ایک مقلد سے بیعت کا کیا معنی؟

(۴) حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تو دوست اعظم مقلد تھی بہت فقہا آتے علم کے یا وجود انہوں نے اجتہاد کیوں نہ فرمایا جبکہ بعیرت و وحدت کے مخزن تھے کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ کا علم غوث اعظم کے علم سے زیادہ ہے؟

(۵) آپ تو ہیں درمحل علی اللہ علیہ وسلم کفر سمجھتے ہیں تو سوال یہ ہے کہ علامت غوث فاضل بریلوی مقلد علیہ نے جن عبادات کو کفر قرار دیا ہے آپ ان کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟

(ماہنامہ انیس اہست فیصل آباد، ستمبر ۱۹۸۸ء)



**آزاد کشمیر :-** کتاب "غطرہ کی گھنٹی" میں بعض گفتگوات اور بات اور پردھیر طاہر القادری کی فکری آزادی کے بارے میں رد و جواب کی انتہائی دلکش بحث۔ اس سے مسلم خدات کی بڑی توقعات وابستہ تھیں مگر بعض اجماعی مسائل سے انحراف اور اسلاف کو ایسی روایات سے انحراف معلوم کر کے ساری امیدیں پیر پانی پھر گیا۔ احمقینے جناب پردھیر صاحب کو بھی خط لکھا ہوا ہے، جس کا ہنوز جواب نہیں ملا (صحیح جواب ملے گا بھی نہیں) (روزنامہ متحدہ پریس مصلحتی مقالہ عنہ مہتمم دارالعلوم متحدہ نظامیہ میرپور)۔

**کھر کا شریف :-** دہ بندہ پہلے کہ پردھیر صاحب فقہ کیٹ شدہ تقاریر سماعت کیا کرتا تھا کہ وہ پردھیر صاحب کا بڑا معتقد تھا۔ لیکن جس وقت مجھے دیت کے مسئلہ کی خبر پہنچی کہ پردھیر نے اجماعی مواہد خلفاء و ائمہ اور اہل فطانت کی قرآن کی وجہ سے جو بحث و الفت میرے دل میں تھی وہ اس طرح نکل گئی کہ جس طرح علمی و فنی و دینی سے نکالا جاتا ہے۔ یہ نہ کہ جو شخص اجماعی مواہد و ائمہ و ارجح کی فطانت کرے وہ گمراہ اور بدعش ہے۔ علماء اربعین جب میں نے پردھیر کی یہ بات سنی کہ میری عقل میں تمام لوگ آگئے ہیں اجماعیت و شیعہ و فروع و وہ یہ ان کی دعوئوں میں جاسکتا ہوں تو اس سے جس دل سے مستعز ہو گیا۔ اس نے کہ وہ تعالیٰ اور اس کے حبیب و وہاں کے طبیب۔ غیر مذہب کی مجلس میں جلتے سے عزت و فطانت فرمائی ہے۔ جو قرآن اور احادیث

وغیرہ میں واضح ہے۔ (دعا جزوہ سید علی صاحبہ اللہ تعالیٰ کھر کا شریف عقلی کلمات)۔  
**مولانا محمد السار نیازی :-** ۱۰۔ جمعیت علماء پاکستان کی ایک اجلاس کے دوران • اجماعی حیثیت کے بارے میں پردھیر طاہر القادری کے خیالات و افکار پر گفتگو ہوا۔ ارکان نے اس تاثر کا اظہار کیا کہ پردھیر طاہر القادری کے خیالات و افکار ارکان کے بقول مسلک اہل حق سے مطابقت نہیں رکھتے۔ مولانا عبدالستار علی نقوی نے کہا کہ "پردھیر طاہر القادری کی کتاب میں دیکھنے کے بعد ان کے خیالات سے" اخذ ہو گئے ہیں لہذا وہ آئندہ اور نہ متعلق العقول کے شیخ پر قطعاً نہیں جائیں گے۔ جمعیت کے اس اجلاس میں مولانا افتخار اللہ مولانا عبدالستار علی نقوی نیازی اور مولانا بکات احمد بھائی خصوصی تھے • (جنگ لاہور ۲۲ ستمبر ۱۹۹۰ء)۔  
**اجماع :-** طاہر القادری و دیگر دھنکریں اجماع کے نظریہ کے رد میں لکھا ہے کہ "مواہد کلام تابعین تھے تابعین اور تواب و علماء اہل سنت کی اتباع۔ تو اصل منہاج فطانت ہے • برہنہ میں اجماعی اہل سنت اور تواب و اہل سنت کے اجماعی فیصلے کی فروع و طاعت • اتحاد میں المسلمین کا یہ مطلب نہیں کہ اجماع یا فروع کی گرفت کو ایسے چمید کر دیا جائے بلکہ کوشش یہی ہے چاہئے کہ اجماع کے اجماع کی روشنی میں ائمہ کے اجماع کو جہاں تک قسم کیا جائے • قرآن پاک سورۃ نساء آیت ۵۹ میں شیخین و تابعین سے انحراف کو دین میں انحراف و انتشار کا نام دیا گیا ہے اور اہل ایمان کی کثرت رائے کے فیصلے کو محفوظ سمجھا گیا ہے"۔  
**(مفتاح اتحاد میں المسلمین جلد ۱ ص ۷۴)**

# تقدس ضویت حضرت مولانا مفتی تقدس علی خاں صاحب بریلوی

جسے رہے میں اور دوسری جگہ ان کو علی التخصیص مسلمان بھی تصور کر رہے ہیں۔

آپ قیاد و ضافت کریں کہ آپ کے نزدیک کون لوگ گستاخ و گمراہ ہیں اور ان مکاتبات فکر کی جس نشان دہی کریں جو آپ کے نزدیک علی التخصیص مسلمان ہیں اور کیا صدر جو دہلی علیا میں گستاخی کر رہے ہیں مولوی یا سائیل دہلوی نے تقویت لافان

**عبارات** - میں لکھا کہ قیاد بر قوم کا چہرہ

اور کاٹنی کا زمیندار، سو ان معنوں کو بہر نظر لینی امت کا سرکار ہے یعنی انسان آپس میں سب جملے ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی یا بڑا گھسا کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کے خلق کے اکے

چھارے بھی زیادہ ذلیل ہے مولوی یا قاسم نانوتوی کا تہذیب برائتاس میں لکھتے ہیں اگر با عرض ہونا

نبوی میں کوئی غی پیدا ہو تو پھر بھی حقیقت بختری میں کچھ فرق نہ کرتے لکھا ہے چاہے کہ آپ کے معاصر کسی اور ترین یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی نمود کیا

جائے "مولوی فہرل احمد نے بڑا میں لکھا ہے کہ "الحاصل غور کرنا چاہیے کہ عیدان و ملک موت کا حال دیکھ کر علم حید زمین کا فخر عالم کو خلاف غرض قلعہ کے بلا دلیل کھنچ قیاس فاسد سے اجتناب

کرنا شرک نہیں تو کون سا ایوان کا قصد ہے؟" مردی اشرف علی نے غلط الا بیانی میں لکھا کہ اگر بعض علوم غیبیہ سزا دیں تو اس میں حضور ہی کی

اخص پر غیر صاحب سے اپنے اہل خط میں جواب ملی کی سختی اور پر غیر صاحب نے اس کا مفصل جواب "خانہ کر کے اپنی صفائی پیش کرنے کی کوشش کی حتیٰ ملکہ حضرت مفتی صاحب نے اپنے استغاث سے کچھ عہد قبل پر غیر صاحب کے جواب کو سزا کر کے ہوئے اس پر وہ ام ایوان کا اختیار کیا اور پر غیر صاحب کا جواب جواب لکھ کر پر غیر صاحب کو جواب کر کے دینا سے وضاحت ہوئے آپ کا وہ تائیدی جواب اب جواب "دواج ذیل ہے۔

پر غیر صاحب پر افتادہ صاحب اسلام علیکم! آپ کا انجیلی خط مجھے ایسے وقت ملا جب میں حرمین طیبین اور بغداد شریف کی نامتوی کے لئے پیرا بابت اعتقاد میں سے تقرر تھا ایک ماہ بعد واپس آیا تو آپ کے جواب کی روشنی میں دوبارہ خط لکھنا مناسب سمجھا کیونکہ آپ کے اس جواب سے تو متناقض کے خدشات اور پختہ ہو رہے ہیں جہاں تک تنقید کی بات ہے اس میں حقیقت ہو تو اسے مان لینا چاہیے یہ وسیع الخرقی اور پختہ عمل کی علامت ہے عرف اپنی ہی بات پر اڑ جانے سے قورقوں کے جنم پاتا ہے۔

دوسری نیکی: آپ کی ذہانت اور مہارت کی بڑی خوشی جوئی اگر اکابرین امت سے آپ کے قیادت سے منکر تھے اس خط میں آپ ایک مقام پر دستاویز رہنمائی کے متعلق کلمہ استدلال کا فتویٰ

کی تفصیل ہے ایسا علم غیب کو نزدیک و دور بلکہ ہر مہر و جنوں بلکہ ہر حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔

مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی مرتبہ کتاب ”دھرم و مانتھن“ میں لکھا ہے کہ ناز میں پیر و ماس کے مانند اور بزرگوں کی طرف خیال سے جانا اگرچہ جناب رسالت مآب ہوں کتبہ ہی درجوں اپنے پہلی اور گہرے کے قصور میں ڈوب جاتے سے بدتر ہے۔

ترجمہ فارسی: اس طرح قرآن پاک کو نامکمل کہنا جبرائیل امین کو غلطی کا مرتکب بنانا۔ غلطی ازل کی غفلت کو غلط تصور کرنا صحابہ کرام خصوصاً شیعیین پر سب و شتم کرنا گناہی ہے کہ نہیں؟ آپ جس اختلاف کو فراموشی اور محوی اگر رہے ہیں خدا اس کی نوعیت اور نتیجہ کو دیکھیں جو ثابت گذرے اور خدا تک پہنچائے وہ محوی نہیں ہو سکتی۔ آپ نے غلطی نہیں کیا کہنے والی عبارت کو اس کتاب سے نکالنے کا وعدہ کیا اور ہم بھی یہ ہی چاہتے ہیں مگر رسالہ ”سورہ شیعہ“ کے غیر فراموشیوں پر آپ نے کیا قدم اٹھایا اور ان کے متعلق کو کسی قانونی چارہ جوئی کی صرف مرکز پر رسالہ فروخت نہ کرنے سے

کیا فرق پڑتا ہے۔ اخبارات اور رسائل میں آپ کے انٹرویوز اور تقاریر اگر کبھی غلط رنگ سے چھپ جائیں تو قدری طور اس کے متعلق تردید یا بیان دیا کریں اسی طرح نامکمل عنوان اور محام و خام کی غلط فہمی خود بخود ختم ہو جائے گی۔

فرق واریت :- آپ نے لکھا ہے کہ آپ کا کسی فرقہ سے تعلق نہیں یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔

بڑے فرقہ سے تو انہی جمل شانہ آپ کو پہلے کیا اچھے فرقے سے بھی آپ کو نفرت ہے؟ واضح ہو کہ امت میں فرقہ بندی موجود ہے۔ مثلاً اگر کسی سے کہیں: ”تفسیر علی ثلاثہ و سبعین صلوٰۃ“ ”کتاب فی الناس الاملۃ واحدۃ“ کسی موجود کا انکار کرنا ایسا ہی ہے جیسا دن کے وقت سورج کا انکار کرنا اور جس فرقہ بندی سے امت کی تباہی اور بعض فرقوں کی تکلیف تک نوبت آئی ہے ساری دنیا میں اور ہمارے پاکستان اور ہندوستان میں

مختلف فرقہ بندی ہے لیکن بعض باتیں ایسی بھی ہوئی ہیں جن میں اختلاف کا ہونا نہ انسانی امت کا سبب بننا اس کی وجہ سے فساد ہٹا اور فرہی مسلمان اس کو فرقہ بندی شمار کرتے ہیں اور یہ

اختلاف، اختلاف امتی و عقیدہ کا مظہر ہے آپ نے بھی اپنی کتاب میں ایسی فرقہ بندی کو حق تسلیم کر دیا ہے اور یہ وجہ نہیں ہے کہ ایسے اختلافات کی وجہ سے زیادہ تعلق کرنے کا پتہ نہ پیدا ہوتا ہے۔ کچھ کہ

اس کی مثالی شریعت میں حقیقت و شافعییت، اہلیت اور جاہلیت ہے اور طریقت میں تادیب و چشمت نقد و بدعت اور مہر و بدعت ہے یہ دونوں اختلافات

کہلاتے ہیں ان کی وجہ سے نہ کس فساد ہوتا ہے نہ کوئی ایک دوسرے کو گمراہ کہتا ہے اور نہ ہی اس کے متعلق کسی مسلمان کے ذہن میں فرقہ بندی کا تصور ہے۔

اصل فرقہ بندی :- عقائد میں اختلاف اور اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام و ائمہ و اشراف

اور انہم غیور بندوں کی تواریخ و تفصیل کی وجہ سے پیدا ہوئی اور اس نے مسلمانوں کی جمیعت کو متفقہ کر دیا۔ ان میں سے ایک فرقہ شیعہ ہے جو کلام اللہ کو محفوظ و مکمل نہیں مانتا جبرائیل این و غفلت کا مرتکب قرار دیتے ہیں کہ اس نے وحی پہنچانے میں غلطی کی تھی۔ خلیفہ اشکارہ فاضل طور پر شیعیوں کو سب و شتم کرنا اور ان پر برہنہ کرنا اپنا شعار بنایا ہوا ہے۔ مزید ان کے عقائد کی تفصیل ان کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

**فرقہ ولایتیہ :-** یہی اہل سنن اور مسلمانوں کی جمیعت کو تباہ کرنے والا دوسرا فرقہ ولایتیہ ہے جو کہ بعد میں ولایتیہ کے نام سے مشہور ہوا جس کی ابتدا علامہ پہلے سے دی گئی اور اس کے پیدا ہونے کی جگہ بھی بیان فرمادی تھی؟ حقائق ان کے خلاف والافتی و بعداً بطبع قرون اشعرون " چنانچہ اس زمانہ کے مطابق ابی عبد الوہاب نجد میں پیدا ہوا اس نے ایک نیا مذہب ایجاد کیا جس کی بنیاد تو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو کافر و مشرک کہنے پر رکھی۔ اس نے جو کتاب بنام کتاب التوحید لکھی تھی اس میں کافر و مشرک کی امتیجہ راہ ہے کہ آج دنیا میں شاید ہی کوئی مسلمان ان کے اس فکر و فکر سے بچا ہو ان کے متعلق کتابوں کی رشید نہیں لکھا۔

ابو عبد الوہاب کے معتقدوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد مذکور تھے؟ ہندوستان میں وہابیوں کے علم مال مولوی اسماعیل دہلوی جی کو لکھتے اور ان کی کتاب التوحید و ولایتیہ لکھے۔ اکثر جہد بعینہ اس کا ترجمہ کر کے اور اپنی

طرف سے فائدے چڑھا کر ایک کتاب لکھی جس کا نام "تقریر الایمان" رکھا۔ اسے ولایتی اپنے عقائد کی اساس قرار دیتے ہیں۔ کتابوں کی رشید نہیں لکھی۔ تقریر الایمان " نہایت عمدہ کتاب ہے، مولوی مودودی نے اپنی کتاب "تہذیب و اصلاح دین" میں مولوی اسماعیل کو تہذیب ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ تقریر الایمان " اور اس کے مصنف کی تہذیب و توحید کرنے والے سب اسی فرقے کے تائید ہیں غیر مقلد ولایتی اور مودودی اس ولایتیہ کی مختلف شاخیں ہیں انہوں نے ولایتیہ کے بنام ہونے کی وجہ سے اپنے نام بدل رکھے ہیں مگر عقیدہ وہابی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

اسے کہتے ہیں :- فرقہ ہندی اور اسی فرقہ ہندی ہے جس نے امت مسلمہ کو گمراہیوں میں تقسیم کر دیا اور ان کا اتحاد بارہ بارہ کر دیا۔ اسی فرقہ ہندی کو ہر مسلمان فرقہ ہندی کہتا ہے اور قابل مذمت قرار دیتا ہے۔ آپ اپنی کتاب "فرقہ پرستی کا فائدہ" لکھ کر ممکن ہے۔ میں فرقہ ہندی کا تذکرہ کر رہا ہوں کہ ہیں۔ ہندو فرقہ پرستی کی تشنگانوں میں جھٹکتے ہوئے نا عاقبت اندیش مسلمان کے لئے زوال بخوار کی تاریخ جبرتناک نظر پیش کر رہی ہے۔ اسی سفر پر ہے وزیر اعظم کی سیاست شیعہ مسلک کے گرد گھومتی تھی جبکہ ظیفہ کا بیٹا ابو بکر عثمانی عقائد کا نقیب تھا۔ دونوں فرقے باہم دست گیر بیان تھے۔

● سفر، تم پھر جو تباہی چوگی اس میں نہ کوئی بریلوی تک کے کا نہ ولایتی نہ کوئی اچھڑیٹ اور نہ کوئی شیعہ۔





کی شخصیت کو چھوڑ کر پاکستان کے اندر اس جیسا استقلال  
استیلا کا احتجاج نہیں دیکھی۔ جتنا خدا نے ہی دیا رکھو  
کو حفظ فرمایا تھا۔ بلا تفریق، بلا جھٹ پھری (۱۹۹۱ء)

جواب اس عبارت کے ذریعہ علامہ قادری نے استاذ  
العلوم حضرت علامہ مولانا محمد سرور امروہا صاحب **مستی کا حکم**  
مولانا علامہ ابوبکر اسحاق شاہ صاحب **مستی کا حکم** پاکستان میں  
اسلام کی نشانی میں جہاں سنت گنت غوک ہے۔ ان کی  
جھوٹ جی بوسے ہیں۔ کیونکہ اسی پروردگار کی علم فیصل  
کے حصے کی کڑی نگرانی میں مرجوم (دارالامہ علامہ قادری)  
بائیں کا علم دکھائی دیتے تھے اسی پروردگار کی فیصل کے سزا  
سے لینے باپ کے ہم کو بڑا ناست بڑا جھوٹ ہے۔

جس پر جامعہ دہلی کے دو مہد سین گواہ ہیں۔ جن سے  
ڈاکٹر فزیر الدین مرجوم استفادہ کیا کرتے غریب جہات  
کے اعراب معلوم کرتے اور فقیہ عزیمات دیتے کیا  
کرتے تھے۔ ان میں یہ فقیہ بھی شامل ہے اور مولانا  
مستی محمد امین صاحب بھی اور حضرت مولانا محمد عبدالقادر شیبہ  
(رحمۃ اللہ علیہ) دہلی بھی۔ ڈاکٹر فزیر الدین جب جہان سے  
پاس مسائل کی تحقیق کے لئے آئے تو ہمیں بہت غرضی ہوا  
تو ایک ملازمی مشاوری مسائل کی شہرہ کر رہا ہے۔ سچیت  
پر مال باپ کی اطاعت میں لازم ہے اور تعزیرات و تعزیت  
ہیں۔ لیکن تعزیرات و تعزیت میں غلط جاتی اور ہنگاموں کی  
تو ہمیں درست نہیں۔ **مستی کا حکم** پاکستان **مستی کا حکم**  
پاکستان اور عراقی رہاں **مستی کا حکم** اسرار میں ان کے ہزاروں لغو  
پاک ہند میں لینے موجود تھے اور موجود ہیں جن کے حصے  
ڈاکٹر صاحب۔ موجود صرف حلقی کتب کی حیثیت رکھتے تھے  
مولانا محمد عبدالقادر صاحب **مستی کا حکم** مولانا مفتوح محمد  
علامہ صاحب لاہور والے، مولانا الحاج ابوالکلام اور مولانا صاحب

مگر جہاں انہیں انہیں ذکر اللہ و حضرات کے شاکر ہیں  
مگر ہمارے اندر ان کی گنج اپنے والد مرجوم کے ان کی گروہ کو  
میں نہیں پہنچ سکتے۔ **واقعہ** ایک بدلی اور فی کڑ  
فریادیں مرجوم ہمارے قریبی تھے مولانا مہار میں حاضر رہے  
لے گئے تھے بلکہ ان کی انگریز صاحب اداک جو انات پر ان  
علم کو ہانک رہے ہیں۔ میں نے صاحب شیبہ **اللہ و فیصل**  
**اللہ و فیصل** حدیث پڑھ کر ڈاکٹر صاحب کے یہ بات  
نہایت کیا اور ثابت کیا کہ کتاب دولت میں اور ایک ہوا  
پر علم کو احاطہ موجود ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے میری تقریر سنی  
مگر غصے لگ گئے کہ میرے والدہ دہے ہیں بعض حضرات نے  
گشت کر رہے پر اصرار کیا تو بھاگتے ہیں و فیصل کہ کڑی  
بدلی تعزیرات ہے گئے۔

**داڑھی سے گریز** ایک بار ان سے عرض کی گئی کہ  
آپ دوسروں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ **ملا** آپ صحت داڑھی  
جس رکھتے۔ تو ہاں میں میں داڑھی رکھوں تو مولانا  
بازو ان کا پیر داڑھی کو سے متعلق دوسری گئے۔ ان  
مخیال تھا کہ لوگ ان کے پاس دعاؤں لینے اس لئے آتے  
ہیں۔ کہ وہ داڑھی نہ دے جس اگر داڑھی رکھیں گے۔  
تو لوگ دعاؤں لینے چھوڑ دیں گے۔ **دعا** انہی لوگوں کو یہ  
خیال بالکل غلط ہے۔ اور یہ جواب عدد دو پر پڑے  
اس میں دھوکہ کے معنی یہ ہے جو مولانا عبدالقادر نے اپنے  
آپ کے علم اور روحی نسبت کی بات کی ہے۔ اگر انہیں  
سید عالمیہ نامہ ہر حصے پر پڑے نسبت حاصل ہوا اور فرائض  
حدیث و فقہ و تعزیرات کی تفسیر بھی کی ہوتی تو ایسا ہی ہوتا  
جواب لینے سے شہرہ کرتے اور بات گفتگو میں باقی  
تعلیم کہ احترام کر کے صاحب ہوتے اور مال مال کا  
تعلیم کرتے۔ جیسا کہ کسی نے کہا ہے۔

اگرچہ رنج منہ الخ میں ہے صفائی رخ  
مگر بال بال ہوتا ہے

جو جہازوں عمارت کا صاحب ہے علی تجھ میں بڑے  
یہ الفاظ ہر القادی کی کہ جھوٹ چاروں جھوٹوں کے  
پر برہنہ۔ ۳۰ سہرا جھوٹ قہر القادی نے کہ  
سے تو ایک بڑے ام مکتے پر قہر القادی شاد صاحب کہہ  
قہر القادی کے ایسے علمی اختلاف تھا۔ اس مسئلہ پر قہر  
القادی شاد صاحب اور والد صاحب قہر کے درمیان  
دو اور صفائی سمجھنے لگے ہوئے۔ قہر والد صاحب نے  
اپنے موقت کے حق میں بیسیوں کتابوں کے حوالہ دیا  
جستہ اور مقامات القادی شاد صاحب کے سامنے دیکھا۔  
اس پر جھوٹ کی۔ والد صاحب جو حوالہ جہاد پیش کرتے  
قہر القادی شاد صاحب فرماتے میری فکر سے غیر کہ  
تو اس پر جہاد میں میرے انعم پاکستان وہ صفائی  
انعم پاکستان سے اپنے۔ یہ کہ جو حوالہ کی گستاخی  
تو تھی۔ اور اس جہاد میں خزانہ زبان علیہ الرحمہ سے  
بڑھ کر اس کی بھی گستاخی کر ڈالی۔ یہاں سے جس حکمرانے  
دل کو ہزاروں کے بغض اور بے دروغی کی حبس سے دل  
کر دیا ہو وہ کسی کو صاف نہیں کرنا۔ قہر القادی شاد صاحب  
علیہ الرحمہ جیسے بزرگ علم دانش سے کسی مسئلہ میں اختلاف  
کر کے اس کے صبر و اکر فرید الدین جیسے آدمی اور  
اڑھائی لکھنے والے صرف جھوٹ ہو ممکن نہیں۔ اس سے کہتے  
کہ قہر القادی شاد صاحب کی پستی ہے۔

۱۔ ایس خیال است و اول است و جہاں  
کیا عام القادی میں بہت سے کہ ان بیسیوں کتابوں کے  
نام بتانے جو ظاہر القادی صاحب کی نفرت سے نہیں کر رہی  
تھیں اور اگر ایسی کتب کے نام نہ بتائیں اور جہاں نہ بنا

کیس جسے تو انہیں پابندی کے اس جھوٹ سے جو میری  
جھوٹوں کے ہوتے۔ علی القادی تو کہیں اور آئندہ  
جھوٹ میں اس کا لنگھو سے احتراز کریں اور صحیح ہونے  
کو عزم باہر کریں۔ تبسرا جھوٹ علی القادی نے  
کہا ہے کہ والد صاحب کو سندی الدین، حضرت باہر  
عیب الرحمن کی بیداری میں زبردت ہوئی۔ • دمشق میں انہیں  
ایک ہلالی نے السلام علیکم رحمت اللہ دہکا تو یا دکنڈر کہہ  
کر پھرا پھر اس اہل کلمہ نے عیدین تزار کے کہے دروہ  
زابت ہوئی۔ • سیدنا حضرت علی شیر لہو کی روح  
مہر کہ ایک نور میں کہ چلی۔ انہوں نے بیداری کے عالم  
میں والد صاحب کو اپنی زبردت کرائی اور پھر کہہ دینا  
پاک بنایا۔ • لکھے جہاں میاں صالح لکھنے فرمیں۔  
"تم تمہارے والد کو بڑے بڑے دیار کی کس میں  
دیکھتے ہیں۔" • ان کی بکریوں میں حاضر ہوتے ہیں۔  
• ایسی اقلات میں سے کہ پھر میں شہد رمضان  
حضرت علیہ السلام تشریف لے گئے۔ اور فرمایا حضرت زید  
اشرف آج میلہ القادی ہے۔ آج ہر جگہ پچاس منٹ  
پر وہ ہر گ گھڑی ہے گلو قومی قادیان جہاں شہد  
جہاں اب۔ یہ سب باتیں فی انعم علیہ ہیں۔ لیکن  
ڈاکٹر فرید الدین مرحوم کے ساتھ اگر اس میں سے کوئی  
ایک دائرہ پیش آیا تو ان کو دل فی القادی جہاں شہد  
اور وہ شہد جہاں شہد علیہ الرحمہ علیہ السلام کے مطابق  
دارم کے کہنے کا عزم باہر فرمایا۔ اور مال باہر  
مکہ شہد رسول اللہ کے کتل کوئے کو جو جہاں شہد  
لکھے۔ اس پر اتنے نام ہوتے کہ ان کے پتے نہ ہو سکتے  
تھے۔ یہ جاتے اور نام و انہیں درود کرنا لگا کہ  
صفائی پانچتے سنا ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کے اچھے



نہ اسے میں وارڈی کہہ لی تھی گزشتہ کے مطابق  
 یہ گفت و گو ہو سکتی کہ وہ وقت ہو گئے سنا ڈیٹا واپس چلا  
 چوٹیا جھوٹ "خبری عداوت سے ترشح عداوت  
 وغیرہ ممالی پرواز صاحب سے مناظر یہ کہنے پر  
 روز بادشاہ بھری مجلس میں ادا کیا کرتا۔ اسے عداوت  
 تم چار گئے عداوت و ترشح و بالہیں تم میرے گئے (تو روئے)  
 جو اسباب - بہنوں واری مذہب سراسر چھوٹا ہے وہی  
 نے اس سے جب کبھی کسی حق عام نے مناظر کیا۔ تو  
 بچیوں نے شک سے کہا کسی اس لئے دنیا علم و اکثر  
 فراموشی کو اسے تھامنے نے یہ اتنا اسے علم و فائز  
 کو شکست تو لے سکتا ہے۔ مگر عام ہندو کی گزری ہوئی  
 کہا فی اسدی کی ساری جھوٹی ہے کیونکہ اگر بادشاہ نے سر  
 روز دہریوں کی شک سے مدد ملی کہ ہوتا تو اسے ساری سنا  
 و دہریہ کے تھامنے کے ہاتھ سے پاک ہو گئی ہوتا اور سر  
 گھر آ کر توبہ نصرت سے بھر پور تھا۔ مگر ایسے ہونا  
 نہیں۔ بلکہ وہ لوگ واپسیت میں پھلے سے نہ یہ کہتے ہو  
 کہ ہم جلی کروڑ یا دیال واپسیت واپسیت کی تیرنی  
 کے لئے پاک و ہند میں خوش کر رہے ہیں۔ اور بادشاہ  
 رسالت تک ملے اسے علم کے گستاخان کا تصور دلی  
 ہری برآمد رہے ہیں۔ اور قیامت کے آثار نمایاں طور پر  
 دکھائی دے رہے ہیں۔ گزشتہ کو بھی ہوں گے۔ خلیفہ  
 کا فوج ہائی تھے۔ غم کو بھی ہرگز۔ جس کو کافر باجائے۔  
**مشفق فتویٰ** امام اعلیٰ کا اہمیت اس کی توفیق  
 تشریف کے بچی تشریف مشفق  
 فتویٰ دیا دیتا ہے کہ ۔ یہ شخص اگر ایسے کسی تھا تو یہ  
 کسی نہیں رہا۔ اگر پہلے تو یہی تھا تو اب قادی نہیں  
 رہا۔ اگر پہلے علما۔ حق اہلسنت و جماعت کا

غائب تھا تو اب غائب نہیں رہا۔ حق میں چکا ہے۔  
 اس کی اقتدار میں لازمی ترشح متی ہے۔ اس کے  
 منہاج اعراسی میں بچوں کو تعلیم دینا محض ہمارے ہے۔  
 اس کی تقریر و خط و کتابت نہیں ہے۔  
 کیونکہ شکستہ ہوتے کہنے صرف ہندو و ہرج  
 کی ہی میں شریک ہوتا اور اعراسی وہی ترشح و بالہیں  
 بکھڑا کافی نہیں۔ بلکہ عام ہندو کا اتنا بھی ضروری ہے  
 اور گئے ہیں ہمارے رسالت و گستاخان ہمارے تھا۔  
 گستاخان ہمارے۔ اہلسنت سے شکستہ جزو ہونا بھی ہوگا  
 ہے۔ سب سے تا عداوت اہلسنت و ہندو ترشح و بالہیں  
 - اسے رسول (علی علیہ السلام) کے دشمنوں کے دشمنوں  
 سے دوستی رکھو۔ اسی کے دشمنوں سے دشمنی کی کیونکہ  
 اس کے بغیر اسے حق کی دوستی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس  
 کے بغیر کوئی آدمی توحید یا حق نہیں پا سکتا۔ اگرچہ وہی  
 کی توفیق کہتا ہوں اور روز سے حق اہلسنت و جماعت  
 ظاہر نہ ہو کہ جو کہ ہم نے دشمنوں سے توفیق و ہندو  
 سے شکی رسالت و شک واپسیت کے دشمنوں اور باغیوں  
 سے محبت کرتا ہے۔ انہیں اپنی جماعت میں شامل کرنا ہے  
 شیعہوں، سنہیوں میں فرقہ بندی کرنا۔ اس لئے یہ اس کی  
 دہشتی سے گرام ہے۔ اور لائق ایمانی سے بھی نا آشنا  
 مذہب اہلسنت و جماعت سے خارج ہے اور دشمن  
 کا حق ہے؟ (مولانا غفر) ابراہیم کی اہلسنت و جماعت  
 امامی و مائیدی ہادی مرکزی ہمارے دشمن و مفسد اسلام نہیں ہوں۔  
 قصہ حق و حلالین۔ (شیخ الحدیث) غلام رسول و حق  
 دشمنی کو کہہ دے۔ جو حسیب الرحمن۔ ابو صالح عمر  
 و امہ لکھی۔ عمر غلام الدین۔ عمر سید نقشبندی۔ سیدی خواجہ  
 مدد سے مرکزی و اسلام اہلسنت و جماعت و ہندو نہیں ہوں

# شرح مشکوٰۃ مفسر قرآن مفتی احمد یار خاں اہمیت اجماع

تحت فرمایا: "مسلمانوں کا اجماع پر حق ہے جس پر سارے علماء و اولیاء و متفق ہو جائیں۔ وہ آپ ہی لازم اصل ہے۔ جیسے قرآن کی آیت۔ اس حدیث کی تائید اس آیت سے ہے۔

بیشع جبوا تفسیر لکھو میں... اجماع اہل سنت پر نہایت بڑا ہے۔

● حدیث "جبوا تفسیر لکھو میں" کے تحت فرمایا: "ہر حدیث اجماع پر ہے۔

● حدیث "جبوا تفسیر لکھو میں" کے تحت فرمایا: "ہر حدیث اجماع پر ہے۔

● حدیث "جبوا تفسیر لکھو میں" کے تحت فرمایا: "ہر حدیث اجماع پر ہے۔

● حدیث "جبوا تفسیر لکھو میں" کے تحت فرمایا: "ہر حدیث اجماع پر ہے۔

● حدیث "جبوا تفسیر لکھو میں" کے تحت فرمایا: "ہر حدیث اجماع پر ہے۔

● حدیث "جبوا تفسیر لکھو میں" کے تحت فرمایا: "ہر حدیث اجماع پر ہے۔

● حدیث "جبوا تفسیر لکھو میں" کے تحت فرمایا: "ہر حدیث اجماع پر ہے۔

ان مسلمانوں پر جو ہر حدیث پر اجماع ہے جس آیت کے تحت اجماع اہل سنت بیان کی ہے اسی آیت کے تحت مفسر قرآن علامہ مفتی احمد یار خاں نے لکھا ہے کہ

● اجماع اہل سنت پر دلیل قطعی ہے۔۔۔ رب تعالیٰ نے مخالفین کو اور مخالفت (اجماع) کو ہی کی مزا

● اجماع اہل سنت پر دلیل قطعی ہے۔۔۔ رب تعالیٰ نے مخالفین کو اور مخالفت (اجماع) کو ہی کی مزا

● اجماع اہل سنت پر دلیل قطعی ہے۔۔۔ رب تعالیٰ نے مخالفین کو اور مخالفت (اجماع) کو ہی کی مزا

● اجماع اہل سنت پر دلیل قطعی ہے۔۔۔ رب تعالیٰ نے مخالفین کو اور مخالفت (اجماع) کو ہی کی مزا

● اجماع اہل سنت پر دلیل قطعی ہے۔۔۔ رب تعالیٰ نے مخالفین کو اور مخالفت (اجماع) کو ہی کی مزا

● اجماع اہل سنت پر دلیل قطعی ہے۔۔۔ رب تعالیٰ نے مخالفین کو اور مخالفت (اجماع) کو ہی کی مزا

● اجماع اہل سنت پر دلیل قطعی ہے۔۔۔ رب تعالیٰ نے مخالفین کو اور مخالفت (اجماع) کو ہی کی مزا

● اجماع اہل سنت پر دلیل قطعی ہے۔۔۔ رب تعالیٰ نے مخالفین کو اور مخالفت (اجماع) کو ہی کی مزا

● اجماع اہل سنت پر دلیل قطعی ہے۔۔۔ رب تعالیٰ نے مخالفین کو اور مخالفت (اجماع) کو ہی کی مزا

● اجماع اہل سنت پر دلیل قطعی ہے۔۔۔ رب تعالیٰ نے مخالفین کو اور مخالفت (اجماع) کو ہی کی مزا

دیت پوری ہونے کی کوئی تصریح نہیں، صرف اجماعاً ہے۔  
 کہ عورت مرد، بھہ جڑان سب کی دیت یکساں ہے۔  
 اور یکساں کا مطلب عورت کی وجہ پوری ہونا نہیں۔  
 بلکہ یکساں کا مضمون ہونا ہے۔ کہ عورت کی دیت بھی  
 لازم ہے۔ اس کا خون قتل نہیں جانے والا باقی رہی  
 مقدار کو وہ بالا جماع عورت کی نصف دیت ہے۔

اور اجماع کی اہمیت و اجماع پر عمل کے متعلق مفتی  
 صاحب کی پروردہ تصدیقات نقل کی جا چکی ہیں۔ اتفاقاً  
 پروردہ صاحب کے خطبہ اجماع موقوف کی تائید  
 میں مفتی صاحب کا حوالہ دینا سراسر سرسٹ و حصری ہے  
 یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک طرف تو وہ اجماع و اس  
 قدر تدبیریں اور دوسری طرف خود اجماع کے قیود  
 قبول کریں اتفاقاً۔ مفتی صاحب نے صرف عورت مرد  
 کی یکساں دیت لکھنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس  
 عبارت کے ساتھ ہی تفصیل جاننے کے لئے کتب  
 فقہ تفسیر کیہ اور تفسیر فقہان و احکام فرمایا  
 ہے۔ جبکہ ان سب کتب میں عورت کی نصف دیت  
 ہی لازم کر ہے۔ لہذا مفتی صاحب کی اوجہ سی عبارت  
 سے غلط تاثر دینا باطل ناہان کر ہے۔

ثالثاً۔ تفسیر فیسی بیہذا سی موقع پر مفتی صاحب  
 نے ”و مسلم و امامہ“ کے تحت فرمایا ہے کہ ”دیت  
 مقتول کے ورثہ کو بطور میراث ملتی ہے“ اور جو محکمہ  
 میراث میں عورت کا حصہ مرد سے تو ہوتا ہے لہذا اس  
 سے ثابت ہو گیا کہ عورت کی دیت بھی مرد سے نصف ہے  
 اور ویت و میراث میں مماثلت ہے۔

سابعاً۔ حضرت مفتی صاحب کے استاد محترم  
 صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ

نے آیہ مبارکہ تَدْرِيْهُ مُسْلِمًا اَوْ اٰهْلًا کے تحت  
 لکھا ہے کہ ”یعنی دیت اس (مقتول) کے داروں  
 کو دی جائے۔ اور وہ اسے مثل میراث کے تقسیم کریں“  
 (رٹ مکذ ۱۰) اس سے بھی دیت کا مثل میراث ہونا  
 واضح ہو گیا۔ اور ان تمام شواہد سے عورت کی نصف  
 دیت کے مسئلہ کی تائید ہو گئی۔ اب ان حقائق کے  
 باطل پر یکس مفتی صاحب پر عورت کی پوری دیت کا  
 لازم ہونا نہایت تو ناانصافی کی بات ہے جو کہ نہ صرف  
 خود مراد مستقیم سے بہکانا بلکہ ہزاروں کو بھی ناحق  
 بہتے ساقط عورت کرنے کی نالام کو شمش کرنا ہے۔  
 وَلَا تَحْسَبُوْا اَنْ تَدْرِيْهُ اَوْ لَا تَدْرِيْهُ ۔

حاصلاً۔ بالفرض تفسیر فیسی میں اگر عورت کی پوری  
 دیت کی تصریح بھی ہوئی (مادہ لکھا گیا نہیں ہے تو پھر  
 بھی اجماع اہل سنت کے باوجود قابل رد ثابت نہ ہو سکتی۔  
 اور اجماع اہل سنت ہی واجبہ دلیل ہوتا ہے کہ مفتی  
 صاحب نے خود اس کی تاکید خود یہ فرمائی ہے وہ یہ  
 بھی عقل و نقل کی مدہاشی میں یہ کیسے ہو سکتا ہے  
 کہ کسی ایک قول کی بنا پر اجماع اہل سنت کو پس پشت  
 ڈال دیا جائے۔ یاں ایسا ہو سکتا ہے کہ اجماع کے  
 پیش نظر کسی بزرگ کا قول تصور دیا جائے۔ اور اس  
 بزرگ کو سب و نہیان و دیوبند کے علماء کے باعث  
 معذور دیکھا جائے۔ لیکن تحقیق و اللہ علیہ السلام  
 تائید و تصدیق۔ ۱۵ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۶ھ  
 کو مقرر قرآن مجید مفتی احمد رضا کے صاحبزادے  
 مولانا مفتی عمر رضا رحمہ صاحب زکیۃ اللہ ابو الفیقر  
 کے پاس آئے اور انہوں نے فیقر کی مذکورہ تشریح کی تائید  
 کی اور فرمایا کہ تفسیر فیسی کے مذکورہ ایضات کے حاشیہ پر بھی  
 اسکی وضاحت کر دی جائے گی۔





اور جس کے متعلق حدیث کی وجہ ہے۔ ان سے اتحاد  
 رجا یا ہائے۔ ثالثاً:۔ جب آپ حضرت نے فیض  
 سواوی دیو پوری دیوانی مکتبہ نگر سے اتحاد قائم  
 کر کے اسی سے مکتبہ شریعتی کراچی میں اندراجی حد  
 بان کر کے ان کے ساتھ تلواریہ کفر سے کر کے مخلوط  
 کو نقل پالی ہے تو اس کے بعد حدیث پاک کی مخالفت  
 سے بچانے کے لئے حرم اپنی نسبت کو کفر سے بٹا کر اہل  
 اہل سنت کی ایس دیکھ کر یہ دیکھا جاتا ہے!

باب سب کو جائز ہر گیلہ ہے؟

ملاحظہ فرمائیے۔ جسے فیض علیا کو اپنے ساتھ لے گیا ہے  
 کیا وہ حضرت صحابہ و محدثہ کبار کے خلاف نہیں کیا  
 وہ اہم المومنین و اہل بیت و اہل خانہ المسلمین امیر ممالک  
 و ممالک و اہل بیت کے خلاف نہیں؟ اگر مخالف نہیں تو قرعہ  
 جہوت و جہنم کو فیض علیا حضرت کو مومنین نام نہیں جانتے  
 اگر نہ۔ اور اگر وہ ان کے خلاف ہیں تو جن کا ساتھ ملتا ہے  
 اور اہل المومنین و اہل بیت المسلمین سے کوئی تعلق اور اتحاد  
 اتفاق نہیں۔ آپ مزاح کا ان سے اتحاد کیوں کر ہوا  
 ہے۔ اور قیامت کے دن اہل حضرت کے سامنے ان کے  
 مخالفین سے اس اتحاد کا کیا جزا و جہاب ہوگا۔؟

خاصاً یہ حضرت سیدنا رضی اللہ عنہما پر جس  
 لوگوں کے نا پاک حملوں کے رد میں آپ نے فیض علیا  
 کا ۴۷۷ کے ان کے خلاف ضیاء حرم "سکا" متنی بکری  
 اور "قادیون انکسار" کا نام کیا ہے۔ اب ایس کے  
 ساتھ اتحاد کی کچھڑی پکا نا کیونکر درست ہے۔ آپ  
 فیض علیا کو کفر قرار دیا ہے اور

فیض علیا کے ہاتھ ان میں سے بعض صحابہ کے رد میں مزید  
 جہاد حدیث سے کہہ کر نقل کی ہیں کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے  
 لوگوں کے ساتھ اتحاد جائز ہے؟

جی ہوا آپ نے صحابہ کو کفر قرار دیا ہے اور خود کو شیخ محمد  
 مانوں پر حدیث پاک سے اظہار کیا کہ سب لوگوں کی  
 نسبت نقل کی ہے۔ اور اب خود اپنی لوگوں کو اتحاد  
 وقت مسلمہ میں شامل کر لیا ہے۔ لہذا جانا چاہئے کہ  
 تنقیحی صحابہ کے مکتبہ میں اپنی نسبت اور اہل سنت میں  
 دوم اتحاد اور قدر مشترک کونسی ہے؟

ساد مساب:۔ سیدنا امام ربانی رحمہ اللہ الف ثانی  
 نے کتاب "رد موانع" اور "مظہرات" امام  
 احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہما نے کتاب  
 "رد الرضا" میں رد افق کے متعلق جو شرعی  
 احکام بیان فرمائے کیا ان کے خلاف کسی کی موجودگی  
 میں آپ کا ان سے اتحاد جائز ہے؟ اور اگر  
 آپ کے خلاف کسی رد افق ان کی تباہی سے متعلق  
 ہیں تو پھر ان دونوں ماحول کی دونوں کتاب میں  
 جن رد افق کے رد میں ہیں اس کی وضاحت فرمائیے  
 جو میرا صاحب:۔ چونکہ آپ کے پند میرا صاحب کا  
 حق کہنے اور کسی دلیل و سوال کا جواب دینے کی  
 اہلیت سے محروم ہیں اور انہوں نے اپنے خلاف  
 شائع ہونے والی دس مستقل تصانیف کا بھی کوئی  
 جواب نہیں دیا۔ اس لئے آپ کی طرف ان کا ہمنوا  
 ہونے اور مخلوط علماء کو نسل کا پیر میں ہونے کے  
 باعث رجوع کیا گیا ہے۔ غور فرمائیے کہ میرا صاحب  
 فرمائیے۔ اور اس مستفسار کی ساری تفصیل کا ترجمہ

جواب قرعہ فرما کر اپنی عربی افلاقی شرعی اور منجی  
 و مرداری سے سبکدوش ہوں نیز گزارش ہے کہ  
 آپ کے شیخ طریقت حضرت علامہ خواجہ محمد علی صاحب بریلوی  
 علیہ الرحمۃ نے ناظمی صاحب کے متعلق جو کتاب اور فتویٰ تحریر  
 فرمائے ہیں ان پر بھی نظر فرمائیے کہ جہت ہے۔

# تفسیر ضیاء القرآن میں اتحاد کا رد اور عملاً اتحاد کا معنی

اپنا مرتبہ نہ مٹے بلکہ حق حکم کی شان

رسالت و خلافت کی شان مولیت پر مشتمل یہ تفسیری اختلاف ہے جو جنہوں نے جو حرجان پر لکھا کہ شاہ صاحب کی خدمت میں بعنوان ”پیر صاحب سے استفادہ“

ہم نے دو ملاحظہ عرض کی مدد سے یہی چھ سات فقرات پر مشتمل مضمون میں یہ عرض کی تھی کہ چونکہ آپ کے یہ تفسیر صاحب کلام حق کہنے اور کسی دلیل و سوال کا جواب دینے کی اہلیت سے محروم ہیں اس لئے آپ کی طرف ان کا حرجا ہونے اور غلطو ظان کو تسلیم کرنا بھی ہونے کے باعث رجوع کیا گیا ہے۔

مگر افسوس کہ پیر صاحب نے بھی اپنے تصدیق و منظور تفسیر یہ تفسیر صاحب کی طرح نہ کوئی جواب دیا ہے نہ رجوع الی الحق کا اعلان کیا ہے۔ تعجب ہے کہ ایسی ہی لکھی ہوئی باتوں پر نہ عمل کیا جاتا ہے اور نہ قول و فعل کے تضاد کا مستعمل کیا جاتا ہے پیر صاحب اپنی بزرگی و علمی مقام اور مفسر قرآن ہونے کے سوا ہر گز پیر صاحب کا ہر انکار و ردی صاحب کے جواب نہیں دے سکتے تو کہ اگر خود کو صورت حال کی دشمنیت کرتا دیکھتے آثار

کی افادیت مبارکہ سے مطابقت کرنا ان پر ضروری ہے۔ اور اگر وہ جواب دینے کی محنت گوارا نہیں فرما سکتے تو پھر اپنے قول و فعل کے تضاد سے حق کے حق سے ہی انصاف کو صاف رکھیں۔ اور علوم کو نذر مذہب میں نہ کریں بلکہ صرف شیخ اور مذہب اپنی نصیب پر ثابت قدمی کا

بہر حال یہ گمراہی مستفاد کے جواب میں یا اور ان

کرنے کے بعد ہم پیر صاحب کی تفسیر ”ضیاء القرآن“ کی مدد سے ہیں ان سے مزید استفادہ کرنا چاہتے ہیں کہ جب آپ نے آیات خلافت کی تفسیر میں جابجا دیکھیں اور اگر وہ فرقوں سے افتادہ کار ہے کیا ہے۔ اور ان سے اقتباس و کتب کا فتویٰ دیا ہے تو اب پیر صاحب کے ذریعہ تشریح دیا ہے وہاں سے آپ کے افتادہ کیا جواں ہے کیا شیعہ دیا ہے واپس لینے تھا کہ باطل کی بنا پر مذہب اگر نہیں یا

پیر صاحب کی تفسیر فتویٰ مضمون ہو گیا ہے۔ اہل حق و انصاف کی تفسیر کی شان مبارک کے حق میں شہادہ ضیاء حق کے چار چار سو صفحات کے علم ”مصدق کتبہ اللہ تعالیٰ“ کے علاوہ تفسیر ضیاء القرآن میں جابجا اس افتادہ کیا گیا ہے کہ یہی آیت ”خلق لیلک“ حقیقت میں منطبق ہے جب تک کہ ایک ایک فقرہ کے بعد کی بات سے کے تحت لکھی ہے۔

مطلب ابلی اس بات کی مدعا ہے جس کے مخلص و مخلص آپس میں ملے جیسے وہ ہیں مگر ان کو ایک ایک کرنا منجوری ہے۔ (ضیاء القرآن ج ۱ ص ۱۱۱)

دوسری آیت ”وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ يَشْكُرُونَ“ کے ملاحظہ کے تحت لکھی ہے۔ ”مگر اگر وہ فرقوں کی مجلسوں اور جلسوں میں جیسے کا میں حکم ہے (کہ وہ شخص ایسی مجلسوں میں شرکت کرنا ہے وہ بھی گناہ میں بار بار شرکت کرنا ہے) اگر نہ محبت کا اثر ہو کہ غیر نہیں رہتا۔“

قلی سب سے بھی مت کرو۔۔۔ ابو العالیہ نے کہا۔  
 لَا تَحْزَنُوا لِمَا أَفْعَلْنَا لَكُمْ وَقَدْ رَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ  
 کرو۔ اس آیت سے مراد ہے

مَعْلُومِ صَحِّحاً کہ ان ہندو سب کے پاس  
 پرستش اور ان کی مجلسوں میں شرکت کرنا مذہب  
 اپنی کو باعث ہے۔ ہم اپنی نادانی سے ان کی صحبت  
 کو بے ضرر خیال کرتے ہیں اور اپنی سادہ لوحی سے

بے وحش و رک ان کے پاس آمد و رفت رکھتے ہیں  
 لیکن ہم نہیں سمجھتے کہ وہ ہر وقت اس موقع کی  
 تازہ میں رہتے ہیں۔ جبکہ وہ ہونگ مار کر تیار  
 ایمان کی فتح کو گئی کر دیں۔ اس لئے اہل اسلام

کا یہ فرض ہے کہ وہ ان پر عقیدہ تو گویں کی صحبت  
 سے احتراز کریں اور اپنے ایمان کی حفاظت کریں  
 نیز اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اُن لوگوں  
 کی سبقت کرنا اور ان کی تقریر کا باعث بننا جو

لوگوں کے حقوق تلف کرتے ہیں، یہ بھی ضرر ہے  
 ناجائز ہے۔ نہ ہر کسی کا یہاں اور اعانت صرف ان  
 لوگوں کے لئے ہوتی چاہیے جو صحیح عقیدہ کے علمبردار  
 ہیں۔ اور اپنی علمی زندگی میں عدل و انصاف کی

قدروں کو سر بلند دیکھنے کے لئے کوشاں ہیں۔  
 مذہبِ باطلہ کی فرکر بائیاں سیاسی عقیدہ دنیاوی  
 اور قبائلی تعصب ملت کے لئے تباہ کن ہیں۔  
 اور اس کے شیرازہ بیکھرنے کا موجب ہیں۔

در ضیاء القرآن ج ۲ ص ۹۷  
 پیغمبرؐ: ہندوؤں کو انہوں نے ہم خداؤں کی بدعت میں چھوڑ  
 چھوڑا۔ ہندوؤں کے ساتھ خداؤں کی عبادت اور ان کی صحبت و مجلس  
 کا کوئی شریعت و قرآن ہے اور اس کے بعد کو وہاں ہندوؤں کی عبادت  
 پر مشرک رہنا چھوڑ دو۔ ہم نے انہوں کو اللہ کے شریعت سے متنبہ کر دیا۔

تیسری آیت: فَذَا تَقَعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِ لِي  
 فَنُفِخَ الْنُفُوسُ فِي الصُّلُوبِ (مستطوف)۔ اور اُن کے بعد غلام  
 قوم کے پاس کے تحت لکھا ہے کہ آج کل کی عالمگیری  
 کی بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ لوگ اس علم پر عمل نہیں  
 کرتے اور بدعتیہ لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے میں کوئی  
 غرض نہیں سمجھتے۔ نتیجہ یہی نکلا ہے کہ متمدنی مروج کے  
 مروج کے پاس بیٹھنے والا بھی اس مروج کا شکار ہو جاتا  
 ہے۔ (در ضیاء القرآن ج ۱ ص ۱۰۷)

چوتھی آیت: لَا تَقْعُدُوا عَنْ صَلَاتِكُمْ تَقْعُدُوا عَنْ صَلَاتِكُمْ  
 تَقْعُدُوا عَنْ صَلَاتِكُمْ تَقْعُدُوا عَنْ صَلَاتِكُمْ  
 کہ حضورؐ و عقبہ صلوٰۃ کے روز خدہ دینے کے لئے  
 کھڑے ہونے اور قرا یا۔ اسے فلاں اشریاں سے نکل جانے  
 تم را حق ہو۔ چنانچہ ان کے نام کے لئے کواہیں نکال دیا  
 اور ان کو رسوا کیا۔ یہ چلا عقبہ صلوٰۃ صلوٰۃ صلوٰۃ  
 ہو گا۔ (تفسیر روح المعانی ج ۱ ص ۱۰۷) اس حدیث سے واضح ہو گیا

کہ۔۔۔ حضورؐ صلوٰۃ کے دن ہرے لچ میں ان کے نام کے  
 لئے کر لیا جائے گا کہ علم قرا یا۔ (در ضیاء القرآن ج ۱ ص ۱۰۷)  
 اور تَقْعُدُوا عَنْ صَلَاتِكُمْ جو عمل کی لٹی ہے اس کا مطلب یہ ہے  
 کہ حضورؐ اللہ کے ہنسے بغیر خرو بخو نہ نہیں نہیں جلتے اور

بہا ما میں عقیدہ ہے کہ حضورؐ کے پاس جو علم ہے وہ  
 اللہ تعالیٰ کا سکھایا ہوا ہے۔ (در ضیاء القرآن ج ۱ ص ۱۰۷)  
 یا پھر جو آیت: وَلَا تَقْعُدُوا عَنْ صَلَاتِكُمْ تَقْعُدُوا  
 عَنْ صَلَاتِكُمْ (اور مت جبکہ ان کی طرف نہیں رہنے  
 علم کا اور ہر صلوٰۃ کی۔ جس میں آگ) کے تحت لکھا ہے۔

یہاں مقصد یہ ہے کہ خالوں کی عبادت (خدا شام)  
 مت کرو۔۔۔ علاوہ بیعتاوی نے فرمایا لا تَقْعُدُوا  
 عَنْ صَلَاتِكُمْ (یعنی ان کی طرف حضورؐ اس



# ضیاء القرآن میں مخالفین کی رد عملاً اتحاد چہ معنی دار؟

اور ہمارے دلائل بہت بڑے ہیں۔ خصوصاً جبکہ خود  
یہ دلائل ان کی تعریف مسلمات سے منظر کشی جارہے  
ہیں۔ لہذا ان کا جواب شرعاً اخلاقاً ضروری ہے۔ اور  
استفسار کے کیسیری قطعاً ضرورت ہے۔

آئیڈمبارک، یہ محمد رسول اللہ و آلہ نبی و غطفہ  
کے تحت حمایتیں صحابہ شیعہ شیعہ کے متعلق لکھا ہے  
فتح بھی صحابہ کرام سے محبت و عقیدت ایمان کی علامات ہے  
اور ان سے کہنے و عداوت ان کی بدگوئی اور نفیست  
ان کے حیرت انگیز کارناموں کا انکار وہی لوگ کرتے  
ہیں۔ جن کے دلوں میں حکومت جوتا ہے۔۔۔ ہیں لوگ ان  
بائیزہ جیسے دہا پر طرطرت کی الام قریشیوں غریبہ میں  
جس کی قریش سے قرآن کریم جہاز ہوا ہے

...مصدق علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم خدا کہ ایک ایسا گروہ  
پیدا ہوگا۔ جن کے دلوں میں صحابہ کرام کا بغض و عناد ہوگا  
اس نے حضورؐ نے پہلے ہی اپنی امت کو اس گروہ کی  
شرائیکریوں سے آشنا ہو دیا۔۔۔ جو لوگ کسی غلط فہمی  
کے باعث صحابہ کرام کے بارے میں سوتھیں ہیں جنگ میں۔

انہیں چاہیے کہ یہ یقیناً نبیہم الخلفائے ہم ہیں تو گریں  
اور ارشادات یہاں تک پہنچ گئے ہیں کہ وہ اس طرح سے  
پرہیزیں۔۔۔ یعنی لوگوں کے دلوں میں اسلام سے دلالت  
کی چیز بن جائے کہ وہ حق سمجھنے اور دیکھنے سے  
گمراہ ہیں۔ (مذہب اعلیٰ جلد پہلے صفحہ ۱۷۵)

ننانی آئینوں اور صحافی الخلفائے کے تحت لکھا ہے۔ کہ

و تعریف ضیاء القرآن میں اتحاد لازم اور عملی اتحاد لازم ہے نیز

”پیر صاحب سے استفسار“

آپ نے علامہ کیا ہے۔ اور یہ اس نے کیا ہر صاحب نے  
اپنے رفیق خاص پر غیر عام عقود کی مصلحت کے  
زور پر اثر لاہور میں ولادت باسعادت کی بارہویں پاک  
رات میں نا پاک لاگتا خانہ کشمیر دکنے والے فرقوں  
کے خلاف سے نہ صرف عملی اتحاد کیا بلکہ اس اتحاد کی  
”مخلوطہ علوی کونسل“ کے چیئرمین بھی منتخب ہوئے  
اس لئے پیر صاحب پر لازم و فرض تھا کہ وہ ہمارے  
استفسار اور ضیاء القرآن کے پیش کردہ حواجات  
کا رد معنی میں اپنے اتحاد کا فرضی حوالہ پیش کر کے اپنا  
سورہ اپنے رفیق خاص کو ترجیح دے کر ثابت کرے  
اور بارہویں الی الحق فرما کر اس نام نہاد اتحاد سے اعتبار  
بلا ت فرماتے اور عقود کونسل سے معافی ہونے کا  
اعلان کرتے۔ مگر انہوں نے کہ بائیں زندگی و مقبرہ قرآن  
ہونے کے بعد فہر کی حرج پر صاحب بھی خاموش ہیں۔  
حالانکہ حق بیانی سے خاموشی ان کے شایان شان نہیں۔

ہو سکتا ہے کہ پیر صاحب اور ان کے پیرو فیرو صاحب  
جس عقیدہ صغیر فکر کے اپنے مسئلہ کو ”کائنات کچھ کر  
فکر نما“ فرما رہے ہوں۔ مگر انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ  
اگرچہ ہم چھوٹے ہیں۔ لیکن بفضلہ تعالیٰ ہمارا موقف

سستی یا اس پر جو تعصب اور حسد و حسرت کا یہ دھول  
سے غلوں عقل سے غلبہ زبان سے اجڑا ہوا حق اور قلم  
سے اظہار صداقت کی جڑات سلب کر لیتی ہے۔ اور  
انسان ایسی جیسی جیسی باتیں کر کے ٹھٹھکے کر مٹھتے گئے  
ماورے عزم کے پانی پانی ہو جاتے ہیں۔ اس آیت کی تفسیر  
بلکہ تحریف کرتے ہوئے بعض شیعہ علما نے جو کچھ لکھا  
ہے۔ وہ اس کی ایک درد ناک مثال ہے مناسب تو  
یہ تھا کہ انھوں نے ان کے صفات ایسے بے معنی اور بے  
سے پاک رہتے۔ بلکہ محبت اہل بیت کی آتش میں آکر سڑ  
کو سہم کر کے ان جو تپا پاک کو خشکیں ہو رہیں ہیں ان  
کا تقاضا یہ ہے کہ ان یا قوی کو کسی ضرر پر بحث لایا جائے  
تاکہ ساتھ کو حق عوام کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہو کہ شیعہ  
ایمان کو کم نہ کر بیٹھیں۔ (حاشیہ علی التوفیق)

بعض شیعہ معتقدین نے حضرت صدیق اکبر  
رضی اللہ عنہ کی شخصیت کو داغدار کرنے کے جنوں  
پر مبنیات طیبہ پر اس طرح طبع آزمائی کی ہے کہ دل  
نرہ اختتام ہے۔۔۔ جب اللہ تعالیٰ کی توفیق سامنے  
جھوڑتی ہے۔ تو انسان ایسی جی بے سوا باقیات  
کرتے گنا ہے۔۔۔ اگر آج کل بے عمل مسلمان حضرت  
صدیق اکبر پر زبان طعن و تخرش کی جرأت کرتا ہے  
تو وہ دینا ہی کچھ بھلا ہے۔ صدیق اکبر کی شان میں کسی  
انہی ہو سکتی۔۔۔ اور کوئی صاحب ایمان ایسا بھلے  
کہ جرأت نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نام حق پر چلنے کی توفیق  
عطا فرمائے اور شیخ جلال عطوی کے پندوں کی  
سلوک و احرام اور پیرایہ کی سعادت سے بہرہ مند  
کرے۔ آمین (تفسیر طہ الفکر مسئلہ جلد دوم)  
بیعت رضوان : یہ کے بیان کے تحت لکھا ہے کہ

۱۰ اگر کوئی بے باطن یا کم فہم اے صحابہ سے برتر ہے یا ان کے  
ہو تا ہے۔ تو ہوتا ہے۔ اے کی شانِ رفیع میں  
گستاخی کرتا ہے تو کرتا ہے۔ اے طرح وہ اپنا  
نامہ اعمال سیاہ کرے۔ لہذا ان نفوسِ قدسیہ کا کچھ  
نہیں بگاڑ سکتا۔ (۱۰) (۱۰)

شیخ الحدادیہ: خدا صاب ہے ہی غیر  
 میں جاچاؤ نور و زلمہ جسے جملے غنی مسلمانوں کو  
 ان کی گستاخانہ فہریت سے غم و ارق کیستہ (مستحق)  
 جو لوگ (علم غیب) کو یہاں تک تنگ کر دیتے ہیں  
 کہ حضور کو اور تو اور اپنے انجام کا بھی علم نہ حاصل  
 کی تنگ دلی اور تنگ نظری سستی ہزار تائیف ہے۔  
 (منہاج القرآن ج ۱ ص ۱۱۱)

[illegible]



مولانا محمد عجمی صاحب نیاسر مفتی مولانا عبدالرشید صاحب نیاسر مفتی

کے ساتھ گھبراہٹ اور غصے کی ایک سیڑھی چڑھا رہا ہے۔

مختصر رحمتہ العالیہ کی ذات کو تو حکم دے دیا ایسا  
یعنی جہاں کفارہ لٹا فتنی وا غلط علیہم - یعنی

آپ کے گھر و شاخیں سے چھاؤ کریں اور بال پر اسٹاپ کریں۔

ایڈیٹر صاحب! یہی اس کے برعکس الٹی ہے۔ انعام و ثواب

کی کھیتی پھاڑیں اور ان سے مل بیٹھیں ان سے گفتگو

استوار کریں یہ کہاں کی ویسٹنگ ہے۔ ۶۰ روٹے

مقبول ہندوؤں کی مدد سے مسلمانوں سے پیلیا اور بچے

وینڈل سے چھاؤ ہے۔ اور ساتھ ہی اس چھاؤ کے

اور اب کسی کی ملامت سے تفرقہ نہ بھیجیں ہوتے۔

أولاً: على المؤمنين العزقة على القرآن بما يدعون في سبيل

انڈولایٹوں کو مست لایم۔ جیسی اس کے برعکس پڑی

صاحب و پیر صاحب ہے وچوں کے پیار و اتحاد اور

اچوں سے دوری اختیار رکھے اور تباہی کی سبب سے

یہی نظر بہا یہاں تک کہ میں لیا گیا ہے۔

[illegible]

میں جانا، اللہ عزوجل کو دعا کروں گا کہ وہ آپ کو اپنا دلدادہ اور احباب میں سے ایک بنائے۔

اور ان کے لیے کہ وہ اپنے آپ کو بچا لیں اور اپنی جان بچا لیں۔

اور قتل و بربادی ہے۔ یہ سچ ہے، یہ بات مگر کسی غیر محکمہ راجہ و سربراہ

اسی طرح ان کے لئے ایک اور نیا اور دلچسپ موضوع بھی پیش کیا گیا ہے۔

کھانہ راضی کرنے کا کوشش کرتے ہیں۔ اگر وہ مریں چوتھے

تو ان کا حق تھا کہ وہ خدا احساس کے زوال کو نہ مٹا کر تھے۔

”آپ سہا شایع ہو کر، مضمونی بدلتوں“ پر صاحب

استفادہ اول سے آئندہ کسی طرح بائبل درست و صحیح

یہاں فقیہ اس کی من و عن قصد ہے۔ — مزید

• مسکب حق اجنت و جماعت ایک نامی جماعت

سوادِ اعظم ہے جس کی حقانیت کی تصریح احادیث

نبوی علیٰ آجابه الوف التیجہ سے مراد ہے۔

عليه واسمائه تسبحوا المجد والاعظم ويأخذ على الامانة

● اور اس میں تقدیرِ محنت کے بغیر ہونے کی ضمانت

مخبروں کی طرح چلتے ہوئے ساتھ ہی اس کا ترجمہ پڑھنا

کسی نشانی بھی نہیں پائی۔ گھنٹہ گزر گیا۔ ابھی تک وہاں سے کوئی شے نہیں آئی۔

عن عمرو بن العاص عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «الغزاة خير من الغزاة»

آئینت کی علامت ہے کہ وہ امریا المعروف ادر

تو یہاں سے اٹھ کر آئے۔

پرو کلیسہ صائب اور پیر صائب صاحب

بجائے اس میں کسی کی کسی کی ہے۔ لیکن یہاں ہر ایک کی

وہم سب سے خوش قسمت و مصلحت کارا را بخیر و برکت باد

عزیز طالب! انوارِ حبیب اللہ صاحب نے یہاں جو کچھ لکھا ہے، اس پر غور فرمائیے۔

عزیز! میں اور ابیہ نے جیم کسٹم سے انہما کروانا اور بی  
عزیز! کہنے کا ٹکڑا دیکھا ہے اور اس پر بھی کہہ رہے

یہ کہ آج تک ملنے آجائیں سب سے پہلے کہ تم کو

برخیزوں کا رد و ابطال تقریری تقریری دم فرما کر

رضائے الٰہی اور رضاے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

حاصل کر کے مقام حاصل کیا ہے۔ آج الی صابونی

نے اس حکم اور سچے معاملے کو سنوٹا بھج کر دیا۔

100

# ”ضیاءِ حرم“ کا ردِ تجدیت میں ایک اہم مضمون

شرعیات اور میں امام محمدؒ جتنے میں اور جرح و محمل و  
ضمیمہ کی رسائی سے بالآخر ہوا ان کے نزدیک شرعیات بدست  
ہوئے وہ یہ نہیں جانتے کہ ان کے علم و عقل کا وہ نہ کوئی  
کے چندک کے دائرہ سے زیادہ وسیع نہیں۔

بچہ بچہ ! اے خاتم الناس ! ان تاپہ رول کی  
عرفت معمولی سا لکھنوی رحمان بھی خاکبرد  
ورنہ ووزن کی آگ میں جیسے جلاؤ گے ۔ ان کی صحبت  
میں مست جیتو ۔ کیونکہ ان کے غائب غور و بصیرت میں عین  
بائن و جمیع اور شقاوت سے لبریز ہیں ۔ ان کی بیا کارانہ  
فائزین اور خلافت قرآنی نہیں دھوکہ میں پلٹا کر دیں ۔

کیونکہ قرآنی حکیم ان کے علم سے نیچے نہیں اترتا اور مل  
ہوا اثرات انہیں ہوتا ۔ ان عالموں کو جہالت کی نسبت نیچے  
مل سکتی ہے ۔ جبکہ انہیں حضرات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے  
دب کا بھی خوف نہیں وہ لوگوں کے سامنے اس کلمہ جیسے  
جیب کا شاہی گٹا کر پہنا کر دیتے ہیں اور آپ کے رخص  
اعلیٰ مرتبہ کو بہت ثابت کرنے کی تدبیر کو سرسبز کرتے

ہیں ۔ اور شاہِ باری تعالیٰ ہے ۔ ”یہ نامہ ان اپنی زبانوں پر  
لکھتے اور باری غیر مقلوب بات لکھتے ہیں اور کلمہ سفید و جلا  
اولیٰ ہے میں ۔ قریب ہے کہ ان کے خراکات سے آسمانی  
شیخ ہر طے انہیں پھٹ جاسے اور ہوا اور ہوا برائے نام ہو  
کو گھر میں لکھو کہ ان عالموں سے ذات و مصلحتی صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کی طرف ایسی ایسی عجیب و غریب باطنی حذو  
کروئی ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پند و پناہ اور حکمت  
مرتبہ سے انتہائی بیدار ہیں ۔ وہ نیز باطنی و مروتان

ہیں جو کرم شاہ صاحب کی زیر سرپرستی شائع ہونے  
والا ”چندار“ ضیاءِ حرم“ اگرچہ کافی دیر تک تکلیف  
میں طویل کا درجہ کا ہم لیا بلکہ اس کے مضامین و  
انٹرویو کا ناشر ہے ۔ مگر حضرت خواجہ محمد عمرانی صاحب  
سیالوی علیہ الرحمۃ کا درج ذیل مضمون شائع کر کے  
”ضیاءِ حرم“ سے مصونیت دینا غیر ممکن کا خوب  
رذیل سے گویا ۔ ”یہ القابات ہیں زمانہ کے“ کا ایک  
نورِ فکر ہے کہ ”تجدید“ : وہ نام ہیں جو بغیر علم کے  
نقوی دیتے ہیں ۔ میں کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ  
کو بدعت کہتے ہیں ۔ اور بدعت کو سنت نہال کرتے  
ہیں ۔ جو عداوتِ مندان کے اس پسندیدہ عقیدہ کو رد  
اپنا سے اسے شرک تصور کرتے ہیں ۔ ان کے پاس  
شرک کے نوسے ہیں ۔ شرک کے علاوہ ان کم چیزوں کے  
پاس اور کوئی چیز نہیں جسے یا میں شرک جادوی اور  
جسم یا میں شرک کی مسند عطا کریں اور اپنے آپ کو  
کامل نمونہ و توحید پرست مانتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ  
جست کی ایسی چیزیں جو سنت سے ثابت ہیں وہ ان  
کے نزدیک شرک ہیں ۔ اور کئی ناپسندیدہ امور کو وہ  
اچھا بد و شرا سمجھتے ہیں و لا حول الا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کنوئی کے پیغمبر تک ۔ بخدا ۔ دیکھو کہ میں دیکھتا ہوں  
میں غروب ہوتا ہوں کہ قرآن و سنت کے اسرار و رموز  
سے ناواقف شخص کسی طرح بے باکی کے ساتھ عدل کو  
مردم اور حرم کو عدل ٹھہرا پھر تاسے جو چیز ان کی باطن  
”عقل اور تنگ ذہن کے دائرہ میں آجائے“ اسے وہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کا اسکا انکار کس طرح  
کرتے ہیں جبکہ خداوند ذوالجلال والاکرام خود اس ذات  
کی عزت و تکریم فرما رہا ہے ۔

### گوش ہوش سنو

یہ بات دوزخ و جہنم کا علاج  
سے غور و نظر فرمنا ۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے آپ ﷺ  
والشہادہ کے آخر ہندوی شریف کے حوالے سے یہ روایت  
موجود ہے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
فرماتے ہیں کہ ایک روز میرے ہمت مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم پر تھی تھا ۔ بارگاہ الہی میں ہاتھ اٹھا کر  
دعا فرمائی ، اے اللہ چارے لئے سامنے ایک شام میں  
برکت دے ۔ لئے اللہ ! سامنے لے گیا میں میں برکت  
تھے ۔ مبارک کرم سے غرض کیا ۔ یاد دہانی اللہ صلی اللہ  
علیک وسلم : ہند کے لئے بھی دعا فرمائی دگر آپ ﷺ  
سے حضرت علیہ السلام نے پھر وہی دعا فرمائی تمام اہل  
کا ذکر فرما کر بندہ زہد کیا ۔ مبارک کرم سے پھر بخیر  
لئے دعا کی درخواست کی ۔ دگر آپ ﷺ نے سکوت فرمایا  
تیسری بار آپ ﷺ نے وہی دعا فرمائی مگر پھر وہی دعا  
میں بارشام اور صبح کے لئے دعا میں فرمائی مگر پھر  
لئے دعا فرمائی ۔ بلکہ آخر میں فرمایا : میں اس اہل  
مردم طلبہ کے لئے دعا کس طرح کروں ؟ وہاں تو نہ لے سکا  
لئے میں نے اور تنبیہائی کردہ پیرا ہوا ۔

بخیر کی گروہ اگر اس گروہ میں خیر و برکت اور دعا ہوگی  
کہ جی کی رشتہ میں موجود ہوئی یا جی خوش کنی کا حصول  
ماشاء اللہ اتفاق ملک پائی جاتی تو رحمت عالمی صلی اللہ  
علیہ وسلم خود وہی لوگوں کے لئے دعا فرماتے جن کو آپ  
کا دیکھ میں بار بار ان لوگوں کے لئے دعا فرماتے تھے کہ

کا گوشت دگر آپ ﷺ خاموش ہے ، اگر ان کے بخت نازبا  
کے لئے ہیں دگر بخت کی مولیٰ میں گناہ میں ہوتی تو  
نہی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں دعا سے خداوند عزوجل  
شیعہ بدعتیہ لوگوں کے ہاتھ میں ، اللہ تعالیٰ کا دعائی  
سے حضرت جبرائیل فرمایا ہے ۔ اے صیب ! اگر آپ  
لوگوں کے لئے حضرت جبرائیل شیش طلب کریں تب میں اللہ  
تعالیٰ ان لوگوں کا مغفرت نہیں فرماتے گا ۔ یہی جو  
حضرت علیہ السلام دعا میں دعا تھا ان کی خدمت حاضر  
تھا دعا ہے ۔ لہذا آپ ﷺ کے لئے کھڑی ہوئی و فرمیں  
دعا سے پھر فرماتے تھے ۔ (دگر خاموش ہے) میں یہ بخت  
ان گروہ کردہ کس لئے ہے ؟

### ایسی توحید

اگر حقیقت حال ایسی ہوتی تو پھر  
اس دعا سے توحید سے مشرف  
کئے جاتے جو تمام خیالات و رنگ کا منبع سے ۔ خبردار  
ان کی توحید ایسی توحید ہے ۔ کبھی یہ گروہ طین اللہ تعالیٰ  
کے پیار سے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
خدا داد علیہ السلام انکار کرتے ہیں ۔ وہ رسول اکرم حضرت  
سے ایک تمام علوم و عطا فرما دیئے گئے ۔

### ناپاک

کبھی یہ گروہ غم لینے کہتے ہیں ناپاک وجود  
کو تامل کرنا آدم و حوا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کا ہم غم کی شہادت ہے ۔ حالانکہ آپ ﷺ اس وقت میں ہی تھے ۔  
جب ابراہیم حضرت آدم علیہ السلام کا چودہویں آدمی تھے  
تو ہر دعا اور حواس دولت میں بہت کے تھے پھر جبرائیل  
تھے جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے ۔  
نورانات اقدس حضرت آدم علیہ السلام کے تئیں سے بھی پیچہ  
نبوت کے عہدہ جلیل پر تھا کہ صلی اللہ علیہ وسلم (توحید) میں تھے  
میں سے کوئی شخص جو کلمہ کہتا ہے ؟ اے اللہ ! میں جو  
ایک توحید کو کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شہادہ

# ”ضیاءِ حرم“ میں ”فرقہ طاہریہ“ کی تشہیر ترجمانی

مسئکہ بالاتری نہیں۔ اپنے مسئلہ کی بات کریں گے۔  
لے دوسرے مسئلہ کی تو وہی اور فقیر و غنی ہیں۔

بلکہ میں فرقہ داریت ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ اُمت مسلمہ کے اختلافات کو ساتھ لے کر ہیں۔ میں خلیفہ و

مسئکہ، حضرت کی بالاتری کے ساتھ کام نہیں کر رہا۔ یعنی حق پر کو دوسرے مسئلہ کا احترام میرے دل کا، تو وہی چاہتا

غیر مقلدیت۔ ہم نے ۱۵۰۰ مناجات القرآن اس لئے نام کیا ہے کہ وہ

زوال کے اڑھائی سو سال قبل جو کو توڑا جاسے (مصلیٰ)

• مسئلہ میں اختلاف تازہ کی توہ کی بجائے علوم کے پرانے دور پر ہی گفتگو کرتے ہیں؟ مسئلہ • ہم فقیر سے آگے نہیں بڑھتے۔ ذہن و فکر پر جید کی کیفیت ہے کہ کہ وہ

یہ ہے۔ کہ ہم اپنے علماء کو فقہانی صلاح نہیں کرتے بلکہ میری دعوت خلیفہ کا شخص نہیں، میں تو نظریات اور

عقائد کے باب میں فقیر کرتا ہوں (مسئلہ) • ہمارے عقیدہ کے ساتھ درجہ اقدار کے فروغ اور حفاظت کا فریضہ

سوانح نہیں دیا جاسکتا۔ (مسئلہ) • ہم اپنی بے معنی اور کوڑا دہائی کا بدلتا اسلامی عقیدہ کو جاہد کرنے کی کوشش نہیں

کرتے ہیں۔ ہم خود بدستور فقہ کی کتاب، جامع و تفصیل کو بنایا ہے اور اپنے مسئلہ کا کتابوں کو کتابت سنت کا بدلہ بنا دیا ہے

میرے نزدیک فرقہ داریت شرک کی اہم ترین صورت ہے • ہمارے علماء و علما انتہائی پسندی کو محسوس کرتے ہیں۔ ہم افراط و تفریط دونوں صورتوں کی مذمت کرتے ہیں۔ (مسئلہ ۲۰)

اعدا کو غیبت سے لارہ اور کر۔ نہ وہ وہی فقہ کی کی کچھ فقہی فقہ اور علماء و علما انتہائی پسندی کو محسوس کرتے ہیں۔ ہم افراط و تفریط دونوں صورتوں کی مذمت کرتے ہیں۔ (مسئلہ ۲۰)

پیر صاحب کے سامنے ضیاءِ حرم نامے شروع سے ہی فرقہ داریت کے سربراہ کی حیثیت حاصل فرمائی اور اس کی تشہیر و ترجمانی کی ہے اس کا ایک نہایت اہم نکتہ

• ضیاءِ حرم - فروری ۱۹۵۵ء میں شائع ہوا اور اس کے سبب سے بعض اقبالیات علماء و اصحاب و علمائے

کے لئے غلط فہم ہو گئی۔ میں میں یہ فقیر رہتا کرتے ہیں۔

• ذرا ہونے آج امتحانات میں

صالحیت۔ اجماع میں سے جدید ملک شریعت کرتے ہیں۔ ہمارے میراں و مناجات القرآن میں چاروں کا

اجماع میں اور فقیر حضرت کے اقدار و معیوں کو محسوس کرتے ہیں۔ ہم مناجات القرآن میں جاننے کے وقت مسئلہ

کا اقبال نہیں ہر وقت کسی بھی مسئلہ کا جامع علم کے اہل و عوام سے ملتا ہے بلکہ ہم دوسرے مسئلہ کے

استاذ بھی اپنے اقداروں میں شریعت کا درست کر لیتے ہیں۔ • ہمارے اس ایک فقیر مسئلہ کے استاذ اور

جامعہ و خلیفہ و دیگر علماء و اہل کے استاذ بھی کافی ہر مسئلہ پر حاشیہ کرتے ہیں؟ مسئلہ • یہاں تک فقیر کا

تعلق ہے۔ یہ کسی کی اپنی سوانح پر ہے کہ جہاں تک فقیر کا تعلق حاصل کرتے ہیں؟ • ہم میرا ذاتی عقیدہ ہے

کہ کسی بھی مسئلہ کی تحقیر یا اجارہ کی طرف سے کے شرک یا غصب کی دعوت سے تو نہیں جانتا ہیں۔

میں اپنی نصیحت کرتے ہیں بلکہ کسی غصب کر لیا میں • ہم شرع و دین و مسائل کو کسی صورت کی زیر بحث آئے

کی اجازت میں شیخہ نوصیہ

# قول و فعل کا تضاد، "ضیاء القرآن" کی روشنی میں

پہلی آیت (ترجمہ) اور حق سے باطل کو نہ ملے گا۔ اور وہ (انستہ حق کو نہ چھوڑے گا۔ کیا لوگوں کو بھائی کا حکم جیسے ہے اور اپنی جانوں کو بھروسے پر۔ حالانکہ تم کتاب پرستے ہو۔ کیا تمہیں عقل نہیں؟ (۱) (مکوتہ ۵)

آئینہ تعالیٰ • دورانی یا پس سے منع فرماتے ہیں یہ زبردستی ہم اس شخص کے لئے ہے جو دوسرا کو نیکی کا حکم دے اور خواہ اس کے خلاف عمل پر اور عواد وہ بددعا کیلئے یا مسلمان • قرآن حکیم سے باہر قول و فعل کے اختلاف سے روکا ہے۔

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی رات ایک ایسی قوم پر گھوندا تھا جن کے ہوش نگ کی قینچیوں سے کاٹنے باجھے تھے۔ یہ وہ غیب تھے۔ جو لوگوں کو نیکی کا قول کہہ کر تھے اور اپنے

نفسوں کو بھلائے رکھتے۔ حالانکہ وہ کتاب کی تادیب بھی کرتے۔ "فمن یؤثر فی نفسہ" کی تفسیر کئی اثر آفرین ہے۔ یعنی تم ایسا کر کے اپنی جبری نہیں کہو کہ تم کو وہ نریاں کا اسودہ فراموش ہو جس کی نظروں سے اپنی بہتری اور جمل ہے اور نقصا۔ (۱) (مکوتہ ۵)

دوسری آیت (ترجمہ) "اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو جو نہیں کرتے کیسی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو" (۱) (مکوتہ ۵) تمہارا کہنا ہے کہ جہاں سے کہے اس پر عمل کر

کے لوگوں کو دکھائے۔ جب صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گزرا ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے ہوش نگ کی قینچیوں سے کاٹنے باجھے تھے۔ یہ وہ غیب کی اہمت کے وہ غیب تھے۔ جو کہتے ہیں اور کرتے نہیں۔ جو کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اس پر عمل نہیں کرتے۔ (۱) (غیر القرآن ۵) (مکوتہ ۵)

اصل غلو و انصاف اور عزت و سستی بھائی اور خدا کا قرآن و کفر ضیاء القرآن کی تفسیر پر غور فرمائی۔ کہ قینچیوں کی تفسیر کی ملک اور رسالہ ضیاء کی گول گول اور غلو یا پس کے کہہ کر کہہ کر دعا ہے۔ صراحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ • حق و باطل کو نہ ملے گا۔ اور وہ (انستہ حق کو نہ چھوڑے گا۔ کتنی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو • اللہ

تعالیٰ دورانی یا پس سے منع فرماتے ہیں اور ایسے دور غرض شخص کے لئے زبردستی ہے • مسلمان کو نیکی کہو جہاں سے کہے اس پر عمل کر کے دکھائے • جب صحابہ قول و فعل کے تضاد میں مبتلا تھے غلو یا پس کو سخت

ضباب میں دیکھا گیا • (۱) (مکوتہ ۵) قرآن و ضیاء القرآن کی ان تفسیرات کے ناچھوڑ کر صاحب کا حاکم ان اسی جیسے صلی

اور قول و فعل کے تضاد میں مبتلا ابھی الوقت و غلو قسم کے ان کی کو صراحت فرمائی کہ مفسر چاہی اور اس کی حد مرانی کہنا بد مذہبوں پر مفسر کی پہلی کوشش کا پیڑ میں بنا گیا جیسے خود قول و فعل کے تضاد پر کسی نہیں



(جنوں جولائی ۱۹۸۸ء سے جنوں جولائی ۱۹۸۹ء تک)

# بات ہے ایک سال کی

ایک سال کنی کرشمے ، خاتونِ بختِ بختیاری اولیٰ الذبصا من (الہ)

• مصلحت کنی کے محتاج نہیں رہیں گے • اور اس سال کے آخر میں پاکستان میں بین الاقوامی طور پر مصر میں ملی کوئٹہ منعقد کیا جائے گا • اور جیٹا تہذیبی مرکز دیکھ لیجئے کہ حالات نہ صرف ہونے کے قریب ہیں بلکہ بڑے پیمانے پر جاری رہے ہیں • اور مذکورہ اعانات میں سے کوئی ایک بات بھی کبھی ثابت نہیں ہوئی • بس ایک کرشمہ دکھانا تھا • وہ دکھایا گیا • اللہ اللہ خیر تھا • دوسرا کرشمہ کوئٹہ کے صاحبزادہ مانی کا اپنے خہال کے حشرہ وارد میں ایک خاص قسم کی کار پر سنا زہر ہو گیا جس پر بعض لوگوں نے دو صاحبزادہ مانی کو کچھ دیر اغوا کر کے چھوڑ دیا • چنانچہ • اس شخص نے کوئٹہ کی ہوائی گزشتہ جولائی کو لاہور میں اچھا چل سلسلہ شروع کی کہ انعامات و جوائز میں جیتنے والے کی بھرمار کر دی • مختلف شہروں کا دورہ کیا • اور لوگوں کو ناموسی غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا واسطہ دے کر ۲۰ روپے جولائی کو لاہور ایک مجلس کی صورت میں اکٹھا کیا • اور اس کے بعد ماسکس • کوئٹہ پر بار بار اجتماع منعقد کیا • اور ان کے لیے شہر شروع کر دی اور جب کوئٹہ پہنچے اور مضافہ ہو گئے • وقت قریب کیا تو کچھ وقت پہنچے کوئٹہ کی ہوائی گزشتہ جولائی کو لاہور میں کوئٹہ کے خیریت کو سامنے کر چکے سے حکام برہنہ

ایک اور افتادہ علاقہ کے ایک نوجوان شخص کو اس کی زحری میں ہی گرفتار نے اپنی بے نیازی سے اسے مختلف محبتیں سے نوازا اور نہایت دوست سے میں ملامت کیا • مگر بختیاری کواد کے مطابق • "بھانڈا چھوٹا چیز ہستی" وہ نوجوان ان چیزوں کا متعلق نہ ہو سکا • اور بھر دو واضح اور سب سے شکر کی بھانڈے آتش دولت و خیریت نے اس کی نصیحت کو ایسے بڑا کر دیا کہ شہر ہوا • وہی شہریت سے لے کر تکیوں سے • یہی شہریت • اور وہ اپنی نفسانیت کی تکیوں کے سے نہتے کرشمے دکھانے لگا • اور باوجود بختیاری • زہر نظر مستعملوں میں اس کے گزشتہ سال کے بعض کرشموں کی جھلک دکھائی گئی • جسے چرچے بھر حاصل کیجئے • اور اس شخص کے حال میں پہنچنے سے بیکار • ہائے کوئٹہ اس میں حسب ہوا • وہیں انہیں انہیں انہیں کے ساتھ نہیں • گزشتہ ماہ جولائی میں اس نے اپنی دولت و وسالت کے بل بوتے پر ہاتھوں کوڑا کر دیا • اور پھر کے خیریت سے • "لہذا کوئٹہ" • "افتادہ" پر روپیہ کیا • اور اس سے واپس پر لاہور میں اپنا مجلس نکھو یا اور بہ مشورہ سنا گیا • "اسی دولت مشورہ" • "قائم کر دی گئی ہے • جو امریکہ اور روس کے خیریت کو خاک میں ملا دے گی

• اس کے پھرنے سے حکومت کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔  
 • اور چھوٹی بڑی حکومتیں تہہ دبلا ہو سکتی ہیں۔ تو پھر اسے اتنا پروہ سیکڑا کر سنے • کھن پر بار ہوس نکالنے اور گیارہ لاکھ لکھ کروڑوں عقیدت مندوں کو اکٹھا کر سنے کے ہوائی دھندلی ادا کر کے کی ضرورت ہی کیا تھی ؟ • اور اگر اعلان کر دیے بغاوت تو پھر یہاں کے وزیراعلیٰ کو ساتھ لے کر بلوچستان کے وزیراعلیٰ کے پاس جا کر کسی سودا بازی کی ضرورت کیا تھی • لاکھوں کروڑوں کو کھن پر بار ہوس دیکھ کر حکومت خود اس کے سامنے کھنٹے ٹیکے دیتی • صاف ظاہر ہے کہ کھن پر بار ہوس کا اس کرنے کے بعد آنے والی کابینہ مندم ہو گیا تھا۔  
 اس لئے کھن پر بار ہوس سے یہ حکومت بددیانتی کے ہاں عارضی ضروری ہو گئی تھی • اس شخص کے بقول اگر صاف جزا دیا جائے گا، خواہ کالزم واقعی گرفتار ہو گیا تھا۔ تو اس کو کیلشنر علی ۔ اتنے برسے اغوا پر قانون انصاف کا تقاضا ہے پلویا تھا۔ اور طرم گون سے تانوا کی کھنٹے میں بکڑا گیا • مگر یہ شخص ایسے لوگوں کا کوئی جواب نہیں دے سکتا بلکہ یہ کھن پر بار ہوس کا ایک اور راج الاول شریف سے ملتا ہے۔

**پلیسٹر کرشمہ**  
 اکبر مرد میں بارہوی رات احتیاج وادعت باسودت میں غلو سے ختم ہو کر کانفرنس کا بیچارہ پاکستان لاہور انعقاد کیا جس میں شیعوں مولانا ولی بندی دہلوی مولویوں کو بھی مدعو کر کے ایک نام نہاد کونسل کا سپریم کونسل کی تشکیل کی اور لوگوں کو اکٹھا کرنے کے لئے یہ اعلان کیا کہ میں اس کانفرنس میں غار فخر تک مرزا طاہر قادری کا استہزاء کر دیں گا۔ اگر اس نے

کے پاس جا کر کچھ نہ کر لیا۔ اور لاہور آ کر اپنے ہی طور پر اعلان کر دیا کہ طرم گرفتار اور کھن پر بار ہوس ملوث ہو گیا • پھر نہ کہے غدار کوئی • اعلیٰ قیادت ہندوہ اجتماع کے دوران اس شخص نے غلطی اعلیٰ قیادت کر کے اپنی شہید بازی کا مظاہرہ کیا • حکومت کو طرم اعظم کے بغیر وہی کی قوت اندازہ نہیں یہ در دیش اگر پھر گئے تو حکومت کا خاتمہ کر دیں گے • ہم سے جو فرما لے گا۔ یا بل پاش پاش ہو جائے گا • ایں گے مرزا نہیں گے • خیر کیا ہم پہنچیں گے • ہمارے ٹیکو امریکی اور روسی سامراج اور طرم پروریت سے ہے • وہ چھوٹی چھوٹی حکومتوں سے نماز آرائی تو ہمارے منصب سے گری ہوئی بات ہے۔ لیکن صاف جزا دہانی کے اعجاز پر یہ اجتماع کے لئے چھوٹے پرچہ ہو گئے ہیں • پھر صاف جزا دہانی • لاہور کے کھن پر بار ہوس میں چارہ لاکھ افراد شرکت کریں گے • یہ حکومت ہسے کی یا ہم ہیں گے • راغبدرجک لاہور • راجست مدور • شیخ الاسلام کے کرداروں عقیدت مند عظیم اجتماعی مظاہرہ کر کے حکومت کے ایوانوں کو جا کر دیکھ دیں گے • خوف کے ہوش ٹھکانے لگا دیں گے • انصاف کے تقاضے پر اس کے بائیں یا حکمران نیست و نابود ہو جائیں • ہم نے طارق بھی قیاد کی طرح کشتیاں جلا دی ہیں • ہمارے اپنے ہوسے قدم کسی بھی صورت واپس نہیں ہٹ سکتے • (خوائے دولت لاہور دار حوالہ ۱۹۸۸ء)

اہل علم و دانش خود فرد میں اس شخص کی مذکورہ جھگڑا کو براہیکس شیعہ کے علاوہ اندک کہا جا سکتا ہے۔  
 • اور اگر طرم اعظم کو یہ فقیر اتنا پہنچا ہوا ہے کہ

آنحضرت میں اگر میرے ساتھ مبارک کیا تو۔ نذر حجر  
 سے چلے یا مسلمان ہو یا بیچارہ یا ناک ہو جائے گا۔  
 • اور اگر وہ دینی باتیں نہ ہوئیں تو میں اپنا سر قلم کر دیتا ہوں۔ حالانکہ دولت و وسائیل کے بل بوتے پر  
 حصولِ شہرت کے لئے یہ بھی ممکن ایک نیکیاں خبیثہ ہوتا  
 تھی۔ اس لئے کہ • مرزا کا دینا دینے والا ہوتا تھا۔  
 • نہ آسکتا تھا۔ کیونکہ اس نے اعلان کر دیا تھا۔ کہ  
 مبارک آئے سائے نہیں ہوگا۔ بلکہ اپنی اپنی جگہ ہمارے  
 ہمارے لی۔ مگر اس کے باوجود طاہر القادری صاحب نے  
 بعض لوگوں کو اکٹھا کر لئے اور ان کا دھوکا دے دیا کہ  
 سب کے کیا کیا اور ہنگامی دھوکا دینا لیں صواب  
 یہ نہ سمجھا۔ بلکہ ادب مولویوں کی "مہریم کو قتل"  
 قائم کر کے اپنی ہوس صلیبیت کو تکلیف دہم پہنچا۔ وہ  
 اگر واقعی مرزا کا دینا دینے کے ساتھ مبارک و انجام دیتے ہوئے  
 ہو تو میر صاحب مخلص سے تو یہ ایسے دسائے کے بل  
 بوتے پر بڑی آسانی سے دینی ہاک مرزا کا گھبرا کر کرتے  
 اور اس کے علاقہ میں ڈیرے جاسیتے۔ بلکہ امیر ملت  
 حضرت میر جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ  
 نے مرزا کا نام احمد دینا دینے کے لئے خود ہی ہر خودی ہاں  
 قتل و کشتار سے ہاک مرزا جالیا۔ اور اس وقت تک اس  
 کو نہیں چھوڑا جب تک کہ وہ خائبہ خاسر ہو کر قریۃ  
 غیبی ہو گیا۔ یہ ہے مذہبی حق کا ستارہ۔ ذکاوت پروردگار کا  
 نفاذی خواہ وہ عام کا شریقی جھوٹا گھوڑا مشفق۔ خیر اللہ اللہ  
 اپنے پروردگار کے آواز میں اللہ نے منہاج القرآن قائم کر کے بارگاہ  
 سے دنیا و مافیہ کا نذر کیا۔ اور دینی دولت و جلال کا شوق مناسبت  
 کیا نہیں مانا کہ وہ کہیں ملے جاتا اور ہر مہینہ کی ہمارے چکرانی  
 میں جس شہیدانہ حضور اللہ کا لکھتے ہوئے کہ کوئی باتیں جو نہ لکھی

## دروشی سے جبرئیل تک

پرو فیض صاحب کے اعلان سیاست کے بعد "منہاج  
 القرآن" کی بہ نسبت دوسری پلڑی "عوامی تحریک"  
 کا پروپیگنڈا زیادہ ہو گیا اور مولانا طاہر القادری نے  
 "ہفت روزہ" اور دیگر طرح طرحی میگزینیں نکالنا شروع کر دیا۔ اور  
 "مفسر قرآن" کے "قرآنی نکات" کی ہفت روزہ  
 سیاست و سیاست اور ان کے لئے عوام کو لاپرواہ  
 اور ہنر ہاشا دکھانے پر زور عطا کیا صرف ہونے  
 لگا۔ حالانکہ پہلے فرمایا کرتے تھے۔ کہ  
 "غیر سیاسی آدمی نہیں۔ نہ سرکاری دھڑے کا۔ نہ  
 پارلیمینٹ کا۔ میں دو دھڑوں ہوں۔ دین کا و دہم ہوں  
 • میں نہ آج تک کسی سیاسی جماعت سے وابستہ  
 رہا ہوں اور نہ رہوں گا۔ اور نہ ہی اس طرح کی کیا  
 حکومت بنانے کا ارادہ ہے۔ کہ میں خود براہ راست  
 سیاست میں الجھوں یا شافعی "وہ شہید" ہمارے ہر

## نواز شریف

دروشی سے جبرئیل تک کی  
 نواز شریف کے بارگاہ اور دنیا  
 کو شریقی دیکھنے میں آیا کہ دینی اور دینی نواز شریف  
 جبرئیل • ہر القادری کا پیر ہوتا ہے۔ جو دیگر نواز شریف  
 کے علاوہ پروپیگنڈا کے لئے دینی جماعت کی ہاں  
 اور میں نے صاحبزادگان کے اعزاز کے سلسلے میں پروپیگنڈا  
 کو ساتھ لے ہاک دینا چاہی حکومت کے ذرائع اور میں کے  
 متعلق پروپیگنڈا صاحب دعا گو ہے امید ہے فرمایا کہ نہ لڑے  
 جیسا شریف اور یہ اتحاد کوئی ذریعہ نہیں آتا۔ شریف جبرئیل  
 اب اسی نواز شریف کے متعلق "مہریم کو قتل" کی باتیں  
 نواز شریف نے ہاں اور اس کے بارگاہ میں ہاں ہاں  
 لکھتے ہوئے اور اور میں فریادوں کے لئے مفسر قرآن  
 کی رقم ہاں کرتے ہیں اور اتحاد شریف ۲۳ جولائی ۲۰۰۹ء

(مسودہ ہی اہم کی طرف ایک اور قدم)

# کیمبر کی چمکتا یونیورسٹی گونج میں انقلاب مصطفویٰ کا اعلان

فیصل قرنی کا عظیم گناہ اس کے علاوہ ہے۔ کہاں  
مٹی کے برتنوں میں کھانے پینے کی سنت پرستی ہے  
پابندی اور کہاں شریعت و سنت کے باطل ہی بڑی  
خباثت و مٹائی کے ساتھ فرو بازی، وڈر فلیپس اور  
ٹائل بھانے کا فرنگیانہ انداز۔ بعد ازاں

میں شاہکار ہے تیرے ہر  
گناہی اجاب سنت و انقلاب مصطفویٰ کا فروغ  
علاوہ اس انقلاب مصطفویٰ کے جسے ہم تاریخ

کا زور و اثر سے اٹھایا گیا۔ وہیں (مشرقی دنیا) کی  
اور تاریخ ہے۔ یعنی مٹی کے پیالے میں کھانے پینے کی  
سنت کے منہ پر گواہی قمری تاریخ سے ڈکائی ہوئی  
ہے۔ قرآن و احادیث سنت کا پاس ہے اور صرف ہمارے  
پر ساز و دار ہے۔ جس نام تھا انقلاب کی ابتدا ہی  
شریعت نبوی و سنت مصطفویٰ (کلیا طریقیہ و علم) سے  
عصر حاضر میں مغرب زدگی اور فرنگی تاغلازیم سے اس  
کی انتہا کا اعلان گناہ کوئی شکل ہم نہیں ہے۔ جہول  
نہی مسودہ طے کرلو۔

سے نختہ اولیٰ چمکی نہد مسودہ کا

تا تریا ہی رود و اور کا

مزید تھنار یہ امر ہی قابل غور ہے کہ پروفیسر صاحب  
کا سرگرمی عام خرینہ سے مشروط نہیں دیکھی گئی۔ اپنے  
پیشرو مسودہ کی طرح ہمیشہ قلمی پر عمل پیرے ہی۔ سوال  
یہ ہے کہ کیا سرگرمی و حصار، چمکی باز حصار مٹی کے برتنوں میں

یادش بخیر۔ فردِ طاہر کے سرور پر پروفیسر  
طاہر القادری نے ہمارے کو ہر ہی دروازہ و محور  
میں کیمبر کی چمکتا یونیورسٹی کی جھلک اور تالیف کی زبردستی  
گونج میں دس سال میں انقلاب مصطفویٰ برپا کرنے  
کا اعلان کر دیا ہے۔ بالخصوص صلی اللہ علیہ وسلم صاحبِ قدر  
پرست کے باوجود گیارہ سال میں انقلاب برپا  
نہیں کر سکے۔ دیکھئے پروفیسر صاحب کی جھلک و تالیف  
شخصیت و دس سال میں کیا گلی کھاتی ہے۔

بہر حال اس وقت دیکھا جا رہا ہے کہ ایک طرف تو  
اپنی گود و تالیف کیلئے اس شخص کا اپنی اتباع سنت  
کامیاب ملک و دینی ہے کہ ہمیں ہر ملک کو نفس  
کوتا ہوں کہ میں نئی کریم کی سنت کے قریب ہوں  
اس لئے میں مٹی کے پیالے میں کھانے پینے کی سنت  
سے پابندی کرتا ہوں، تو، مٹو و ہست و نہ ہست

اسلام آباد ۱۲ مارچ ۱۹۸۱ء

یعنی اتباع سنت کے لئے مٹی کے پیالے  
میں کھانے پینے کی سنت سے پابندی کی جاتی ہے  
مگر دوسری طرف کیمبر کی چمکتا یونیورسٹی کی جھلک  
اور تالیف بھانے کے ساتھ انقلاب مصطفویٰ کا  
اعلان کیا جاتا ہے۔ جبکہ ضرورت سے زیادہ اپنی  
خانی و شہرہ عام اشتیاقات کے علاوہ تصویب  
پروڈکٹ اور بدعات و اختیارات کے چمکے مسودہ پر  
بڑے بالتصویر اختیارات و اشتیاقات کا مسودہ

کھانے پینے سے کم اہم سے ملا کر غلیظ سکھ  
الہام اور اہتمام تیسری طبعیت میں بخیرت ادا پیش  
میں عام خیریت کی تعینات و اہمیت بیان فرمائی ہے  
بیکر عام کا طرح مٹی کے برتنوں میں کھانے پینے کے سنتوں  
ایسی ادا پیش کردہ نہیں۔

ما تھی؟ انت کیا پروغیر صاحب کی یہ دورنگی وین دن  
اور قول داخل کا اعتبار؟ اتھی کے داشت کھانے کے اور  
دکھانے کے اور؟ کا مصداق اور جو لے جائے علم  
کو پھانے اور اسطرح دینے کی مذہم مدد ملی نہیں ہے۔  
ہر ایک تو کہنے کو دل کہتے ہیں

**اف تو یہ** عرف میں نہیں کہ مودودی کی سیرت  
وہ بر اللہ ہی کہ سر میں ہمیشہ سنت  
عام سے مراد ہے۔ بیکر غفلت تو مصداق است  
عام سے ایسا الزام ہے کہ اسے دوروں کی سنت  
عام پر عمل کرے میں تاؤر گزرتا ہے۔ چنانچہ مولانا عام  
عمر عبد الغنیف صاحب راجع مہر انجلی شریف لاہور۔

سابق مدرس ہائے فنیہ (ایم جی) اولیٰ طاهر القادری  
کے دیکھنے مناجات القرآن میں اپنے درس و تدریس  
کے اور کا قلم بیان فرماتے ہیں کہ فقیر ہمایا  
القرآن میں اس میں پڑھا رہا تھا کہ پیام آیا طاهر  
القادری بکار ہے ہیں۔ جب میں گیا تو قادری صاحب  
نے کہا۔ آپ نے قرآنی (قرآنی) نہیں پڑھی۔ جہاں  
میں نے کہا کہ میں نے سنت کے مطابق دستار  
جو پڑھی ہوئی ہے پروغیر صاحب نے کہا۔ یہ  
ڈپٹی کے خلاف ہے وہاں نہ وہ پڑھے گا میں تو جانتا  
ہوں کہ آپ اور علم کے سر پرستی دستار جو پڑھی  
صاحب نے پھر کہا۔ یہ قرآنی کے خلاف ہے۔

● اس پر میں نے کہا۔ تو پہلی اپنا پاس رکھو۔ اور  
دوسرے کو اختتام کرو ● وہاں سے یہ بت آئے کہ  
پادشہ علی یاسین "استغفر اللہ" جہاں تو پروردگار  
صاحب مودودی صاحب سے بھی پڑھ گئے۔ کہہ دو  
مودودی اور دوسرے کن لوگ اگر پڑھنا شروع کرے  
محرور ہے لیکن کسی نے نام نہاد ڈپٹیوں کو اس شرع  
پر ترجیح تو نہیں دی۔ یہ سہ "مٹی کے پیالے میں کی ہے  
پینے کی سنتی سے پابندی کرنے والے۔"

طاهر القادری کو اپنی مودودی اور شریعتی مفادات  
کے تحت غلام احمدی اور قول داخل کو تیار۔ اور  
شکتہ عام شریف سے مودودی داسی لگا ہے اپنی اور  
اس پر انگریزی ڈسپنسی اور دہائی قرآنی کو ترجیح دینے  
کی شکایت روش و ذہنیت۔ ملاحظہ فرمائیے اللہ بالہ  
بیکر اس شخص کی فحش پسند افروں  
**مولانا مہر کہو** زہنیت کا یہ عالم ہے کہ اس نے  
امارات سے درخواست کی ہے کہ "ہی کے نام کے  
ساتھ مولانا کہنے سے گریز کیا جائے۔" ملاحظہ فرمائیے  
نہا لاہور ورجی وہ رم میں طاهر القادری کا ذکر کیا  
انگریزی کے پڑھنے والے پروغیر نام سے کیا جائے سنت  
سارک کے تحت اور ان اسلام کے عام اصول کے مطابق  
مولانا کیا جائے۔ جو غرض اب بھی اس شخص کو نہ کہ  
چرا اس کو نہ ای کہے۔

**قرآنی و قریب** کی حد ہو گئی ہے کہ ایک طرف تاریخ  
طہر پر صراحتاً پلٹا اللہ تعالیٰ و پروردگار تعالیٰ و صریح نص  
طہر اللہ و جہاں تو اجماع و سرور و جہاں تو ملی و ملی  
کی میں ملی کی میں۔ انگریزی و عربی کی دعوت و دعوت  
کار۔ فحش پسند۔ داسی آ۔ فو ہذا پڑھنا آملی و فحش

سکا شکوک و شکوک و شکوک پر سے دار۔ سرکاری قانون  
 انداز کا وقت و یکیشیت۔ حوائی روحانی قسم کی پادری  
 " حوائی تحریک " اس کا پیشہ ہیں اور ڈاکٹر و دیگر  
 سکالار۔ اور " سری طرف " دعویٰ کرتا کہ " شہر میں  
 کو شہر میں کرتا ہوں۔ " نیا گروہ کی سنت کے فریب  
 رہوں۔ اس لئے نئی کے پاسے میں کھانے پینے  
 کی سختی سے پابندی کرتا ہوں۔

چھ قطعہ برتر اسے چرخہ گرواں تقو  
 کہ متبعین سنت کی ہی اندازہ و گروہ جو ہے  
 پر و فیسر کی طرح دعویٰ کئے بغیر حضرات صلیہ کرم و  
 وسینا فاد کی نظم اور صفت صاحب (روحی لشہر علم)  
 کے قول و کردار گھر پر اور دنیا پر و عالم میں ساوگی و تبرع  
 سنت کا ہیں وہ ہر بسیار ظاہر۔ " گروہ نہیں۔ یہ وہ  
 ہیں اور قول و عمل میں ہندو و شادو نے تو جہاں تھامی  
 کی خود ساختہ شریعت کا کر ٹر ہے۔

نئے متشقی اور سچے۔ ظاہر قادری صاحب نے  
 کہ پچھلی کے برتنوں میں کھانا کھانا کرتے ہیں۔ بچوں  
 کو اس پر مت نہیں کرتا کہ وہ اس میں خودی کا شکار  
 نہ ہوں۔ " رسالہ " صورت " اسلام آباد۔ جو دینی ہندو  
 گرواں قادری صاحب کی اپنی ذات میں ہی اتفاق نہیں  
 بلکہ ان کے اپنے گھرانہ والی بچوں میں بھی وہ ہر بسیار  
 جاری ہے۔ کہ خود تو مٹی کے پیالے میں کھاتے پیتے  
 سختی سے پابندی کرتے ہیں۔ لیکن بچوں کے لئے یہ پابندی  
 تربیت نہیں۔ اللہ اکبر! اپنی نڈائی اسے بڑے  
 " متبع سنت " کی اولاد اور دعویٰ کے پیالے میں  
 کھانے پینے کی سنت سے محروم! حالانکہ قادری صاحب  
 کے گھر میں ان کے بچوں کی بطور خاص تربیت ہوتی ہے

تاکہ وہ دوسروں کے لئے غرض نہیں اور قادری صاحب  
 کی پادری ہیں۔ **غلامہ اڑی** اس نام ہندو مت  
 سنت " کلاہ ہندو مت " و آخر وہ غرض ہے کہ وہ  
 (بچے) اس میں خودی کا شکار نہ ہوں تو بیٹھ و دوسروں  
 کے لئے اور بالخصوص قادری صاحب کے بچوں کے لئے  
 اتباع سنت خودی کا باعث ہے۔ جیسا کہ عرفی  
 ڈپٹی کی خلاف ورزی ہے۔ حالانکہ اتباع سنت اور  
 اس کی تربیت اس میں خودی نہیں بلکہ باعشر رکعت  
 اس میں سلاو مت کا ہے۔ الحاصل یہ ہے۔ اس  
 اتباع سنت کے زیادتی و عیاد اور باڈی عاشق رہوں  
 کی کہانی۔ اس کی اپنی نڈائی سے

نظام سر جہاں ہے اسے کیا کہیے  
 عامہ انگشت ہندو ہے اسے کیا کہیے  
 الغرض اس نام میں فقہ اور دینی منظر سے یہ واضح  
 ہو گیا۔ کہ پر و فیسر صاحب (الذکر) اتباع سنت مٹی  
 کے پیالے میں کھاتے پیتے کہ ان خود اولاد صرف  
 اپنی خودی و نہ مٹی کے لئے ہے۔ اگر یہ خاص معاملہ  
 میں شخص ہوتے تو اپنے ذاتی معاملات کو بھی شریعت  
 سنت کے تابع دیکھتے۔ مگر وہ خودی و نہ مٹی کی  
 صراحتہ شریعت و سنت کی خلاف ورزی کرتا کہ اس کی  
 منہ و اہم میں نشانہ دہی کا لگی ہے (اس بات کا ثبوت  
 ہے کہ یہ شخص دینی اصلاص و بدھم اتباع سنت سے  
 کور ہے۔ ایک طرف جیسے کہ لا پر تعلیم و تفسیر  
 فیسر مذکورہ اولاد میں اندازہ و حوالی شخص ذاتی نہ کیے  
 اپنے پر و گروہوں کے پر و جیسٹ پر لاگوں گروہوں کا  
 اسراف اور دوسری طرف مٹی کے پیالوں میں کھانے پینے  
 کے اظہار میں کوئی ربط و نہایت نہیں جیسا کہ ہر سلاو  
 پر و گروہ کی کہانہ سلاو کا کہ سنت اولیٰ ہے ایک ہندو

# عورتوں کو آزادی ، مولویوں کو پھانسی

## (فرقہ طاہریہ کے منشور کی دُوبنی دفعات)

۱۸۸۹ء کے شروع میں فرقہ طاہریہ کے سربراہ نے دورہ سیالکوٹ کی ایک تصویر روزنامہ "الرائے وقت" اور "جنگ" نامیہ روزنامہ میں شائع ہوتی ہے۔ جس میں تصویر کھینچنے والوں نے اسے منجھتے منجھتے ننگے منجھتے پر عورتوں کو کھینچ کر لپٹے ہیں اور تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ "ڈاکٹر طاہریہ عورتوں کے جسم میں چھاتی منشور پر روشنی ڈال رہے ہیں"۔

فرقہ دہشت درجہ اولیٰ، جنگ، درجہ اولیٰ اور ہنگامہ قمر اکرام و قیامت المومنین اور فیاض خیمہ کی گفتگو اور مسئلہ مسائل توہین و ذرا چٹا باب ہوتا تھا "عزت منہاج القرآن" کا منشور قرآن "مردوں عورتوں کے مابین حجاب کا قانون نہیں" غیر عزم ہونے کے باوجود ● وہ بار عورتوں میں اسے ملتے اور ● مردوں عورتوں کے خطوط استقامت میں شریک ہوتا ہے۔

● بلکہ ان کے ذرا اتروا لے جلتے ہیں اور خیانت میں شریک کر دیا کہ قوم کی پیشین گوئی قوم کے ملتے کشیدہ ہوتی ہے اور اسلای پر وہ دھوا اور عزم عزم کی حدود پا ل کی بات ہیں ● اور اسلای ۲۰ سال کے جب ایک مرتبہ ایک منشور اشعار میں خواتین کے سر پر ساجی علی کے منظر سوال کی گئی تو یہ غیر صاحبیت لڑتے پر وہ اسی سے یہ جواب دیا کہ "انہی خواتین کے سوجی علی" کہندہ مشرت کے خلاف ہوا تو یہاں دھوا پر گرام میں اسوہود ہوتا اور جنگ کو بھی دھوا میں قرآن و حدیث اسلای شریعت سے پر دھوا

پر دھوا صاحب چکر کی اور بھی خط سے عداوت کہیں وہی مستند ضابطہ ہے - دفعہ ۱۰

اس دورہ سیالکوٹ کے دوران "الرائے وقت" عداوت ہانکے چلتے پر دھوا صاحب نے فرمایا کہ "مرد فرشتے کے جتنی بھی مولوی یا انہماک ہے پھانسی چڑھا دیے جائیں تو وہ کو بہت ہی ممکن ہے" (نوائے وقت، درجہ اولیٰ، درجہ اولیٰ اور

خواجہ محمد الدین صاحب میراث سیال شریف نے اس پر فیروز آباد کی خدمت میں فرمایا کہ "اگر طاہریہ مولوی کے اس بیان کے تحت ۳۰ قراں کے ۱۰۰ ملار کر پھانسی پر چڑھا دیا جائے تو فرشتے وقت درجہ اولیٰ گویا مولوی طرہ پر سیالکوٹ ملار ملاوی طاہریہ کے گویا کہ گویا پر دھوا اور دھوا ہے کہ اب تو یہی دھوا دھوا شوق کو عمل کرنے کے طریقہ نگار حکومت کو طاہریہ کے ملار کر پھانسی چڑھانے کا اہتمام دیا ہے کہ عداوت کے ہاتھ دھوئے

مکداتہ تحو مستند اگر کہیں طاہریہ کو اقتدار فرشتے قاس کے ہاتھ ملار پر کیا کہ حکم دستمیر ہے ہر حال دفعہ ۱۰ کے تحت طاہریہ کے اسی ہی پھانسی سے اس کے ملار دشمن اور ہمت دشمن نمایاں ہو گئی ہے کہ وہ اپنے حقائق بولنے والے حق ملنے اپنے ملار کو ان کے





۱) علماء کا تنقید کو بے جواز اور کم علمی قرار دیا اور کہا کہ علماء  
قریب بھی نہیں جانتے۔ کہ کیوں کس پد کا نام سے میں  
فرق بندی اور مسک بندی کا دشمن ہوں۔ یہ برہنہ ہے  
اور دلو بہرینہ کوئی مسک نہیں۔ میں اس امر کے خلاف  
جنگ لڑ رہا ہوں جو اسلام کا استعمال کر رہے ہیں۔  
میں اس سے خوفزدہ نہیں ہوں اور نہ ہی ان علماء کے  
فتوے یا حمایت کا محتاج ہوں اور نہ ہی جیسے احمدیہ  
اور اہل حق ۱۹۶۹ء اور ۱۹۷۰ء کا خطہ فرمائیے کسی جدید  
دستور کے ساتھ صاحب القادی علماء کی کوہ کئی میں مکتوف  
ہے۔ اور انہیں اسلام کا استعمال کرنے کا مزمع نہ ہوں کہ  
کیسے گھٹیا اختراعات علماء کو خطہ اختیار نہ تھی کہ بننا اور اس  
کے خلاف جنگ لڑنے کا ارادہ کرتا ہے۔ اگر کہ جائے  
کہ صاحب القادی کے ادارہ منہاج القرآن اور جماعت قرینہ  
کو سب سے بڑا اقتدار علماء کرام کی ہیں قرآن میں ہدایت  
نہیں ہو گا۔ کیونکہ ملک و معاشرہ کے اور کچھ کام سے  
بہم ذیل و خاتم خلق کے خلاف اس سے اسی طرح جنگ  
لڑنے اور پھانسی پڑھانے کا ارادہ نہیں کیا۔ جس طرح کہ  
علماء کے خلاف ایسی اجتہاد پسندی اور بدعتی کا منہ سو  
کیا ہے۔ علماء کرام کے خلاف اس عقیدہ میں و ختم کے  
صاحب القادی کا تو ارادہ رکتا ہے کہ اگر کوئی شخص  
ایک لفظ بھی ایسا ثابت کرنے میں کے دینے کسی قرینہ  
یا جامعیت کے قائل کی کہ بدعتی کی گئی ہو تو ہم بڑی سے  
بڑی سزا جیتنے کے لئے تیار ہیں منہاج القرآن  
جماعت قرینہ ۱۹۷۹ء

اپنی روایتی دور و دوری و دروغ گوئی کے تحت ایک  
طرف تو اس طرح اپنی پاکوئی کا دعویٰ کیا جا رہا ہے اور  
دوسری طرف ملک و معاشرہ کے صحیح معنوں میں علماء

کے خلاف جنگ لڑنے اور انہیں پھانسی پڑھانے سے  
پرہیز کر رہے ہیں۔

بڑے پاک باز و بڑے پاک طبیعت  
جناب آپ کو کچھ نہیں جانتے ہیں  
علماء کرام کے خلاف نفرت و بغض کی آگ بجڑ گئے  
کے ساتھ ساتھ قادی سے بدعتی الفاظ مزہ نہ ہوا  
ہے۔ اگر تمام مذہبی جماعتیں مل گئی ہیں۔ بلکہ کئی انتہا  
میں پیشتر کی حالت سے فروغی ہے۔ ان کو زیادہ محدود  
اپنے کتاب فکر اور ملک کے ساتھ ہے۔ دین کے  
ساتھ نہیں۔ میں تعصب اور اجتہاد پسندی پر اکتفا نہیں  
رکھتا۔ یہی وجہ ہے کہ اہلسنت کے فرقہ پرست بھی  
میرے خلاف لکھ اور بول رہے ہیں۔ بدعتی محدود  
میں مولوی کو کوئی گوارا نہیں۔ ہم انتخابات میں علماء  
اور مولوی صاحبان کو کھڑا نہیں کریں گے۔ کیونکہ ہماری  
روایتی مذہبی جماعت سے ہی نہیں۔ ہم تو ایک خاص  
الفاظی انداز میں چل رہے ہیں اور ہمارے دھیرے اور حق  
مذکورہ بیان میں صاحب القادی نے علماء کے خلاف  
یہ تاثر دیا ہے کہ • انہیں دین سے محدود نہیں  
• یہ تعصب اور اجتہاد پسند ہیں • اہلسنت بھی  
فرقہ پرست ہیں۔ اور فرقہ پرستی اور اجتہاد پسندی کے  
باعث پھانسی کے مستحق • مولوی کا دنگوں کی وجہ  
اور نہ ہی وہ انتخابات میں حصہ لینے کا اصل حق و حقوق  
محض • جماعت امت کی مخالفت اور مخالفت کے خلاف  
دور و دوری و دوری سے روکنے کے جزم نہیں اور میں ہوش

میں ہوں اور میں علماء کرام کے خلاف صاحب القادی کی دلائل  
کے خلاف حمل اس قسم کے خلاف اثرات پھیلانا اور اس  
کی کاروائی میں کوئی دبا کیسی کر رہی ہے جس کی

# صادق کی صداقت پر حالات کی شہاد

پہاں اب مرتے ناز دہاں اور بھی ہیں

مولانا سجاد السجاد خان نیازی نے فرمایا کہ

اپنے آپ کو برہمنی کتب خانہ نہیں کہتے۔ ان کا کام بہت مشکل ہے اور ہمارا کوسب کچھ دوسری اشیا ہے اور ہمارا کام آسانی ہے۔ دو سخت دھندہ میاں لوگ دھندہ ۲۰ مارچ ۱۹۷۹ء کا ہمارا تقاری کی لکھی سیاسی

جہالت بنا رہے کے ہمارے میں سونا تا سارا ہے کہ کہ پروغیر موقوف جیسے علاقے پاکستان کے علاقے میں سیاسی جماعت بنا رہے ہیں۔ اسی علاقے میں گجرات

علاقہ پر سب سے زیادہ کیا ہمارے حق ۲۰ (۲۰ مارچ ۱۹۷۹ء) مفتی محمد حسین نعیمی نے کہا کہ وہ قادیانی اپنے

پہلے مرحوم ہیں ایسا شخص جو اس کے بعد کا فریاد کرتا دھابہ لکھ رہا ہے۔ پروغیر کا کڑا حاکم تقاری کا قادیانی کو مہلت کی بھرپور دعوت دینے چاہئے کہ اس کے باوجود

اپنی سیاسی ضرورت کے لئے تقاری کی مخالفت سے بچنے کے علاوہ قادیانی کو معافی کا فریاد کرتا دھابہ لکھ رہا ہے

مال کے خلاف اعلان کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پروغیر حاکم تقاری کو، نظریہ یا خیال خلاف ہے کہ برصغیر کی طرف قادیانی کو کام مراعات اور حقوق دینے چاہئے۔

کتاب دولت کے خلاف ہے اور ملک دھندہ ۲۰ (۲۰ مارچ ۱۹۷۹ء) جماعت اہلسنت پاکستان کے مرکزی نائب صدر صاحبزادہ خاتم محمد

گیاہ دور جب تنہا تھا میں انہیں میں

فرقہ داروں کے سربراہ کے دور میں اگرچہ صدام کوام کی دور میں بھر لکھا شیف منظر عام پر آئی ہیں۔ مگر یہ غرض قبل "دھندہ" سے پہلے تھا اور کتاب کا جواب محفوظ کی گئی تھی کے ذریعے جب مسلم و غیر مسلم پر فرقہ خدائی سربراہ کے اس پر احتجاج منظر کشیت و دھندہ پالیسی اور مسلک اہلسنت سے اختلاف کے خلاف اختلاف حق کے لئے کڑا حق بن کر گیا۔ تو امر مذکورہ دوسری ملک بکتر شاہاب کو غور و فکر کا موقع ملا اور دوسری ملک سے کافی مزاحمت پیدا ہو گئی۔ البتہ بعض مشرک نے اس کوئی کہ مسودہ دفعہ پر مبنی کی ماکہ پر مبنی حق کی آواز تھی۔ اس میں مسودہ دفعہ کی کسی ذاتی و لغزانی سے کا شاہد بھی نہیں تھا۔ بہر حال اس جب کہ حق کے سیاست سے واقفیت کے اعلاات کے برعکس ۲۰ (۲۰ مارچ ۱۹۷۹ء) کو پروغیر حاکم تقاری سے سیاسی جماعت خاستہ کا اعلان کیا۔ تو اس دور کا پالیسی نے اجڑی۔ بلکہ تقاری کو مزید جو نکال دیا۔ اور بالخصوص سنی برصغیر کا اور احباب پر دھابہ لکھ کر فرقہ خدائی صورت اور دھندہ طور پر ہی اہلسنت و جماعت کے لئے غلط فہمی بکاسی ہو گئی کہ اگرچہ پروغیر مسلک اہلسنت و جماعت کے خلاف فرود سے فرقہ و سازش بے جاہر لفظی قتل و قتل صادق صاف ہے۔ اسی صورت حال کے خلاف اپنی بلکہ تقاری کے بعض تنازعات بیان است۔ درج ذیل ہیں پڑھیں اور سوچیں۔

تقدیر کی مرکزی، نظم افواجیات، مولا، جلدی، غلام رسول صاحب زادہ، محمد علی شاہ، اور مولانا محمد علی صاحب صاحب مشترکہ بیانی میں ہے کہ پر دھیر و اکثریت نے خود اپنے سے خود اپنی اور خود اپنی کی بنیاد پر کسی کام، لاف مانے کا اعلان کر کے اہمیت کے حصول میں، انظار کے خدشہ پیدا کر دی ہے اور انہیں نے سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کے بل بوتے پر مٹوں کو منتشر کرنے کا جو پروگرام بنایا ہے وہ کچھ بھی نہیں بڑھنے دینگے (جسٹس احمد ۲۲ دسمبر ۱۹۴۷ء)

**مرکزی مجلس کنسٹرالایمان** فصل ایک کے طور

نظم افواجیات، مولا، جلدی، غلام رسول صاحب زادہ، محمد علی شاہ، اور مولانا محمد علی صاحب مشترکہ بیانی میں ہے کہ پر دھیر و اکثریت نے خود اپنے سے خود اپنی اور خود اپنی کی بنیاد پر کسی کام، لاف مانے کا اعلان کر کے اہمیت کے حصول میں، انظار کے خدشہ پیدا کر دی ہے اور انہیں نے سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کے بل بوتے پر مٹوں کو منتشر کرنے کا جو پروگرام بنایا ہے وہ کچھ بھی نہیں بڑھنے دینگے (جسٹس احمد ۲۲ دسمبر ۱۹۴۷ء)

## جمہیت علمائے پاکستان

علامہ طاہر القادری

سیاسی جماعت کا اتحاد اعلان نہیں ہوا لیکن ان کی جماعتی شریعت سے شروع ہو گیا ہے اور جمہیت علمائے پاکستان اس مخالفت میں پیش پیش ہے۔ سچے دلوں جمہیت کے مرکزی سیکرٹری افواج طاہر امجد احمد نے علامہ طاہر القادری کو مشورہ دیا تھا کہ خود اپنی ان کے سیاسی جماعت بنا کر جمہیت کو تقسیم نہ کریں۔ جمہیت کے سربراہی کا تمام مسئلہ غلطی مشہدی نے بھی ایک جیسا جاری کیا ہے جس میں علامہ طاہر القادری کی جیب، ان کو خود دوسری مداخلت کا ذکر کیا ہے اور ان کی حواس کو مدت تنہید بنایا ہے۔ یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جمہیت علمائے پاکستان کے بعض عہدیدار علامہ طاہر القادری کے بارے میں مداخلت بھی کر رہے ہیں جو قادیانی صاحب کے خلاف استعمال کی جائیں گی۔ (سیاسی تجزیہ مشرقی اردو)

**علامہ منظور احمد قاضی** اور جی ہوز جیت لیلنگ

قادیانی خاں میں ایک مجلس جلسہ عام منعقد ہوا جس میں علامہ طاہر القادری اور منظور احمد قاضی اور علامہ طاہر القادری نے خطاب فرمایا نیز اس موقع پر فرقہ طاہرہ اور رسالہ "دعائے مصطفیٰ" کے پندرہ ایک سو ایک کجواب میں انہوں نے فرمایا کہ رسالہ "دعائے مصطفیٰ" قرعہ جانی اہمیت ہے اور میں نے خود علامہ طاہر القادری کی تقریر پر مبنی اور ان کی پیش پیش میں سے صرف اہمیت کے لئے برائی ہے۔ دیت کے مسئلہ میں علامہ طاہر القادری غلطی ہے اور ان کے کام سے انحراف خطہ ہے (علامہ طاہر القادری کی تقریر پر مبنی اور ان کی پیش پیش میں سے صرف اہمیت کے لئے برائی ہے۔ دیت کے مسئلہ میں علامہ طاہر القادری غلطی ہے اور ان کے کام سے انحراف خطہ ہے)

انجمن قادیانی مصطفیٰ کے بارے میں ان کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ علامہ طاہر القادری نے خود اپنی اور خود اپنی کی بنیاد پر کسی کام، لاف مانے کا اعلان کر کے اہمیت کے حصول میں، انظار کے خدشہ پیدا کر دی ہے اور انہیں نے سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کے بل بوتے پر مٹوں کو منتشر کرنے کا جو پروگرام بنایا ہے وہ کچھ بھی نہیں بڑھنے دینگے (جسٹس احمد ۲۲ دسمبر ۱۹۴۷ء)

دیوان صاحب و سربراہ برادر سید اکی سید

نے کیا ہے کہ بغیر ہر لکھنؤی غیر ملکی اشارے پر ابلیست کے اپنے خیریت چاہتے ہیں۔ مگر اہل سنت بدلتی ہوئی کے عوام کا فکرت کرنا بد کریں گے اور انہیں فتنہ بیچنے کے لیے جہاد نہیں دیکھ سکتے گے۔

مولانا منظور احمد شاہ۔ سربراہ مولانا منظور احمد شاہ نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ بڑے بغیر ہر لکھنؤی کی حرکت اس نہیں آئی اور اب ان کا روال بڑی تیزی سے ان پر مسلط ہو گیا ہے۔ انہوں نے کیا کریمیت ظاہر کیا کہ ان کی سرورگی میں ان کی نام نہادوں کی سیاسی جماعت کو شعلہ و لہلہا مسلط کیا اور اسے موٹے موٹے جوتے پہنچوں کا نشانہ بناتے ہیں مگر وہ اپنے مذہب متادم میں ہرگز کہ سبب نہیں ہو سکتے۔

مولانا محمد سعید اسعد۔ مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت

کے سربراہ مولانا محمد سعید اسعد نے پیش کیا کہ بڑے بغیر ہر لکھنؤی کی جانب سے فتنہ شریف پر غصے والوں کو یہ کہہ کر کہیں گے کہ ان کے اکریم پر غریب لکھنؤ شریف سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ منہ منہ سے ہرگز خود کو اقتدار کے لیے جتن کریں۔ لیکن وہ فتنہ شریف ہر لکھنؤی کو جو بھی بہتان تراشی پر حرکت ناک سزا دی جائے۔ انہوں نے بغیر ہر لکھنؤی کی جانب سے ہر سزا قدر اگر ایک سال میں دشمن کے ملکی خاتمے کے ساتھ ساتھ عواموں میں بے پرواہی و پسندی کو ختم کرنے کے اعلان پر اسے مفاد رسوی کا سال قرار دیا اور کہا کہ عوام میں سیاسی فتنہ کی فتنہ بیچنے والے جو بے جا جھگڑا ہر روز لکھنؤی میں ہوتا ہے

منشی غلام سرور شاہ۔ سربراہ مولانا محمد سعید اسعد نے

کتاب کی دوسری ہی جہیں بڑے ملنے سکھانے کے باوجود صرف پراگشتہ کی قیود پر وہ اپنے آپ کو بڑا عالم بن کر صاحب رو ممانیت اور اب سیاست میں مڑنے کی جہد جہد کر رہے ہیں۔ یہ غصے والی طور پر بے ایمان۔ علی طور پر جانیں اور سما کی طور پر ہے۔ اس نے جس اقتدار کیلئے پاکستان کو ملایا ہے اس کے نام پر چاہیہ ہے۔ انہوں نے کیا کریمیت ظاہر کیا کہ ان کی سرورگی نام پر اپنی سیاسی پس منظر کی لکھنؤی کیلئے رہتے ہیں۔ اس لیے انہوں نے کہ عوام ابلیست ظاہر لکھنؤی کے بچہ بند ہیں جس میں انہیں گئے۔

مولانا غلام علی اوکھڑی۔ نے کیا کہ ظاہر لکھنؤی کی لکھنؤی میں ان کی قادیان میں کے لیے

مددیت نے بڑا ہم کو روک دیا کیا ہے۔ انہوں نے جسے بھی دعوت دی تھی سکھانے نے اچھی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا اور انہیں ان پر چھین سمجھا۔

مولانا محمد سعید اسعد۔ سربراہ مولانا محمد سعید اسعد نے

دوران ظاہر سید اسعد کالی ظاہر لکھنؤی کو بہت چنے گئے۔ فتنہ سے چکے ہیں۔ اس لیے ہم پر ان کی کسی نئی سیاسی دائرہ سیاسی قیادہ کی کوئی اثر نہیں۔ ظاہر لکھنؤی کی جماعت میں میر علم اور قادیانوں کی تحریک سے بہت سے نئے نئے گھڑنے ہو گئے اور امت مسلمہ میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکنے کا اندازہ ہے جس سے ملک کی سالمیت کو بھی خطرہ ہے۔ ہے کہ ان کو فتنہ نہ لگائے ابلیست اور جو فتنہ بیچنے والے ہیں

کے خلاف جو نظریہ پیش کیا اس سے بہت نقصان پہنچا۔ ظاہر ہے کہ اس سے اسلام کے باقی تمام مصلحتیں جس خشک ہو گئے اور ایک ایسی جان بھرتی والا قیادت دیتے۔ سے متعلق وہ ان کی مصلحت سے انصاف میں پیش کی بلکہ اب اس کا امکان نہیں۔ انہوں نے اسلام ہزار لوگوں کا کام آسان کر دیا ہے۔ قیادت و اہمیت قیادت اور اہمیت ایک نئی ہمت کے بغیر ممکن نہ تھی اس لیے کسی مذہبی جماعت کا تعاون حاصل نہیں کیا بلکہ اپنی اقلیتی شخصیت کو نمایاں کرنے کے لیے ایک کوشش کی ہے۔ وہ غیر شعوری طور پر نئی نسلیں اسلام کی سلامتی کا شکر ہو گئے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ آپ قیادت و اہمیت شریعت کی مخالفت کریں گے۔ اس سے فلاحی حکومت ملے گی تو اس میں یہ ذہنی رجحانات کی حامل جماعتوں کی مخالفت اور ان پر تشدد غیر اسلامی طاقتوں کو مجبور کرنے کے مترادف ہے۔

لاہور کے قریب تمام مقامی ہائی کورٹ

علماء اہلسنت

جس ایک منصفہ و تفریب سے منصفی

قلم الاہل، نے کہا ہے کہ پروفیسر طاہر القادری مفتی محمد سیاحی قادیانیت کی حکومت قائم کرنے کی سادہ دلی کر رہے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی نئی سیاسی جماعت میں قادیانیت کی شمولیت کی دعوت دی ہے کہ جمہوریت کے خلاف نہیں بلکہ میں تائیں ہونے کی دعوت دی ہے۔ پروفیسر طاہر القادری نے جس طرح اس اپنے ذاتی طور پر اقتدار میں نہ لانے کے عقیدہ و دعوت کیجئے ہیں۔ اس طرح وہ کچھ حوسہ پھیل سیاست میں نہ آنے کا وعدہ کر چکے ہیں۔ اس لیے ان کے کسی وعدے پر اعتبار نہیں کر سکتے۔ قادیانیت کو اپنی جماعت میں گھیرنے کی دعوت ہے کہ پروفیسر طاہر القادری نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت کی مولا ہے اور پاکستان کی سلامتی کے خوف میں سلامتی کی ہے۔ اس لیے جب کسی سیاسی جماعت میں کوئی رکن جتنا ہے تو وہ ملی دستور کے مطابق ہونے کا سربراہ بھی بن سکتا ہے اور چونکہ اس سربراہ ملک کا بھی سربراہ بننا ہے۔ اس طرح پروفیسر طاہر القادری نے دستور کی سوسائٹ پر ہر جہ سے خلاف کی ہے۔ اور ایک مسیحی شہرت کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تختوں سے جلی مصلحت میں خرم محسوس نہیں کیا۔ پروفیسر طاہر القادری پر اللہ کی کوئی ناپاکی نہیں کہ پڑ گئی ہے کہ وہ ردِ حاکمیت اور عشقِ رسول کی مراد مستحقِ جہنم کی سیاست کی گونجی نالی میں گر گئے ہیں۔ تو یہی حقیقت ہے منصفی صاحب نے کہا کہ طاہر القادری ذہنی سطح میں اور ان کے بہت سارے خیالات جہاد سے فہم سے بالاتر ہیں۔ انہوں نے اپنا دھوکا فطرت اور طاہر القادری پر رکھا ہے۔ قریب و شہادت پروفیسر صاحب نے بہت اور شبہات کے سلسلہ میں ایمان و اعتقاد

غلام سرور قادری، مولانا عبدالکبیر خٹک قادری، مولانا عبدالغنی خٹک، شیخ احمد بیت چاند نعیمی، مولانا ابوبکر بنیادی، مولانا غلام رسول کاکڑ، مولانا محمد امجد علی، مولانا محمد امجد علی نے خطاب کیا۔ علی گڑھ نے اپنی تعداد میں کیا کہ ان کو ایک حد قابلِ شہرت ہے اور علماء ربانی کی تقریرات سے محض ہو کر جدید تقریرات کرنے والے نام نہاد سکالر اور علماء کی اہمیت کے مسک اور احمد کو ختم کرنے کیلئے کسی علماء و امت میں کسی علماء و امت کے ایسے فتنوں کا مقابلہ کرنے کیلئے میدان میں نکل آئے ہیں۔ (اٹارنے اہلسنت مولانا لاہور کے قریب تمام مقامی ہائی کورٹ)

نوجوانانِ بسنتِ پناہِ طاہر القادری

میں کہے کہ: یہ دوسرے نام ہفتادہ کی پاکستانی خلی  
خرید کا مفقود صرف سوا اٹھ کو منتشر کرنے اور  
جے پور کو گزراؤ کہ ہے اور یہ ایک سو پانچ گن کیس  
کے تحت کیا گیا ہے۔ جس میں سابقہ اہل مورچہ و غارت  
کا واسطہ یا واسطہ اور اسے گیس عوام اسنت کے  
سازش کو کام بندوں کے اور اس ملک میں نفوذ مصطفیٰ  
کا جسٹس تھا جو کہ جی ہے کہ۔ اور ان کے بھی نے داغ  
کیا ہے کہ، جن طلبہ نے اس کے کس ہیں اور ان کی کونسی  
ہیں اور اسے نہ کہ وہ یہاں جو اسنت ہے کہ فی حق نہیں  
اور نہ ہی کو ان کے انہی اس کی حمایت کرتے ہیں (جنگ آزادی)

کیا آپ

**سیالکوٹ** • انجمن علماء اسلام • انجمن  
 (نور اسلام) • جماعت المسلمین

• انجمن صحابہ پاکستان کے سربراہ و رشتہ دار محمد علی احمد صاحب  
 نے ایک بڑی ماری کوڑے مرنے والا راجہ پٹواری سے کہا  
 ہے کہ : گاؤں ملک میں تمام مصطفیٰ کے انوکھے پورا  
 رہے۔ تو انجمن جمیعت المسلمین پاکستان (نور اسلام) مصطفیٰ  
 کے لئے جو کچھ کر رہا تھا کیا ہے۔ یہ ملک کو چلانا چاہئے  
 تاکہ خیر کر دے جو کہ تمام مصطفیٰ کے نظارہ میں آسانی پیدا  
 ہو (نور اسلام) • ۲۰ جولائی ۱۹۸۷ء

عربی و فارسی

[illegible]

فیصل آباد کے ناظم اعلیٰ اور ایک ممتاز شخص

عمر حسن بن علیؑ نے کہا: "تم سید المرگین (مرد مرگ) ہو۔"  
عمران بن ابی العاصیؑ نے کہا: "تم سید المرگین (مرد مرگ) ہو۔"  
عمر القیسؑ نے کہا: "تم سید المرگین (مرد مرگ) ہو۔"

کے نام پر، اس وقت حبشیہ و القاعدہ کے ایک مشترکہ بیانی میں برادریس ہاؤس القاعدہ کی جانب سے قیامی سیاست کے تمام کو ماحولیت کی قیادت کو گھبراہٹ کرنے کی سازش قرار دیا ہے ۔ انہوں نے مولا خاں، امروہاں کو ماحولیت کا مشترکہ قرار دیا ہے جسے کہا کہ مولا خاں کی قیادت تمام ماحولیت سے محفوظ ہے۔ جبکہ مولا خاں مولا خاں کی شخصیت تضاد کا نشانہ

ہے • جن کی سیاست بڑی طاقت ہے مگر وہ ایک عربی عروسیا سے داخل آگ نکل رہے ہیں یعنی دلائے ہے • لیکن جنوریت حاصل کرنے کے بعد فوراً علی سیاست میں حصہ لینے کا ارادہ کر کے اپنی طاقت کا نمائندہ تنظیم جمعیت علماءائے پاکستان کو کنزرویٹو کی سازشیں شروع کر دیں • انہوں نے عزم علیہ کی کراہیت کی فوج کو تنظیم کرنے کی تمام سازشیں اسلام آبادی جاہلی

(continued from page 1)

جسٹس جلیل الدین احمد مفتی جلیل الدین صاحب مدظلہ العالی کے قریبی اور خاص دوست ہیں۔ ان کی ایک تصویر ان کے پاس ہے۔ ان کی ایک تصویر ان کے پاس ہے۔ ان کی ایک تصویر ان کے پاس ہے۔

# پیر طاہر نقادری اور اخبارات و رسائل کے تاثرات

نوائے وقت بہ ایک طوفانِ تیرہ فیروزانہ  
کسی حکومت سے عداوت نہ ساز۔ شاید مسلمانانِ افریقہ  
وہ دعوہ دار رہے جس نے آج تک حکومت سے ایک  
فریسی پیسے کی سزا نہیں لی۔ لیکن دعوہ داروں کی صورت  
حالی کیسا ہے؟ بھلائی  
دعوہ داروں میں دُشیا داری انت  
نوائے وقت کا ایک مضمون ملاحظہ ہو۔

دُشیا داری پنجاب میں نوائے شرعیہ اور دعوہ  
سماج افریقہ کے سربراہ پد فیروزانہ اور طاہر نقادری  
جڑتے پر عداوت ہیں پد فیروزانہ میں صاحب کی  
خاندانی مسجد جامع اتفاق میں جمعہ چھوٹے ہیں اور  
اس سے چند گروہ کے لڑکے پر ہاتھل دھامے پڑاتے  
اور دعوہ سماج افریقہ میں خوبصورت عمارت کے نام اتر اور  
اس کے مساحات کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے چند قدم  
کے فاصلے پر ان کی رہائش گاہ ہے جس کی تعمیر میں ان کے  
ذوق اور لفاست کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ طاہر نقادری

صاحب نے ان کے بعض اطفال جلوس میں شامل ہو کر  
ان کی عمارتوں کی گواہی دی۔ یہاں صاحب دُشیا داری  
پرچہ پلری نمٹا ہے جس اور خوب نکال ہے جس پنجاب سبیل  
میں جا یا گیا ہے کہ ۳۰ دعوہ سماج افریقہ کو ایک دینی پریکٹس  
جائے کے لئے ۱۵ لاکھ شپ سوک منسٹر میں انہوں نے ۱۹۲۷  
کمال ادا فی عمارت کی ہے۔ اس کارسکاری تاریخ ۲۵ ہزار  
روپے فی کمان ہے جبکہ ہزاری تاریخ اس سے کہیں زیادہ

ہو گا۔ یہاں صاحب نے اس خطبہ میں مزید خطبہ ملائے  
ہوئے اس کا تاریخ ایک چارٹھی سے جس کی کہ بائیں صاحب  
کے اس خطبہ کی وجہ سے مسکاری خزانے کو کم و بیش ہونگا  
۵۰ روپے کم وصول ہوئے گا یہ ادا فی خزانہ کی کہ بائیں تاریخ  
انت کی کہ ہوئی اس طرح صاحب نکالا جائے تو خزانے کا  
دعا اس کاروں کی گواہیوں تک پہنچتا ہے۔ میری بائیں  
تو میں صاحب نے پد فیروزانہ سے جو چند نکال وصول  
کئے اس پر وہ جس داپس کر دیں حکومت جہاں دعوہ کاروں سے  
نکال سکتے ہیں اور مزید چند نکال کا ہجر بداشت کیوں  
نہیں کر سکتی۔ ہر فقہر غلطی بداشت ہے نہ ہر فقہر بداشت  
المقطع ہے۔ ایک داکین ہے اور کاروں کی

مرشت ہے کہ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ کر رکھنا  
حق کر اس نے دعوہ سماج افریقہ میں خطبہ ہونے کے  
بعد جھوٹ دی ہے خطبات سے پہلے تو چلوں پہلے مثال  
باز سچے دعوہ سماج افریقہ سے حق کو اس حالت میں بڑا  
دیکھا گیا ہے نہ وہ دعوہ المصطفیٰ اور ستر بار اور ستر بار

المصطفیٰ ہے۔ ہر خطبہ کا ترجمان ہفت ذلحہ اور  
۱۹۲۷ء ۱۴۴۷ھ میں ادا فی عمارت کی ادا فی عمارت میں  
دعوہ سماج افریقہ اور دعوہ سماج افریقہ کے دعوہ ڈاناک کے  
دعوہ داری صاحب سے متعلقہ ایک پچھلے ہے اور  
دعوہ کا تقاضا ہیں۔ لیکن پادری کے اس سوال کو تمام  
مسلمان اسلام پر متعلق نہیں ہیں۔ اگر وہی تو خیر و شرف  
۱۴ اشکات کیوں ہے؟ کے جواب میں موصوف نے

حقیقی اور بنیادی شیورسٹکی اختلافات کو تقابلی تجزیات  
تجزیات پر مبنی قرار دے کر جیٹ پادری کو حقائق کے  
سلسلہ میں کوتاہی برقی اور نادانستہ طور پر اپنی پسینے  
کی ترخانہ کی گمان ہے کہ موصوف نے شیورسٹ کو لکھا ہے  
انڈیا ٹریڈی صاحب کے اتحاد میں اسیلین قریب کے  
و غریب فصول سے متاثر ہو کر پنا یا ہو گا۔

موصوف کو پادری کے جواب میں واضح کر دیا جائیے  
خدا کے مسلمانان اہل سنت و جماعت کے چاروں شکایت  
مکر میں تعدد رسالت کی طرح حد درجہ رسالت میں بھی  
کئی اصول اختلاف پیدا نہ ہوا۔ لیکن شیورسٹ کے اختلافات  
کی بنا پر دائرۃ اسلام سے خارج ہو گیا ہے اس لئے  
اسلام پر مسلمانوں کا دہرا اسلام سے خارج نہیں ہوئی  
اختلاف نہ پہلے تھا نہ اب ہے اور نہ آئندہ ہوگا اسلام  
پر شیورسٹ اختلافات حاصل کا دہرا اسلام اختلاف ہے؟

## طاہر القادری میدان سیاست میں

پیر ضیہ طاہر القادری ایک عربی سے سیاست  
میں آنے کے لئے برطرف ہوئے تھے، مگر غریب کے  
وزیر اعلیٰ نواز شریف کی نواز نہیں، انہیں برتر رکھتے  
تھے۔ آخر یہ باگ توڑ کر نکلے اور سید سے سیاسی  
واکیت شے ہوئی، آخر سے پہلے ہی کے آتے ہی پادری  
طرف و حرم تلخ جاسٹے گی۔ جیسے سب مت کے عمل  
میں خطرے کے الام کو بچنے نہیں گئے اور سیاسی لوگ  
ہو جس ہو کر ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ ان کو زعم  
تھا کہ ان کے القادری کے اتحادی کے ساتھ ہی ملک  
چرے "سودا اعظم کے لوگ" یہ بدخلوں کی دین

اور شاہانہ شرف پیش کریں گے۔ مگر اے جبار اور  
کرنالک خد - اسے ملک باہر سے بھی ونگ تھے اور  
لاہور کے ونگ بھی تھے ہوئے۔ مگر اس کا تفرقہ کو اجتماع  
کے اور اسے عام جیلوں سے مختلف نہیں کیا جا سکتا۔  
● موصوف نے اپنے پورے جوش و جذبے سے اپنی  
جماعت کے نام کو اعلان کیا اور نام کیا نکالا۔ پاکستان  
عوامی تحریک "یعنی است پاکستان پیپلز پارٹی" یا  
عوامی نیشنل پارٹی یا نیشنل پیپلز پارٹی بھی کہا جا سکتا  
ہے۔ یہ اپنی کارروائی ہے۔ پھر غریب پیش کریں گے  
جس میں سب سے بڑا نقطہ وہی ہے جو سب کے ہاں  
موجود ہے اگر کوئی "نکا جیڑی" توں طاہر القادری ہی  
یعنی انہوں نے اعلان کیا ہے کہ تمام مباحثہ شرک کے ونگ  
حق کا جیڑی مسلم تادیب ہی اس کے ونگ میں چلتے ہیں۔ کوئی  
اقم ہی ہوگا۔ برائی کے ساتھ اعلان کرے گا۔ مگر کو  
قادریوں کی سمیت ہیں کوئی مستقل بر روی، دیوبندی  
داعیہ پیش اور شیورسٹ جماعت کو دکن نہیں ہی سکتا۔  
ام کہتے ہیں کہ اس شخص کا یہ اعلان پہلے ہی  
اس تحریک کا نام کی پر مہر ثبت کر گیا ہے۔ اس کا تفرقہ  
میں "مجلسی منافرت" تھا۔ رات کی آتش بازی کی طرح چمکا  
اور پھر غائب ہو گیا۔

## تماشا گری

ہم جانتے ہیں کہ جناب قادری صاحب  
اپنی تقریروں کی گئی گرج جماعت  
سے تھے۔ وہ کہتے ہیں مگر یہ محض تماشے ہی ہونے لگے  
ان سے کوئی مستقل سیاسی مطالبہ نہیں ابھر سکتا۔ ان کا  
دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ قائد اعظم کی مسلم لیگ کی طرح ایک مثالی  
اور انقلابی جماعت بن کر نکلے۔ مگر ان کے مشورے  
والج تھا۔ کہ وہ مسلم لیگ جماعت اسلامی پیپلز پارٹی



اور تحریک استقلال کے منظرہ دل کا منظر ہے۔ یعنی اس میں اسلام میں ہے۔ سو نظریہ بھی اور سیکرٹزم بھی ان بیچوں کی موجودگی میں کوئی ایک نظام بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اسیں - لٹل - جماعت سے کسی قابل وکرمہ لڑنے سے کہ تو حق میں اپنی کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ نزدیک کا دوری صاحب کو چرمنہاج القرآن کے لیے یہ مقام حاصل ہوا تھا وہیں سیاست کے کار ناموں کو انجام دیا جاسکتا تھا۔ اور ایک دن وہ خود پکارا گیا۔ اس حالت میں حیرت سا دلت بھی گئی۔

## رسالہ "چٹان" لاہور

یہ فیصلہ انگلستان کے صدر نے ہٹا کر اپنی سب سے سیاحت پاکستان کو اس تحریک کے قیام کا اعلان کیا تھا۔ بہت دنوں سے اس نئی جماعت کے بارے میں ایک اس اثر اور سے پرہیز کیا جا رہا تھا۔ کہ گویا اکثر صاحب کی قیادت میں ایک نئی اور وسیع کے بلکہ عزم اور حوصلہ مند لوگ غیر معمولی انقلابی پروگرام کے کریمیدی عمل میں اترنے والے ہیں۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے چھوڑے گا۔ اس کی سب سے ایک نیا کامیاب اور کامیابی کی طرف سوز دیں گے۔ مگر انہوں سے کہتے ہیں کہ وہ اکثر صاحب کو خطاب ایک مردانہ سیاحت والی کے خطاب سے مختلف تھا۔ جس میں ملی حالات پر ایک سطحی سی تنقید کی گئی تھی۔ اور میں "دگر" کی انگریز انگریز سے ہلکا "اورہ کوئی پروگرام عمل" اور "تیرا" اور صرف یہ کہ "اپنی حکومت کے قیام کے تین سال کے عرصہ میں سرزمین پاکستان پر انقلاب برپا کر دیں گے۔ جو کہ تو بیانات ہوئی کہ "اکثر صاحب کو پہلے حکومتی ہی بنے

پھر وہ یہاں انقلاب برپا کریں گے۔

کون جیتا ہے تیری زلف کے سر پہ نے ملک  
• اگر کوئی صاحب یہ قراتے کہ ہم آج سے جدوجہد کرنے ہیں سال میں موجود نظام حکومت بدل کر عوام دوست حکومت قائم کر دیں گے اور ملک و قوم کی ترقی و ترقی کریں گے۔ تو کوئی بات بھی تھی۔ "اکثر صاحب" یہ قوم کسی مردمان کی منظرہ جو ملک ہفتہ روزہ چٹان اور ہفت روزہ

## "ساوات" لاہور

یہ سے عروج پر پہنچی ہوئی ہے۔ اس وقت کا انقلابی قائد اٹھاتے ہوئے تھا کہ لاہور میں صاحب نے بھی اپنی جماعت کے قیام کے سوا اس سے جزئی فیضانِ حق کے اندر ہی اپنا دل پر تنقید شروع کر دی ہے۔ اس سے چنانچہ بعض تیرا کو جو ترقی حضرت کی لشیات سے واقف نہیں ہیں غلط فہمی برپا ہو رہی ہے کہ شاید قادی صاحب جزئی فیضانِ حق کے مخالف ہیں۔ بے مخالفت صرف توڑا سکتا ہے۔ قادی صاحب جو جزئی فیضانِ حق صاحب کو غرض کر سکتے کے سے سو دیکھتے عوام سناٹے کو جا کر قرار دینے کا لڑائی دے سکتے ہیں۔ ان سے ہر قسم کے کامیابی کی توقع کی جا سکتی ہے۔ صبر کی خیال ہے کہ قادی صاحب اسلام کے نام پر یہ نئی جماعت اپنے حق میں ترقی کے لیے ایک جانب نواز شریف کے اشارے پر قائم کر رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت ملک میں برپا فرسے کی اکثریت ہے اور اس کی قیادت میں خواہ امر لڑائی صاحب صدر جمیعت کے اپنے پاکستان کے اہل حق ہیں۔ نواز شریف صاحب چاہتے ہیں کہ اس فرسے کی قیادت لڑائی میں لے آئیں۔ چنانچہ ان کے لیے اور ان کے لیے تو جی تو جی ان کے



# دعوتِ مبارکہ۔ وہابی بنام طاہر القادری

اس منہ سے جس سے بزرگوں کے "اہلِ امام و مرقا" یہ  
 ہونگے ہوئے ہیں یا اُس منہ سے جس سے کہتے ہیں  
 بھروسہ، غارِ حرام میں فرشتہ آیا تھا دیکھو میری بیٹی  
 کلمہ کہہ کر بھی بتاؤ۔ اُن کا سبب کالینج بھی جو ہے  
 وہ طاہر مرزا جو نہ چھپا کر پاکستان سے مغرب و  
 قند آئے تھے منہ سینا ہر پاکستان آئے کہتے ہیں  
 وہ حضرت طاہر اپتہ ہے ایسا نہ ہو گا اور میری دام  
 داہ جو جائے گی، یہ ایسے ہی ہے جیسے دات کوئی  
 کہو دے دیکھنا صبح سویرے نکلے کا قیود مشنی  
 ہو گی حد تک کہو دے مجھے بزرگ مانو میں نے  
 جیسا کہا ویسا ہوا۔

**چیلنج**۔۔۔ باقی رہی حضرت قادری کے چیلنج کی  
 بات تو انہیں میں چیلنج کرتا ہوں یہ میرے سلف  
 مبارک کریں۔ میں کہتا ہوں اُن پر غلبہ حرام میں فرشتہ  
 نہیں آیا یہ جو صوفیوں کہتے ہیں۔ یہ مبارک کریں  
 رسول اللہ کے اُن کے پاس عالمِ ہندو میں آئے ہیں  
 • ادارہ شہاب القرآن میں لوگوں کی زمین بلا چھپے  
 قابل کرنے پر۔ اتفاقِ دالوں کا ملاوٹ کا ان پر  
 • کوڑا خرینچ کی کوارنٹائن پر۔ جناب طاہر اذہارین  
 کے بیٹوں کے، حقو کے معاملے کی ریفیسی، صداقت پر  
 • انتظامیہ کے ان کے جلوس دینے میں اعانت پر جو اور  
 مسقی حضرت کے حصول پر۔

جو نام سے نکالوں وہ نکلیں ہیں، یہ چھپو ہو آئے کہ شکر و تحم  
 و تمنا، (تفصیل پوری ملت مغربہ کا سلام ادا ہو کر آگے لگنا)

• ڈرامہ نگاری، ڈرامہ سازی اور ڈرامہ بازی  
 • قصہ کہانی، افسانہ نگاری میرے ملک میں شہرت  
 کا ایک حربہ، حربہ بازیابی ملک کا بچاؤ ہے، انا کا میری  
 • شہر سے منبر تک پہنچ کر پہنچا بنا بنا کر تصاویر کو  
 • منہ بچ قیادت کی طرف مدد دواں ہے، حکومت کے  
 استادوں پر حکومت کے خلاف غریب بازی، ملک کو شہر  
 چلنے والے خود غمو بازیٹے ہوئے ہیں، اور تو اور  
 "نبوت پر باخدا" لے "دائے مجرم کے خلاف مظاہرے  
 کرتے کرتے حضرت طاہر القادری، مبارک تک آن  
 پہنچے ہیں اور صحابی مظاہرے کو مشتم نبوت کا غور  
 کا رنگ دے بیٹھے ہیں، حضرت نے یہ نہیں بتایا کہ  
 انہوں نے لوگوں کو ایک غلط فیصلہ پر جنم دیا کیوں بنایا؟  
 اور پھر خود مولیٰ و زری را علی کے ہمراہ "عبروں" کے  
 پاس کیوں جایا؟ اور معاملہ دایہ طاقت میں  
 کیونکر ملے پڑا؟ حضرت اپنے شعر و نثر میں قصا و  
 بیانی ملک ہی رہتے تو کچھ حد میں رہتے، لڑی کتب  
 میں سلف صالحین کو دور کی بات، اپنے ہی ملک  
 کے خلاف بھی رہتے ہیں، نہ ان پر حاکم و منتقم و کر  
 ایسے میں ایسا ہوتا ایسوں کی خدات اور ناکستی ہے  
 • اس طرح تو جو تاپے اس طرح کے کاموں میں  
 (جس کاموں میں جناب پرکھے ہیں، عوام کے ساتھ کیا  
 اور پھر ختم نبوت کا پرچہ بھنے کی کوشش کریں حضرت  
 قادری کس منہ سے فلم نبوت کی بات کرتے ہیں

(ادھر کفن ہزاروں اُدھر رازداری)

# جنگ خفیہ پورٹ

”مکرمی وزیر اعلیٰ پنجاب نواز خیرین عید لاہور کے تیسرے روز کو شہر پہنچے اور اسے منہاج القرآن کے سربراہ پروفیٹر طاہر طاہر القادری علیہ السلام کے ہمراہ سمیٹے ان کے دورے کا مقصد وزیر طاہر طاہر القادری علیہ السلام کی قادیانی قادیانی کے صاحبزادوں کے بیت اہلکار کا معاملہ طے کرنا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے وزیر اعلیٰ پنجابستان میر ظفر اللہ خاں کے ہمراہ خان آفت نکلات سے ملاقات کی اس ملاقات میں علامہ طاہر القادری بھی موجود تھے۔ باہمی گفتگو کے بعد مولوی طاہر نے یہ طے پا گیا کہ معاملہ کو مزید طے کیا دیا جائے اور کوئی آپرو منڈاٹہ ملاقاتیں کر لیا جائے۔

• چنانچہ سلیمان دائود ماراگست کی شام اٹھانے میں طلب کیا گیا۔ جو کچھ دیر بھانے میں رہا اور اسی رات ملاقات پر دہلی پر گھر آگیا۔ یہ لیس نے ہی مخالفت کی۔ چنانچہ ان کی تلخی پر مراد پہلوا تھوڑے۔ کہ پولیس نے خود ہی مخالفت کی ہے۔ بات بھی قابل ذکر ہے کہ سیدنا طاہر طاہر القادری کے شہزادگان اور سلیمان دائود کی عمریں بھی کوئی بائیس پچیس سال کے درمیان ہیں۔ شہزادگان سلیمان دائود کے چھوٹی زاد بھائی اور وہ ان کا موصوفی ہے۔ شہزادگان کی ان صاحبزادیوں کی عمریں سلیمان دائود کی دادی صاحبہ ہیں۔ چونکہ شہزادگان کی نان صاحبہ نے اپنے حرم شوہر کی ایک یا دو ملاقاتیں کار نہیں جسے وہی تھی اس لئے تنازعہ مچا اور سلیمان دائود نے جلدی کا پرچہ

کھڑا کر کے پولیس کی معیت میں شہزادگان کو اغوا کیا۔ ایک ایسا واقعہ جو دو قریبی رشتہ داروں کا بھی نہایت لاپتہ۔ اسی کے حوالے سے آسمان پر چلنے لگا۔ اور پروفیٹر طاہر القادری نے اغوا کو ایک ایجنٹ بنانے کی کوشش کی اور کمال ہزارندہ سے کچھ بتائے بغیر ایک دنیا کو یہ پتہ چلا کہ بلوچستان میں کوئی بیت بڑا سا دروہنا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے ایک منہ کا حق و باطل بنا ہو گیا ہے۔ تنازعہ کا تعلق تعلیمہ عظیمہ رکھنے کا سربراہی کا ہے۔

روزنامہ جنگ لاہور ۱۹ اگست ۱۹۹۸ء

ماہنامہ اردو ڈائجسٹ لاہور ۱۹ اگست ۱۹۹۸ء

بھوانی پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا سسپنس۔

## ایک انکشاف

پروفیٹر طاہر القادری صاحب کے پاس ہم ملے تھے ناگہان و آخر حیاتی کے خلاف جرحے بیان پر کارروائی ہو سکے ہیں۔

• انہوں ایک دفعہ نو ملاقات سے شروع ہو کر دوسری دفعہ صاف کہا کہ میں عوامی سڑک کے احتجاج کا قائل نہیں ہوں یہ عوامی احتجاج اثر پذیر نہیں ہوتا۔ بلکہ ابھی جب ان کی کورٹ میں اس مقدمہ کی سماعت ہو گی تب اگر میری ضرورت پڑی تو میں وہاں آ کر بات کروں گا۔ لیکن سڑک پر نا عوامی جلسوں میں اچھا نہیں کہتا۔

• طاہر القادری صاحب کے اس رویے سے ہم نہایت ہی پریشان ہوئے اور پھر چند دن بعد بسلسلہ ”واقعہ مراد“ انہیں عوامی سڑک کے احتجاج میں بھی دیکھا۔ انھوں نے کہنا کہ اس سڑکار رحمتی اللہ علیہ وسلم کی خاطر تو نہ کہنے لیکن دائود کو ملنے کی خاطر انھوں نے پچھلے اشتہارات بھی اور سڑکوں پر فساد بھی کرنے سے باز نہیں آئے۔ ان کی اس روش سے سخت دل برداشتہ ہیں۔ چنانچہ ان کی طرف خود ہی کامیاب خطاب کیا۔ (مصلحتاً ان کی طرف اشارہ کرنا ہے)

# پروفیسر طاہر القادری کے نام کھلا خط

دھمکیاں مگر آپ اور آپ کے حامی مرنے والے ہیں۔  
حضرت مولانا سراج ابوداؤد خرمصاوی صاحب دواست  
براہیم پور بریلوی، دھمکیاں اور الزام تراشیوں  
پر مشتمل گندہ خطوط لکھ رہے ہیں۔ اس میں آپ کے حامیوں  
کی طرف سے علامہ ابوداؤد خرمصاوی صاحب مدظلہ العالی  
کے خلاف چند الزامات و اتہامات سے بھرپور گندہ خط  
سجے ہیں۔ میں یہ کوئی دلیل نہیں، کوئی پان نہیں ہے  
اور حقیقت سے ان الزامات کا قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔  
دکسن الزام کا ثبوت ہے۔ مذ دلیل ہے۔ حضرت علامہ  
ابوداؤد خرمصاوی صاحب کا کوئی فتویٰ کوئی تحقیق ذاتی  
یا انفرادی نہیں ہوتی۔ وہ تو مسکات المہنت کے دوسرے  
علمت مسکت المہنت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے  
ممبر ہیں۔ مسکات دوسرے کے ترجمان ہیں۔ ان کی کوئی  
اپنی تحقیق اور ان کی کوئی ذاتی تسک نہیں ہوتا۔

علمنا در مسند بنی آدم کی کتاب میں اپنے دل کی گری نہیں  
لکھائی جاسکتی۔ موضوع و مسئلہ زیر بحث سے ہٹ کر  
اور دوسروں کے کندھے پر ہدف لگ دیکر گریں پانی پانی  
اب پروفیسر صاحب سے استدعا ہے کہ وہ اپنے  
پیدا کردہ اس فتنہ کو ہی ختم کرائیں کہ وہ اپنی انفرادی  
تفویضات سے رجوع فرما کر اہل علم و سنت و مسکات  
المہنت امام ابوست کی طرف رجوع کریں۔ میلہا ہیج  
فاصلی طوعی عامہ کریں۔ اندھ قالی قبول حق کی توفیق  
میں اور ہم سب کو فخر و عار سے بچائے۔ اہل  
علم و سنت کا احتجاج تعیب فرشتے، آمین ثم آمین۔  
ابوست مولانا سراج ابوداؤد خرمصاوی صاحب مدظلہ العالی

جناب پروفیسر صاحب سلام ملوں! لوگ  
آپ کو مولانا، علامہ، ڈاکٹر، پروفیسر و خطیب اویس  
مستحق قومانہ کہتے ہیں۔ لیکن دنیائے سنیقت میں  
آپ کو امام و مجدد یا مجدد کوئی بھی نہیں مانتے۔  
نہ آپ کو سنیقت میں کوئی و غضا غازی دین ذاتی  
کونے دیکھا۔ نہ آپ اس کی کوسنت میں قومانہ اس  
سے بلاوجہ فتنہ چڑھتا۔ آپ کی شخصیت مجروح  
ہو گئی ہے۔ آپ کو چھوڑ جائیں گے۔ آپ گمراہ  
گمراہ۔ دونوں کے ہی نہیں رہیں گے۔ محترم  
ابوست حضرت علامہ مفتی تقی علی صاحب  
مدظلہ العالی ترمذی ابوست حضرت علامہ ابوداؤد خرمصاوی  
مدظلہ العالی صاحب دواست براہیم پور بریلوی مفتی تقی علی  
قادری، جناب شیخ موصاحب قادری کراچی کی طرف  
سے آپ کو جو سوالات کئے ہیں۔ آپ سے جو  
وضاحتیں چاہی ہیں۔ ان کا واضح جواب صاف کر دیں۔  
شریعت کی روشنی میں مناجات فرمائیے اور اس فتنہ کو  
نہ بڑھنے دیجئے۔ اپنی شخصیت کو مجروح نہ ہونے  
دیجئے۔ کیا اچھا بڑا کتاب اپنے آپ کو ابوست  
کے تابع کریں۔ شریعت تو یہ ہے کہ آپ کے  
حماری شیعوں، دہریوں، برہمنوں، سورتوں  
سمیت تمام فرقوں کو مسلمان قرار دے کر تمام فرقوں سے  
دوستی لگائی جائے کہ باہر بڑا ہے۔ اور جو کچھ  
اپنے لئے ان سے کہتے اور دہرہ پڑھتے ہیں۔  
اس سے بڑی دنیائے سنیقت آپ کے تصور خداوند تعالیٰ  
کے احسن آپ کے قضاہ میں ہے۔

# قائد انقلاب یا امام القلتہ ؟

(مرزا غلام احمد قادیانی کو آپام ہوتا تھا۔ اور مسٹر طاہر جھنگوی کو بشارتیں )

سے دیکھا ہے۔ ان کے خطرات کو خلاصہ یہ ہے کہ  
 • وہ جتنا سچ ہے، اتنا سچہ آخر ہی ہے، احسان فرزند  
 ہے۔ • جن لوگوں کو اس نے اپنے گرد جمع کیا ہے۔ وہ  
 خونی عقیدہ لوگ ہیں۔ جن کے لئے محمد صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی طرح بشارت کی پیشین گوئی کی ہے۔  
 • دیتے اور قصاص کا ستودہ اس کی ہدایت سے ملنے  
 میں نفاذ کیا۔ • حرمت کو گواہی کے لئے پر اس نے سچے  
 انگ روش انقلاب کی۔ لیکن اس کی آب و ہوا کی ضرورت  
 یا مخالفت کا حقیقی سبب اس کی تقریر بشارت ہے۔

بشارتوں کی بنیاد پر کوئی تحریک برپا کر سکتے کا  
 مسئلہ اس سے پہلے گزر چکا ہے، سو سالوں میں ہزار  
 غلام احمد قادیانی نے شریعت کیا تھا۔ اور اب خود طاہر  
 جھنگوی کر رہا ہے۔

خیمہ موت • اس کے چھوٹے، مکار اور غریب چوڑے  
 کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ وہ مسیحیہ انارکونی  
 انکم کے اس سے پرہیز کرتا ہے کہ وہ دھوئے وارپت  
 — وہ انہی کے اندر سے مستحق بھول جاتے ہیں  
 کہ انارکونی انکم کا شکرت ہزاروں کے بھروسے ہیں  
 پھر وہ سولہ ہرگز نہیں آیا کرتے تھے۔ وہ ٹھیکرہ  
 گھوڑے چاہی ہادی سے سولی فرما کر تے۔

اور جب عوام کے سولہ جوتے کی ہادی جوتے — تو  
 امیر انور مہینے چوتے کے باوجود غلام کے گھوڑے کی  
 چکی پر گرا گئے تھے پدا کرتے تھے۔ یہ کتاب  
 حضانہ کے لئے سب سے زیادہ موزوں ہے۔ لیکن انور

پرومیسر جو طاہر راج جو لکھ رہے ہیں۔ یہ لکھ رہے ہیں  
 قادیانی اور جمہور انہی رائے پر (لکھتے وقت) کی بدولت  
 سے۔ • نواز خٹک نے اسے لکھ لکھ لکھ

سو پیٹ کا دم اس نہیں۔ • جمہور انکم پیٹنے کا زور  
 بھی فراہم کیا۔ • جمہور انکم کی قربت کے سبب انہی  
 اور خدا کی اطلاع کے ہر وارے اس کے لئے کھولتے  
 • جمہور انکم نے اپنے خیالات کی اشاعت کے لئے  
 اسے "وقت" کو پیٹ ڈرام ہوا کیا

جس حالت میں جو بھٹ پر وقت پیکش ہو کر کا شکر  
 بازی ہو۔ • دونوں کی سمیت میں جمہور تریجہ پیکر و برسر  
 کر آتے ہیں۔ • اور جس کے انوکھ کی نیت کی طرف  
 ایک آواز سے کے مطابق لکھا اب سے زیادہ ہے  
 • اور جس کے پسند و پسپاں کا کارڈ اور اسی قیل

کے لوگ ہیں۔ • اس کا نامی کا علموار ہے۔  
 وہ انہی میں مسطورہ انقلاب برپا کیا جاتا ہے  
 — اور اس طرف کے لئے اس نے ۵۰۰ روپے اور  
 سات کے آخری ہر سوچ و روزہ نامور میں پکنا پیپرز  
 سو مندر پاکستان کی تحریک کے قیام کا اعلان کیا  
 — پھر "سرخ" اور "سبز" نامی مشرکوں کی انقلاب  
 کا ایک ایک پیادہ کو شمشیر تھی۔

ادوارہ مشہور القرائن کا بان کیا ہے اور کیا کرنا  
 چاہتا ہے۔ • اس کی موجودہ خدمات کے لئے  
 اس کے آئندہ عزم کو انسان کیا پاسکتا ہے ہیں  
 لوگ سے اسے کو شمشیر پیکر میں برپا میں قریب

نے کبھی بدعتوں کی بنیاد پر کاروبار کے مسئلے پر سیاست چلائے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اسوقت فاروقی کی کوئی ایسی بات ہے جس پر مسٹر طاہر القادری عمل پیرا ہے؟

جواب: چہ نسبت خاک و پاؤں ایک

یہ احمق ایسی بات کہہ کر فتنہ پڑھتی اور "منہ اندوڑی کے دور کا موازنہ رسول اکرم کے کرتے و در سے کرتا ہے" اس لائق سے کہ جس طرح رسول اکرم کرتے ہیں وہی حال تک غلامی جیلین کے بدترین جاکر سیاسی انقلاب کا ہے۔ اس طرح ہم بھی اب ملک غلامی سے دینی حرکات و سرائیم جیلین کے جدا کر دینے کی سقراطی کوششیں ہیں۔ عقل اور ضمیر کی اپیل کی اس سے بڑھ کر اور کوئی سند رہ نہیں ہو سکتا۔ یہ ہے واقعہ جیسا کہ رسول اکرم نے انقلاب کا آغاز دین سے کیا۔ اس پر قوت کو یہ علم نہیں کہ انقلاب کا آغاز تو کج فائدہ ہے "لا الہ الا اللہ"۔

کہنے سے بڑا حق۔ اور اسلامی انقلاب کا آغاز کافر و انجمن لا الہ الا اللہ ہے۔ دین میں اسلام کو جو کامیابیاں جویش۔ وہ کی کامیابی کی کہ وہی منہ نہیں۔ عقیدے کا وہ انقلاب جو کل قلب مابیت کر دیتا ہے۔ وہ کہتے ہیں وہ فاضل اور اس زمانے کی قدر میں صرف کائنات کو کسی نو فخرین کسی مینار الحق اور کسی حقیر نظام کی احادیث اسباب و سرچشموں خاص ذہنی۔ قریش کرتے ہی کے لئے "انقلاب مسجد" نہیں۔ شعب الی طالب تیار کی تھی۔ بارود

یاد کی جرح کے ساتھ ہی کی تو اٹھ بیٹھ موفی دیتے پر لڑا کر کیا کرتے تھے۔

تجاسیس انقلاب کا فقر نس کے نام پر مشر طاہر القادری

نے ہر فتنی کو جو ڈرامہ کیا۔ وہ اس ریلوے سے تو قلعی کا نام دیا۔ کہ اگر وہی کام سرایے اس کا فقر نس کے اجتماع و اشتراک پر فخر کیا گیا۔ کامیابی اس کے منہ سے ہی ایک جیلین نہیں۔ یہ پناہ و سہاکی کی بدلت ہیں جیلین ہزار آدمیوں کو اکٹھا کر لینا سمون بات ہے۔ اور محتاج لوگوں کی حرم دلچسپی۔ اپنی تیار ہیں کو کئی دور کی تیاریوں سے منہ قرار جیتنے کے مشر ایک غلام ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس

ویں۔ اور جس سیاست کے پیش کوئے کام مشر طاہر کا آئندہ ہوگا۔ وہ غیر مسلموں کو سب سے زیادہ سوت کرتا ہے۔ قادیانوں کے گھروں میں تو بالخصوص خوشی کے شادیاتے بچہ جیتے ہیں۔ کہ مصطفیٰ انقلاب اور اسوقت فاروقی کے ایک جبار سٹے انہیں ایک پلیٹ قدم مہیا کر دیا ہے۔ مشر طاہر القادری سے جس جرح سے قادیانوں کو اپنے ساتھ لے کر لاہور کی کیا ہے۔ اس سے یہ اعزاز ملتا و شوار نہیں کہ جو مشر دس بارہ برس مشر طاہر سے کسی منصوبہ کے تحت گزارے۔ ان حالات میں قادیانوں سے ان کے ورثہ و ریلوے کی فنی کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ وہ جرح کر جیتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں۔ وہ قادیانوں اور غیر مسلم طاقتوں کی شر پر کر جیتے ہیں۔ اور پاکستان کی بنیادوں پر چلنے والے کھانا بھی مشر طاہر کو اپنی طاقتوں سے تیار کیا۔ قادیانوں سے تو مشر طاہر سے اپنا تعلق توڑ لیا ہے۔ قادیانوں اس دنیا میں نہیں سے۔ بے سے کہ ایک عید نظامی رو چلتے ہیں۔ ان سے بچا جا سکتا ہے کہ حضرت یہ آپ اپنی امتحان میں ملک و ملت کے لئے سانیہ کی بدعتیں کبھی کر جیتے ہیں؟

# جماعت سیکولر مودرن سائنس

پنجاب یونیورسٹی میں حصول تعلیم کے دوران علامہ قادری کے اندر ایک دلچسپی کا احساس پیدا ہوا۔ جب انہیں سے ایک کلاس فیئر ملائی کہ فاروق کی پیشکش کرتے ہوئے کیا کہہ گا

”وہ مولانا مودودی سے بڑا دلچسپا چلتے ہیں“  
 شروع میں کہ اچھے طالب علم انہوں نے مولانا مودودی کے طریق کار اور عظیم پرنسپل سے متاثر کیا۔ جس ان کا تعلق نہیں ہے کہ علامہ علامہ قادری نے اپنی بیشتر اصطلاحیں مولانا مودودی سے مستعار لی ہیں۔ وہ آج بھی انہیں کے آثار پر اپنا اثراتی انظر یہی کرتے ہیں۔

سیکولر جماعت سابر القادری برعری کتب فکر سے تعلق رکھنے کے باوجود ایک ایسی جماعت قائم کرنے کے خواہشمند ہیں جس میں برعریوں کے عقائد شیعا مجددین اور ولایتی ممالک میں قائم ہو سکیں۔ عام اندازوں کے برعریوں میں ایک فرقہ بندی نہیں۔ سیکولر مذہب جماعت ہو گی۔

جس کے پیٹ فوہم سے مصطفوی الکتاب کا لغو نہ ہونے دے گا۔ لیکن اس میں ہر فرقہ کے عناصر جمع ہوں گے۔  
 عابد حسین حالی کی ہی علامہ القادری نے عید وائل کے بنی پر پیش کی تھی وہاں سرگیت نوشی، سہو، عابد حسین، دھرم، اکو، پانچ پانی میں شریعت اور شیعہ غرضی کا سربراہ کی کی پیشکش کی تھی۔ جو اس پر مدد دیتے پسند نہ آئی تھے قبول نہیں کی۔

علامہ علیہ القادری کے ہر فرقہ پرستوں کو  
 میں۔ ایک رنگ و روئی کرنے والے کو پسند نہ آئے گا۔ خود  
 ایک ایک بار مصروف شیخہ بیوت کو، قصہ قریبی لکھے۔ اور

میں مولانا کی تقریب سے خطاب کیا۔ یہ گنتہ پیشہ ان کے ذہن میں تھا کہ اگر کل انہیں مسابقت میں حصہ لینا ہے۔ تو انہیں شیعوں، دلہنوں، اور اہل مدرثری کو مخالف تقریبوں آگے پاس ہے۔ انہوں نے کسی بھی فرقے آئے کہ لکھائے۔ اس پر کسی شکل میں سے گریز کیا۔ وہ صحت مند  
 ”نہا“ ۱۰ ستمبر ۲۰۰۳ء میں ۱۹۰۹ء

پیشہ ہوا بزرگ علامہ قادری کو اکثر مخالف نے بڑی مدد میں سے لڑا ہے۔ تقریب میں فراتے ہیں اور تقریبوں میں دیکھتے ہیں اپنی برعری کے مدد سے مگر مگر دیکھتے ہیں۔ انہیں سے اپنے ہم خیالوں کو روک کر دیکھتے ہیں۔ علامہ مودودی کے بہت سے حمایت خصوصاً مسلم ہونے گفت و گو کا اعتبار سے دکان پر گزرا گئے ہیں۔ لیکن اس سے علامہ مودودی ہونے اور وہی ہونے وہاں کی جگہ کی ہیں۔ وہ اپنے عقائد اختلاف میں اپنی شخصیت کو یکساں نہیں دیکھتے بزرگ علامہ قادری کے مودودی ہونے سے باوجود ہیں۔ اپنے دارگاہ کے مودودیہ مباحث کی بھی دعا انہوں نے بخاری ہے کہ خود اپنے لئے بھی اثر قلم کے قصہ میں عنایت اور طاقت کا مسطورہ اشعار کو لکھا ہے۔

اب حضرت صاحب مباحث کے کوپے میں رقم رکھتے ہیں۔ اس کے خیال میں ان کے ان کا تعلق سفر کا ہر وہاں سے کہ اس کے لئے تعلیم باکرہ و تدبیر کا آگاہ کر دیا ہے اور ان کے جنرل خیا انہوں کے دور پر شہر مودودی (صلی علیہ وسلم) اپنے انہوں جنرل صاحب کے دور میں با اثر اور بار بار سفر ہوں خاص میں ہی نہیں بلکہ حاجت کے مرتبہ بھی ہائیں اور اپنے قلم و خط سے اس کو شکر گزار کرتے ہیں۔ جنرل صاحب کی رضاعت کے بعد انہیں ان کی نسبت ایک پر شہر



جملے کی عداوت کیسے دی جاسکتی ہے ؟

اگر جنرل صاحب کی نیت خراب تھی وہ اسلام کے نام پر دھوکہ دے رہے تھے۔ تو پھر جناب طاہر القادری سیّد زلمیں و ظلمین اور صاحب علم بلکہ صاحب منہاج القرآن کو تو سر پر گولی باز نہ کر سکتی ہیں آجانا چاہئے تھا۔ جنرل صاحب کے خصوصی نائبہ محمد میاں نواز شریفین کا سرپرست بن جانے کا تاثر نہیں دینا چاہئے تھا۔ جناب طاہر القادری گزشتہ گیارہ برسوں میں کسی مسئلے پر حرکت میں آئے تھے تو وہ ان کے سر صاحب کے صاحبزادان کے جینے افزا کا سادہ تھا۔ اس پر انہوں نے ہلوس بھی نکالا۔ تقریری بھی کیں پر کسی کو نظر نہیں بھی گئی۔ البتہ جنم بھی دیکھو۔ وہ کیا ہی ہیں دیں۔ لیکن ان کے حوالہ کسی سناٹ میں لگا کر ان کا تقریباً پورے تین سو فیصد بھی گئی۔ "خداوند ملک" کے ہم پر تو کم کو بھکاری "آجانا چاہئے" وہ دیکھتے تھے اور اسلام کے نام پر وہ تو ان کو دھوکہ دیا جانا ہوا۔ وہ گھر سے باہر نہیں نکلے۔ کیا اسلام پر صاحب کے صاحبزادان سے بھی کم اہمیت کا مسئلہ تھا تو جنت "زندگی" لاہور ۱۱ مئی ۱۹۹۸ء

## اپنے محسن کے خلاف کیوں ؟

"موسم قادری صاحب نے شہید فیضان الحق کی تہنیت کا اہتمام کرتے ہوئے خود اپنے وجود کی تلقین کی کہ کشتی کا چر۔ کوئی نہیں جانتا کہ قادری صاحب موصوف کو مذہبی عقول میں متعارف کرواتے ہیں۔ فیضان الحق کے دستارِ میاں نواز شریفین کی سماجی و سرکاری ہی کو اعلیٰ و اعلیٰ ہیں گزشتہ دس سالوں میں شہید فیضان کے دست و پاؤں نواز شریف

کی جامعہ آفاق کی وسعت سے سرکاری مذاہن کی ہدایت تک رسائی۔ اور منہاج القرآن کے قیام سے مذہبی عقول میں تعارف نئے انہیں یہ مقام عطا کیا ہے۔ کہ آج وہ پاکستان کے اہل دانش کے سنیے قوی و قوی مسلح پر نمایاں ہوئے ہیں۔ بعد اپنے ہی عقول غصہ و غضب فیاضہ کو اسلام کا ساتھ دیتے ہیں کہ سوچنے اور جاننے صدر کے ذکر کو اقبال کے کلمہ و کلمہ تعزیرات کو دھندلاتے سے تعبیر کر رہے ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قادری صاحب کی یہ حرکتی فکر گزشتہ دس سالوں میں کیوں یاد نہیں آئی۔ شاید وہ جو کارنامے پہنچاتے ہوئے صدر فیاض کی مخالفت سے سوجھ بوجھ کرکری میکر لکھتے ہیں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ قادری صاحب موصوف کو شاید یاد نہیں رہا کہ انہیں بڑھکوں سے وہ کہہ رہے ہیں کہ ان کا وہ ماہ حاصل کر لیں گے۔ لیکن اپنے ہی کسی کی بعد موت کو عداوت سے وہ مذہبی عقول اور اخلاقی میاں کی کشتی رکھنے والے مسلمانوں کی نظروں میں ہمیشہ کے لئے خیر مشہور بلکہ سادہ زبان میں "بے اعتبار" ہو کر رہ جائیگے۔ یہاں قادری صاحب اسلامیان پاکستان کی نظروں میں کوثرِ نبوی گوید رکھیں۔ طاہر القادری کی اس کا اہوائی کی کشتی اور احسان فراموشی پر مبنی رافضی غریب کی روش حاکم ہوا میں اختر شہزادی کی زبان میں بہت ہو گی۔

انہیں اپنی صورت پر دیکھ کر ان کا کعبہ تھا میرے عشقِ رسول کو اختر دعا دیں۔

برو فیض محمد اعظمی

محکم دلائل کا قلمی مزید (سابقہ قصہ دیدار شہید فیضان گوید) (جنتِ مدینہ) "زندگی" لاہور ۱۹ مئی ۱۹۹۸ء

## روزنامہ "قومی آواز" کراچی

پاکستان کے عوامی تحریک کے چیئرمین طاہر القادری صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر ہر فرد کے تین حقوقوں کو چھانسی پر چڑھا دیا جائے تو خود بخود ختم ہو سکتی ہے طاہر القادری جوادار منہاج القرآن کے باقی بھی ہیں۔

- حالات سے بھید ہو کر آسانی ہو کر رہ گئے ہیں اور انہوں نے حوائی تحریک کے نام سے ایک سب سے بڑا عظیم ہونے قائم کیا ہے۔ جس میں غیر مسلموں کی شمولیت کے لئے عورتوں اور قادیانوں کی شرکت کے لئے مخصوص گھنٹا فکس رکھی ہے۔
- طاہر القادری صاحب سے جب ان کی سابقہ ملازمت "کے حواس" سے ان کی تیکر تحریک کے بارے میں سوال کیا گیا، تو انہوں نے کہا کہ ان کی تحریک کا ادارہ منہاج القرآن کوئی تقابلی نہیں ہے۔ ہر ایک کے میں نہیں آتا کہ ہر کس نام کی دہندہ اور اس سے است کاری ہے۔ اور ہر فرد کے تین میں مولویوں کو بھائی کے حقوق کو ہی شرح تین کے مطابق ہے۔ اور انہوں نے ادارہ منہاج القرآن کے تین میں مولویوں کو بھی چھانسی کے لئے استعمال کیا ہے۔ قادیان صاحب کو علم نہیں ہے کہ اور سب سے سے لادین گفتافت فروغ پاتی ہے اور انہیں لادینیت کے فروغ کی اجازت ہرگز نہیں دی جاسکتی۔ قادیان صاحب سے ہر ایک ہائے مصلحت اور حدود گزارتی ہے۔ کہ وہ اپنے اوزار خودی سے سب سے کے تحت مسئلہ ظاہر کو دیکھیں اور ان کے فوائد سے انہیں ذکاوتی بھی نہیں تھے۔ نہ غیر مسلم۔ وہ طین الابداح

روزنامہ "قومی آواز" کراچی، ۱۰ جولائی، ۱۹۸۹ء

## ہفت روزہ "احوال" کراچی

پروفیسر طاہر القادری بطور ایک سب سے بڑے آدمی کے آگے بڑھنے کے بجائے مسلسل ترقی منکوں کو ملنے دیکھتی رہے ہیں۔ ان کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے جہنم کی تسلی میں مست اسامیہ کی تقدیر کا ہمارا ہے۔ اور وہ اس پر قسمت اور فریب خود قوم کو انقلاب مصطفیٰ کی منزل سے ہٹا کر دیں گے۔

- لیکن ان سے وابستہ ایسی عام تو قات باہمی ہیں۔ بدلتی ہیں۔ اپنی سب سے جماعت کا اسٹیج کرنے کے بعد پروفیسر طاہر القادری کا حال اس میدان میں ہو گیا ہے جو اپنے ہی جہنم میں پھنس کر گیا ہے۔ صرف قادیانوں کی عقلیت میں ان کی تعداد ہائی کے لئے شاید رخصت آئے ہیں کہ ان کے اپنے بچے صاحب ہی تصویر حیرت بنے ہوئے ہیں۔ انہیں سب سے پہلے عورت کی سربراہی کے حوالہ عدم جواب کی بحث کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن اس مسئلے پر انہیں پار ہے اور مسلسل تردد و فضا کے پتھر میں لپکتے پختہ ہیں۔ ریاست میں آج سے قبل ایک طرف عورت کی سربراہی کو کسی بھی صورت قبول نہ کرنے کے بارے میں پروفیسر صاحب کا اذکار بیان اور طرز استدلال ہے۔ مگر دوسری جانب وہ عورت کی سربراہی کو قبول نہ کرنے والوں کو شکست بخونہ کہہ کر مسلم نہیں گنیں کہ عورتی کر کے کیا حاصل کرتا ہے۔
- انہوں نے تو اس بات پر کہ عورت کی سربراہی کے بارے میں جوابات کو مشفقانہ پروفیسر صاحب کی طرح نہیں آتی تھی۔ پتیل پانی کے مرکز میں برسرِ اقتدار کے ختم ہونے کی بھرپور آگاہی۔

خداوند تعالیٰ میرے لئے، دل بندھے کہ میری حالت  
 کو جو دینی میں بیکاری ہے شکستانی میں نیکاری  
**قصیدہ تمجیدی** پر وہ فیروز صاحب کا ایک اور بیان  
 ان کے لئے جانتے جاننا خواہے اور اس بات میں  
 کوئی مصالحت نہیں کہ اس ایک بیان سے ان کے اندر  
 کے ظاہر القاری کو کل طور پر بے نقاب کر دیا ہے۔  
 ایرانی و تعلیٹ لاہور میں آیت اللہ نجفی کی یاد  
 میں مستفادہ ایک تقریر علی ایلاس سے خط ب کہتے  
 ہوئے، انہوں نے صاحب نجفی کو خراج تحسین پیش کرتے  
 ہوئے کہا کہ: "آپ مشرت علی رضی اللہ عنہ کی شرح  
 زمرہ ہے اور امام حسین بنی اندر عنہ کی طرح دنیا سے  
 رحلت ہوئے۔" قاری صاحب جوش غزوات یا  
 جوش خدا جنت میں ایسی جنت سی باطن کہ جنتے ہیں  
 جن کی ہر میں انہیں ترمیم کوئی برائی ہے لیکن ان کا  
 یہ بیان اب سے جس کی ابھی تک ترمیم یا وفاق  
 نہیں کی گئی ہے۔ یہ بیان جس روز انہار جنت میں شائع  
 ہوا، شیخہ اور سنی دونوں مانتا تب فکر کے حیر سے  
 اس کی مذمت کی اور اس پر اپنی ۲۰ پسندیدگی کا اظہار کیا۔  
 قلم پر وہ فیروز صاحب نے ترجمہ میں اگر مترجمان  
 پر وفات پائے دالے ایک ہر معجزہ ایرانی را خدا کو  
 کر چائے پیچھے ہوئے سرگزاروں میں ہیں دل سے  
 جوئے پہاڑ ہر سر پر کام معلوم سے تشبیہ و تکرار  
 فاسک و سولہ میں اندر میری دل کی شان میں جس گشتی کا  
 ارتکاب کیا ہے اس پر انہیں پوری قوم اور تمام مملکت  
 سے معافی طلب کرنی چاہئے تھی، مگر براہ راست  
 خود غائی اور سیاسی معصیتوں کا کہلے انہیں ایسا نہیں  
 کہنے دیا کہ جانتے چند روز بعد جب یہ فیروز صاحب

مناجی القروانی مسجد میں جلسہ برقرار کر رہے تھے۔ آخر  
 کسی نے اٹھ کر ان کے اس بیان پر بھی اعتراض کیا۔  
 اس پر یہ فیروز صاحب آئیں، بائیں شاہی کوٹے گئے۔  
 تاہم اس کا اتحاد ضرور تھا کہ اپنے اس بیان کی  
 ذاتی صحت کے بعد وہ فیروز صاحب سے موصی و روا  
 لاہور میں آیت اللہ نجفی کی یاد میں مستفادہ ہونے والے  
 مصلح عام میں شرکت نہیں کی اور خود کو ایک بڑے  
 فادے سے محفوظ کر لیا جو لوگوں کے احتجاج کی صورت  
 میں دہل مٹا دیا ہو سکتا تھا۔

**قصیدہ تمجیدی** میں اپنے ایک بیان میں انہوں نے  
 فرقہ دارانہ کشیدگی کے فائدے کے لئے تجویز پیش کی  
 کہ اگر ہر فرقے کے میں ایک مولوی کو پابندی دی  
 جائے تو فرقہ داریت کا نہ تو ہو سکتا ہے۔ آج انہوں  
 نے اس بیان کی اس قدر وضاحت کی ہے کہ انہوں  
 سے بھی میں مولویوں کو نہیں بھیجیں انتخاب ہر  
 کو پابندی لینے کی بات کی تھی۔

تعلیم ختمی میں ہے اور حل رہا ہے داسی طور  
 انہوں تو عشق کو پہلا ہی پردہ افاد ہے  
 بولیں سیاست کے مقابلے میں مصطفوی سیاست  
 کو ہر ضرور ملوث تھا۔ گناہے پائی اس سے دور  
 ہوتی بارہی سے۔ اور اب وہ اپنے پیغام کی پکارت  
 و مکیوں کی ندائی پر آگئی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے  
 کہ یہ وہ فیروز صاحب القاری کو اپنا مستقبل، انہیں نظر  
 آگئے سے اور وہ کسی دیکھی جائے سیاست سے مستحضر  
 ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے حشدر، ایمان کے سوا،  
 ان کی پالیسیوں میں میں کوئی نئی بات نہیں۔ اور وہ  
 اس کوئی پیکر کشش سیاسی ہو گا کہ ہے بعض لوگ ان





تقسیم کرنے لگا۔ اور دوسری پاک سے میری پشالی پر  
 بوسہ دیکر چاکر م فرمایا۔ (دوسری حوالے کتاب ابجد مصر  
 قرنی ڈاکٹسٹ، ایڈر، فربر ۱۹۸۱ء)

**تبصرہ۔** بات دی ہے کہ اگر برہمنیر میں جب بچے  
 ہیں۔ تو اس کرم کے بدلے انہوں نے سنت ناقصدی  
 انگری کی ہے اور اپنے مذکرہ غیر عام کارناموں سے  
 دودھ کو فاس نہیں بننے دیا اور خود کو ان ثابت نہیں کیا۔

**روایت** منہاج القرآن کے لئے حضور صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے بکے حکم دیا۔ فرمایا میں  
 یہ نام تبارک میرا کرتا ہوں۔ تم شروع کرو منہاج قرنی  
 کا دارہ بنانا میں تم سے دھار کرتا ہوں کہ میری تبارک

اور منہاج القرآن میں خود کو اس کا دارہ بنانا قرنی ڈاکٹسٹ  
 فربر ۱۹۸۱ء تبصرہ۔ سوال یہ ہے کہ جس شخص کے  
 قول و فعل کے تضاد کے باعث اس کی قبر سے ہی قراب  
 ہو۔ وہ ایسی خصوصیت ادا کرتی ڈاکٹسٹ کی پھر دیکھ  
 کا اہل کچھ ہوتا ہے۔ اور اس کے سامنے یہ شخص

بے ریا ہوگا۔ مول غلام رضا کی برہمنی ہادیہ نجات  
 سرانجام سے ہے ہیں۔ ۱۹۸۱ء سے حاضر القادی کو  
 کس حد تک کی جائے۔ یہ امتیاز حاصل ہوا ہے۔ اور اگر  
 ایسا ہوا ہے تو برہمنیر صاحب سے منہاج القرآن  
 سے جس شخص نے ہم کر کے اور جس کا سنت اختیار کر کے  
 اس سنت کی سنت، انگری ناقصدی کی ہے۔ اور  
 منہاج القرآن کی پھر دیکھ، دوسری ڈاکٹسٹ کی پھر دیکھ  
 اس شخص کو ان کی پھر دیکھ، پھر دیکھ، پھر دیکھ  
 قرنی کا روپہ دار کر سنت، القادی قرنی کی  
 ہے۔ انہوں نے اس پھر دیکھ، دوسری کا میں ہاں کیا  
 قرنی پھر دیکھ، جیہ کہ عام تاثیر کی ہے۔

والد صاحب ڈاکٹر فربر صاحب  
 تھے میں ایک دست میں ہیں میں پھر

# روایت

چار سو صفحات کی کتاب پھر لیا تھا، پھر سالوں تک  
 کتاب، ایک ایک حرف، ایک ایک سطر جاننے میں  
 محض وہ تھی جس وہ یقیناً قرنی رہا ہے۔ قرنی ڈاکٹسٹ  
**تبصرہ۔** جب بننا، ناظرہ مصر، ہے تو پھر قرنی  
 روزمرہ کیوں نہ ہو لیکن اگر آپ کی تصدیق قرنی میں  
 سینے کی پروریت صحیح ہے تو پھر ایسے واقعہ کے نام  
 کو کم از کم حافظ قرآن ہونا چاہئے تھا۔ اور ایسے قرنی  
 سینے کی۔ اس کے فکرائی شای و فکرائی رضویہ میں کوئی  
 بار بار مجھ کو بلانے تھی اور دست دین کے لئے کوئی  
 عی و تحقیق، کام سرنام دینا چاہئے تھا۔ تاکہ بعد از  
 ہر ملک آنت کے خود میری ذکر ہمارے  
 دنیا حوالی کا منہاج پان لیتی ادا ان کے پھر دیکھ  
 پھر دیکھ کہ انہوں نے کی ضرورت تھی نہ آتی۔

# روایت

پھر فرما صاحب کے والد صاحب پانچ  
 وفات کے دس روز بعد جب صاحب  
 بیمار تھے تھے تو بقول برہمنیر انہوں نے فرمایا کہ  
 "بھئی، جب آپ لوگ جنازہ پڑھ کر فارغ ہو گئے  
 اور آپ نے گڑا میرے چہرے سے شیلہ اور مسکراتا  
 پایا۔ اس وقت پر سے اٹھانے لگے تھے اور غم انگیز  
 اور غم انگیز کبھی تھا، باطل، جسک، اہر علیہ  
 کی اٹھ سبھا میں اٹھ پاک نے مجھے دیکھا تڑا کیے۔ تو  
 ان کو دیکھ دیکھ کر مسکرا کر تھا اور آپ میری مسکراہٹ کا  
 تعلق اور کچھ کہتے تھے۔ پھر دس روز تک نہ رہنے  
 کا سبب یہ بتایا۔ کہ مجھے دس روز تک اس عالم کی  
 میر کوئی باقی رہی اور آج تاریخ ہر القاب کو ملنے کے

لے آگیا۔ مزید فرمایا: بیٹے! اگر یہ سوال کے لئے میری قبر میں آئے تو میں اس وقت مصر کی ناز پر رہا تھا۔ انہوں نے مجھے ناز ڈھونڈنے دیکھا تو وہیں چلے گئے اور آج وہیں دفن ہو گئے ہیں۔ استغفار کرو یا بولنا کر اگر سوالی کریں۔ لیکن وہ مرا کر چکے آئے۔

دوقی ڈاجت: "مگر تبصرہ"۔ میں کہ آپ گزشتہ صفحہ میں "حقائق کی کوئی" کے تحت چھوٹے چکے میں کہ پروغیر صاحب کے والد صاحب عام ڈاکڑوں کی عرص ایک ریش پر، ڈاکڑ تھے جو معاشی کی نصیحتیں دے دیتے تھے مگر وہی جاسور ریشوں میں آج کے دہائیوں کا تذکرہ کے پاس حاضر ہوتے تھے۔ اوزان کی زندگی میں کوئی ایسی کوئی تھی۔ جھک ان کے سامنے پہلے پر نہ ہر نہیں ہوتی۔ مگر ان کی رحمت کے بعد میں کہاں سے کہاں پہنچا ہے کہ لئے میں صرف ان کا بیٹا ہے۔ اور میں بیٹے کی اس "ملفوظی کتاب" میں بھی اس کو بے حد غور و تامل کا فرمایا ہے۔ کہ میں نیسے جبرقی روزگار کا۔ ناچار و غریب بیٹا ہوں۔ ہر حال میں تو حق بیٹے کی قربانی۔ آپ کی کتاب۔ اور اب سچے "آپ کی قربانی"۔ بیٹے کی کتاب کا اور غور فرمائیے کہ سچے اور ان کی بات سچ ہے تو عرف پر و غیری خود دلائل ہیں۔

**روایت** پروغیر صاحب نے اپنے بیٹے سے والد کے وہاں کہا: "بیٹے ایک مسئلہ ایسا ہے کہ تم اگر سوئے کے بھی بن جاؤ اور میرے پاس کالو۔ اس معاملے میں میرا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس لئے پرچھا وہ کوئی ہی ہے۔ جہاں میں سے کہ وہ یہ کہ تمہارا والد (غیر اللہ) میرے والد (اکثر فریادیں)

سے کسی بھی قیامت پر بھی ہرگز نہیں ہو سکتا۔ تمہارا والد ساری زندگی جو چاہے بنا پھرے، وہ میرے والد کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چھوٹا بچہ ہے۔ بات اس کی گھر میں آگئی وہ جس پر ان کو قوی ڈاجت (۱۹۹۹ء)

**تبصرہ**۔ دیکھتے ہی دیکھتے پروغیر صاحب نے کسی ستر صاحبہ بزرگ کی روایت کی جاس کے جب اپنی قربانی کو اپنے والد صاحب کی "وفات کی کرامت" مناہیں۔ تو اس وقت بھی محمد پریم سلطان ہو۔ کے تحت یہ اس واقعہ و قتل سے فی الحقیقت اپنی ہی ذات کی کہ اس سے فائدہ اٹھانا مقصود تھا۔ کیونکہ والد صاحب تو رحلت فرما گئے تھے۔ اور اب جب پروغیر صاحب اپنی طور پر انہوں نے فائدہ بیٹے سے نکال کر دیا ہے۔ تو اس وقت میں بھی یہی معاملہ میرا مقابلہ نہیں کر سکتے اور تمہارا آپ میرے باپ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ الفاظ کی اس سیر پر یہاں منطقی نتیجہ کیا نکلا۔ یہی نا۔ کہ

"ماہر لکھاری جیہ کوئی نہیں ہو سکتا۔ ظاہر اللہ کی کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا"۔ "ناچار و غریب"۔ جیسے اللہ جبرقی رہا کر دیا ہے۔ دلائل و قوت الہیہ

**روایت** کہ اپنی میں رہتے اہل ستر صاحبہ جیسے خراب ملایا کہ۔ ہر ایک قاتل کی

صورت میں سرکار وہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل پر حاضر ہیں۔ ہر ستر بزرگ کو سہا ہوا۔ اپنے ہاتھوں پر ایک خادم جتا ہے کہ پروغیر صاحب آگے چلے ہیں۔ اس لئے میرے کو سہا جا رہا ہے۔ اہل ستر صاحبہ (خواب منانے کے بعد) حاضر ہیں جو معاشی کی نصیحتیں دے رہے ہیں۔ خراب کی کوئی ہی نہیں ہے۔ اپنے ہر کوئی قاتل۔ منہاں تھا تبصرہ اہل کفر و کفر پر چڑھا گیا۔ وہاں اہل کفر و کفر